سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوامور،8۔جون2020

(یوم الاثنین،16۔شوال المکرم1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 2

45

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 8۔جون2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) عام بحث

اورنج لائن میٹروٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث

ایک وزیر اورنج لائن میٹروٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

47

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار، 8۔جون 2020

(یوم الاثنین، 16۔شوال المکرم 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 42 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ﴿۳﴾
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ﴿۵﴾
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ﴿۷﴾
وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضُّحٰی آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے (2) اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بے شک دی (6) اور تمہیں رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دو جہاں حامیٔ بے کساں شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِ سروراں تاجِ دار شہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبوُ سے مہکے چمن در چمن
تذکرے آپ ﷺ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی
اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
ملک، خوش نوا، دل رُبا، دل کُشا، مجتبیٰ، مصطفےٰ، راہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں اَن گنت خُوبیاں، ہو سکیں نہ بیاں، وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طورِ سینا بنا، اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے، یاد آئیں مجھے، تو اُڑ کے پہنچوں وہاں، وہ کہاں میں کہاں

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بڑےheavy heartاور انتہائی دُکھ درد کے ساتھ ایک بات کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں آپ بھی دو دفعہ اس پر رولنگ دے چکے ہیں۔ میں نے دو دفعہ اسمبلی اجلاس کے دوران آپ سےhumble submissionکی تھی کہ پروفیسر وارث میر کا نامbridgeسے مٹادیا گیا جو غلط ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے معزز وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے فرمایا کہ اس کا کیا مسئلہ ہے اور اس کو کیوں ہٹایا گیا ہے لہٰذا اس نام کو دوبارہ لگوائیں۔I have the copy of your that verdict and ruling.میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے لیکن آج بات اس سے بڑھ گئی کہ حکومت کے ایک وزیر جناب فیاض الحسن چوہان جن کی میرے پاس ٹیپ ریکارڈنگ بھی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے چند دن پہلے اپنے گھر سے بڑی دھواں دار پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر وارث میر غدارِ وطن تھے اور انہوں نے حسینہ واجد سے بنگلہ دیش جا کر ایوارڈ وصول کئے۔

جناب سپیکر! میں ان کی اس کم علمی، لاعلمی بلکہ جہالت پر پریشان ہوں کہ حسینہ واجد 1996 میں وزیراعظم بنی تھیں اور جناب پروفیسر وارث میر کا 9 سال پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ پروفیسر وارث میر اور فیض احمد فیض جیسے لوگ ایسے ہیں جو ہمارے اثاثہ ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ انہوں نے آمریت کے خلاف جدوجہد کی تھی بلکہ مال روڈ پر انہوں نے، چودھری اعتزاز احسن اور بیگم بشریٰ اعتزاز نے پولیس سے مار بھی کھائی لیکن پروفیسر وارث میر کے بارے میں یہ کہنا سراسر غلط ہے۔ آگے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ ہماری گورنمنٹ ان سے خوش نہیں تھی اس لئے ہم نے ان کا نامchangeکر دیا ہے۔

جناب سپیکر! حامد میر پر جس طرح مرضی تنقید کریں کیونکہ وہ ایک صحافی ہیں اور کسی کو اُن سے اختلاف یا اتفاق ہو سکتا ہے لیکن اس طرح کے متنازع بیان دینا جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ بالکل غلط بات ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان نے اس طرح کی بات کر کے پروفیسر وارث میر کو غداری کا سرٹیفکیٹ تھما دیا ہے حالانکہ وہ پاکستان کا اثاثہ ہیں جن کا بہت بڑا نام ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ چونکہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ہم آپ کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے respect کرتے ہیں تو اس حوالے سے رولنگ دیں۔

جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ اس کے پیچھے کیا ہے؟ انہوں نے جناب عثمان احمد خان بُزدار کا نام لیا ہے حالانکہ جناب عثمان احمد خان بزدار کو کیا پتا کہ پروفیسر وارث میر کون ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بات کا ازالہ ہونا چاہئے اور ہم اس کے لئے عدالت بھی جائیں گے۔ وزراء کو چاہئے کہ وہ کم از کم اپنی زبان کو ضرور سنبھالیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ میری بات سنیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پروفیسر وارث میر نہایت ہی قابل احترام اور بڑے بے باک قسم کے صحافی تھے جو بہت اچھا لکھتے بھی تھے۔

میں خود ان کے جنازے پر گیا تھا۔ اس میں کوئی شک والی بات نہیں کہ اُن کی بہت خدمات ہیں۔ جب سے وہ پیدا ہوئے تب سے وہ ایک سچے پاکستانی تھے اور اپنی وفات تک محب وطن رہے اسی لئے اُن کو ایوارڈ دیا گیا۔

میری جناب محمد بشارت راجہ سے یہ گزارش ہو گی کہ اگر یہ بات کہی گئی ہے تو اسے آپ دیکھیں لہٰذا کل متفقہ طور پر ایک قرارداد لے آئیں اور ہم پروفیسر وارث میر کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! 4۔جون کو اقبال پارک میں غبارے بیچنے والے بچے کو کسی امیر زادے کے کتوں نے کاٹ کاٹ کر زخمی کر دیا تھا جو ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوت ہو گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر تحریک التوائے کار لے آئیں پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ آپ ایسا کریں کہ آج تحریک التوائے کار جمع کروا دیں تو ہم کل یا پرسوں take up کر لیتے ہیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار جمع کروا دی ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس کو out of turn take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جلدی take up کر لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجہ! آپ نے اس حوالے سے help کرنی ہے کیونکہ یہ نہایت ہی افسوسناک خبر ہے۔ آپ جناب محمد بشارت راجہ کو document دے دیں تو وہ بھی دیکھ لیں گے۔

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پھر بھی اپنے سوال کا نمبر پڑھیں کیونکہ کارروائی پوری کرنی پڑتی ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 1529 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے اغراض ومقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*1529: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے مقاصد اور عملدرآمد پر تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

(ب) کون کون سے اور کس کس فصل کے نئے بیجوں کی ورائٹی سال18-2017 میں متعارف کرائی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت کا ایک نیم خود مختار ذیلی ادارہ ہے جو کہ پی ایس سی ایکٹ کے تحت 1976 میں قائم ہوا۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے مختلف اضلاع میں اپنے سیڈ پروسیسنگ پلانٹس لگائے جو کہ ساہیوال، خانیوال، رحیم یار خان اور پپلاں میں موجود ہیں۔ ادارہ مختلف اقسام کی فصلوں مثلاً گندم، کپاس، چاول، تیلدار اجناس اور چارہ جات کے معیاری بیج تیار کرتا ہے اور انتہائی ارزاں نرخوں پر تصدیق شدہ بیج کسانوں اور زمینداروں کو فراہم کرتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رحیم یار خان سنٹر نے سال18-2017 میں گندم کا1,14,677 من، کاٹن8,525 من اور چاول کا بیج 6,162 من فروخت کیا۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ نئے بیجوں کو دریافت کرنا تحقیقی اداروں کا کام ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نئے بیجوں کی دریافت نہیں کرتا۔ سال18-2017 میں ریسرچ ونگ کے تحت اداروں نے دی گئی اقسام متعارف کروائی ہیں۔

نمبر شمار	فصل / پھل	نام اقسام	تعداد
1-	گندم	بارانی17، فخر بھکر اور اناج2017	03
2-	کپاس	آر ایچ662، آر ایچ668 اور ایف ایچ152	03
3-	کینولہ	ٹپر کینولہ	01
4-	تِل	تِل18	01
5-	السی	روشنی	01

-6	مونگ	پی آر آئی مونگ 2018 اور ازری مونگ 2018	02
-7	چنا	چنا 2018	01
-8	برسیم	لائلپور ریٹ	01
-9	کھیرا	کھیرا لوکل	01
-10	کریلا	اسود 17	01
-11	ترشاوہ پھل	سی آر آئی مسمی، پنجاب ٹروکو، سی آر آئی بلڈ مالٹا، پاک شیمبر اور آری کھٹی	05
		میزان	20

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اپنے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1574 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2677 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2326 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان محکمہ زراعت کے
شعبہ زرعی انجینئرنگ کے آفیسر سٹاف اور بلڈوزر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2326: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر کون ہے اس کا سٹاف کتنا اور کتنے عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ب) اس دفتر کے پاس کون کون سے آلات / بلڈوزرز ہیں اور ان میں کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں نیز کیا یہ ضلع رحیم یار خان کی عوام کے لئے کافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ضلع کے کسانوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مزید بلڈوزرز اورزرعی آلات ومشینری دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیرزراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کا ضلعی آفیسر عمر دراز (نائب زرعی انجینئر) ہے اور ضلع میں تعینات سٹاف پچاس افراد پر مشتمل ہے جن کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) (نائب زرعی انجینئر فیلڈ اینڈ ورکشاپ خان پورضلع رحیم یارخان کے پاس کل 17بلڈوزرز ہیں۔ان میں سے پندرہ بلڈوزرز چالو حالت میں ہیں اور دو بلڈوزرز خراب ہیں۔خراب بلڈوزرز ناقابل مرمت ہیں جن کی مرمت کے اخراجات گورنمنٹ کے مفاد میں نہ ہیں۔اگرچہ کہ تمام بلڈوزرز بہت پرانے ہوچکے ہیں اور اپنی نارمل لائف دو سے تین مرتبہ پوری کرچکے ہیں لیکن ضلع کی ضروریات کوپورا کررہے ہیں۔

(ج) سال2019-20میں ایک ترقیاتی منصوبہHorizontal Land Development in South Punjabمنظوری کے مراحل میں ہیں جس کے تحت 34 نئے بلڈوزرز خریدے جارہے ہیں جو کہ صوبہ بھر میں بلڈوزروں کی کمی کوپورا کرسکیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: کیاپوری کتاب ای مکا آئے او؟(نعرہ ہائے تحسین)

اگلا سوال نمبر2678جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر2682 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر3258 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل
کو کمپیوٹرائزڈ اور سی سی ٹی وی کے ذریعے کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3258: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ زرعی منڈیوں میں ہول سیل مارکیٹنگ میں نیلامی کے ریکارڈ کے لئے سخت نگرانی کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام تشکیل دیا گیا ہے؟

(ب) کیا اس کی نگرانی سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے مانیٹرنگ کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لئے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے جس کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت حاصل کی گئی ہے۔ ابتدائی طور پر یہ نظام لاہور کی دو منڈیوں (راوی لنک روڈ اور کاچھا) میں نصب کیا جائے گا۔

(ب) محکمہ زراعت نے ایک سو سے زائد منڈیوں میں سی سی ٹی وی کیمرے لگا دیئے ہیں جس سے منڈیوں کی لوکل مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرا جز (ب) کے حوالے سے منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ منڈیوں میں CCTV کیمرے نصب کرنے کا منصوبہ تھا انہوں نے کب شروع کیا اور ان کیمروں سے کیا بہتری ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ہم منڈیوں کے حوالے سے PAMRA کے نام سے ایک ایکٹ لے کر آئے جس کو ہم نے اسمبلی سے منظور کروایا تھا اور یہ مارکیٹنگ کی ریگولیٹری اتھارٹی ہے۔ منڈیوں میں نگرانی کرنے کا مقصد ہے تاکہ منڈیوں کو modernize کریں، کسانوں کو ان کی فصلوں کا اچھا معاوضہ ملے اور مڈل مین کو درمیان سے آؤٹ کریں۔

جناب سپیکر! اس جدید نظام کے اندر CCTV کیمروں کا بھی پلان ہے اور ابھی ہم نے 100 منڈیوں میں کیمرے نصب کئے ہیں۔ فی الحال متعلقہ منڈیوں میں manual ہی نگرانی ہو رہی ہے لیکن اس کو ہم digitize کر رہے ہیں اور ہم ایک جگہ پر تمام منڈیوں کا ریکارڈ اکٹھا کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔ محکمہ زراعت زرعی منڈیوں میں نیلامی کے عمل کی نگرانی کے لئے CCTV کیمروں کی مدد سے ایک نظام تشکیل دے رہا ہے اس کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی معاونت حاصل کی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے اس کی timeline بتائی جائے کہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے یہ سسٹم کب تک آجائے گا اور دوسرا بتایا جائے کہ اس سسٹم کا محکمے نے کیا نام رکھا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ہمارا پراجیکٹ ADP میں submit ہو گیا ہے اور اب اس کی منظوری کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس کو آگے لے کر چلیں گے۔ Basically digitize کر رہے ہیں کہ ایک جگہ پر بیٹھ کر سارا ریکارڈ maintain کریں تو یہ کمپیوٹر سسٹم ہی ہے جس کو ہم آگے لے کر چلیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کو اس پراجیکٹ کے بارے میں پوری طرح سے آگاہی نہیں ہے کیونکہ جب یہ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کو referہو گیا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ کسی پراجیکٹ میں بھی تھا، یہ ADPمیں بھی آیا ہو گا، اس کے فنڈز بھی releaseہوئے ہوں گے اور تب یہ اس مرحلے تک آیا ہے لیکن مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ وزیر موصوف ہمیں کیا بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس پراجیکٹ کی باقاعدہ ہمیں حتمی تاریخ بتائی جائے کہ یہ سسٹم کب in placeہو جائے گا چونکہ یہ پراجیکٹ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے پاس چلا گیا ہے اور وہاں سے کب تک واپس ان کے ڈیپارٹمنٹ کی طرف آئے گا کیونکہ مجھے اندازہ ہے کہ پاکستان کی بیوروکریسی کس طرح سے وزراء کو کھیل کھلاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ساتھ چھوٹا سا سوال پوچھا کہ اس کا نام بتائیں جس کا ایک مقصد ہے کہ میں اپنے علم اور اندازے کے مطابق کہہ لوں کہ یہ بڑی دیر تک in place نہیں ہو گا۔ اس کا ابھی تک کوئی نام نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وزیر موصوف کو اس بارے میں کچھ پتا نہیں ہے اور وہ صرف لفٹ رائٹ اب کر رہے ہیں۔ یہ کس stageپر ہے، آپ کے محکمہ کی طرف سے ٹیکنالوجی بورڈ کو گیا ہے تو کیا آپ نے کبھی ان سے بریفنگ لی ہے اور ٹیکنالوجی بورڈ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو کب یہ سسٹم واپس دے رہا ہے تو مجھے اس کی timelineبتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان اس پراجیکٹ سے زیادہ ہی پریشان ہیں۔ ہمارے ہاں اب E-Systemہو رہے ہیں جن میں تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ابھی ہم نے یہ پراجیکٹ submitکیا ہے اور جب یہ پاس ہو جائے گا تو اس کی ساری تفصیل آپ کو دے دیں گے کیونکہ ابھی یہ implementنہیں ہوا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ درست ہے، یہ درست ہے اور درست ہے کہ میں پریشان ہوں لیکن افسوس ہے اور افسوس ہے کہ اس صورتحال پر اس حکومت کے وزراء پریشان نہیں ہیں مگر ساری قوم پریشان ہے لیکن انہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ یہ انہوں نے درست کہا کہ "ہمیں پریشانی ہے۔"

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اب بات اگر بڑھ ہی گئی ہے تو یہ بتائیں کہ اس پراجیکٹ کی cost کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! انہیں اگر اس پراجیکٹ کی cost کی طلب ہے تو یہ نیا سوال جمع کروا دیں جس کی میں انہیں ساری detail دے دوں گا کیونکہ ابھی تو انہوں نے صرف یہ پوچھا ہے کہ نیا سسٹم کیا introduce ہو رہا ہے جس کے متعلق ہم نے بتا دیا ہے۔ جب یہ اگلا سوال کریں گے تو اس کا ہم جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ پنجاب ٹیکنالوجی بورڈ کو refer ہو چکا ہے۔ میری یہ بات ٹیکنیکل ہے یا ان کو سمجھ نہیں ہے یا یہ سمجھنا نہیں چاہ رہے۔

جناب سپیکر! یہ refer ہو چکا ہے اس لئے اس کا بجٹ مجھے بتایا جائے۔ اب timeline بتانے کے لئے یہ تیار نہیں ہیں، یہ کہانیاں نہ سنائیں اور نہ ہی یہ اس پراجیکٹ کی timeline بتانے کے لئے تیار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! چلیں، اس طرح کرتے ہیں کہ اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اور جب آئندہ اس محکمہ کی باری آئے گی تو اس وقت دوبارہ اسے take up کریں گے۔ منسٹر صاحب! اسے نوٹ کر لیں کیونکہ آپ کے محکمہ کے سیکرٹری اور دیگر لوگ بھی یہاں بیٹھے ہوں گے۔۔۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، بالکل وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے وہ اسے نوٹ کر لیں کہ آئندہ اسمبلی اجلاس میں یہ بتا دیں کہ اگر یہ پراجیکٹ refer ہوا ہے تو اس کی cost کیا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے یہاں پر اسمبلی اجلاس کے لئے بڑے اچھے arrangements کئے ہیں اور اجلاس بھی ہو رہا ہے لیکن اگر وقفہ سوالات پر وزراء کی تیاری کی یہ حالت ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے یہ ایوان کا وقت بھی ضائع کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر 3356 ملک خالد محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3396 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3444 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3464 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں کپاس کی فصل کی تباہی سے متعلقہ تفصیلات

*3464: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے رقبہ پر کپاس کی فصلیں سال 2019 میں تباہ ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کپاس کی تباہی کی اصل وجہ جعلی بیج، کھاد اور ادویات ہیں؟

(ج) محکمہ نے جعلی بیج، کھاد اور ادویات کی فروخت کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

(د) کیا حکومت نے ضلع راجن پور میں کپاس کی فصل تباہ ہونے پر کوئی سروے کروایا ہے نیز حکومت ان کسانوں کے ازالہ کے لئے کوئی مالی امداد کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) سال2019 میں ضلع راجن پور میں3,52,000 ایکڑ پر کپاس کی فصل کاشت ہوئی۔ پانی کی کمی، زیادہ درجہ حرارت اور اقسام کپاس میں قوت مدافعت کی کمی جیسے عوامل کی وجہ سے اس سال فصل پر سفید مکھی کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے ضلع راجن پور میں تقریباً137412 ایکڑ پر کپاس کی فصل متاثر ہوئی جس میں سے 114885 ایکڑ ایک سے 25 فیصد، 8233 ایکڑ26 سے 50 فیصد، 7907 ایکڑ 51 سے 75 فیصد اور 6387 ایکڑ 76 سے 100 فیصد تک متاثر ہوئی اور پیداوار (گانٹھوں) میں پچھلے سال کی نسبت 32.96 فیصد کمی ہوئی ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر صوبہ بھر میں بھی کپاس کی فصل متاثر ہوئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ضلع راجن پور میں کپاس کی پیداوار میں کمی کی اصل وجوہات درج ذیل ہیں:

- زمین کا سخت ہونا۔
- پانی کی کمی (زیر زمین پانی کا آبپاشی کے لئے موزوں نہ ہونا اور متعلقہ نہر کا 12۔اگست سے 31۔اگست تک بند ہونا)۔
- درجہ حرارت کا زیادہ ہونا۔
- کپاس کی اقسام میں قوت برداشت کی کمی۔
- کیڑوں میں زرعی زہروں کے خلاف قوتِ مدافعت ہونا۔
- مہنگے زرعی مداخل۔
- کھادوں کا غیر متوازن استعمال۔

(ج) محکمہ زراعت (توسیع) ضلع راجن پور نے سال2019 میں کھادوں کے232 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے 202 نمونہ جات کے نتائج موصول ہوئے۔ ان میں سے186 نمونہ جات درست پائے گئے جبکہ 16 نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے۔ غیر معیاری نمونہ جات کے حامل افراد کے خلاف 17 مقدمات درج کروائے گئے۔ دو مقدمات میں ملزمان کو عدالت نے بالترتیب63 ہزار روپے اور 45 ہزار روپے جرمانہ کیا۔ زرعی ادویات فروخت کرنے والوں کے خلاف اس سال راجن پور میں زرعی

ادویات کے 401(ریکارڈ)نمونہ جات لئے گئے جن میں سے 379 نمونہ جات کے نتائج موصول ہوئے۔ ان میں سے چار نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے اور پندرہ مقدمات درج کروا کر-/ 20,28,344 روپے ریکارڈ مالیت کی ادویات قبضہ میں لی گئی ہیں۔

مزید برآں محکمہ زراعت نے ایک موبائل سروس (زیرو کاسٹ کوالٹی اینڈ پرائس کنٹرول سسٹم)کا آغاز کیا ہے جس کے تحت کسان اپنی شکایات فون نمبر: 0300-2955539 پر درج کرا سکتے ہیں جن کا ازالہ 24 گھنٹے کے اندر کیا جاتا ہے۔

(د) ضلع راجن پور میں فصل کپاس جزوی طور پر متاثر ہوئی ہے تاہم ضلع راجن پور میں متاثرہ فصل کپاس کا سروے اور کسانوں کی مالی امداد کے بابت کام ڈپٹی کمشنر اور بورڈ آف ریونیو سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع راجن پور میں کتنے رقبہ پر کپاس کی فصل 2019 میں تباہ ہوئی جس کا محکمہ نے بڑی تفصیل سے جواب دیا ہے۔ ہمارے ضلع میں کپاس کی فصل اتنے بڑے پیمانے پر تباہ ہوئی ہے جس کے متعلق محکمہ نے بھی بڑی تفصیل سے بتایا ہے لیکن میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب سے ہے کہ آئندہ فصلوں کو بچانے کے لئے کیا محکمہ کوئی کارروائی کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! محکمہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ اس کی بہت ساری وجوہات تھیں جن میں زمین کا سخت ہونا، پانی کی کمی، درجہ حرارت کا زیادہ ہونا، کپاس کی اقسام میں قوت برداشت کی کمی، مہنگے زرعی مداخل، کھادوں کا غیر متوازن استعمال اور کیڑوں میں زرعی زہروں کے خلاف قوت مدافعت کا نہ ہونا ہے تو آئندہ کے لئے محکمہ کیا کر رہا ہے؟ آیا اس پر کوئی ریسرچ سنٹر قائم ہوا اور کیا اس پر کوئی ریسرچ ہو رہی ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر جو فصل تباہ ہوئی ہے تو آئندہ یہ نہ ہو؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! کپاس ہماری بڑی important فصل ہے لیکن اس کی بد قسمتی یہ رہی ہے کہ پچھلے دس سالوں میں اس پر کوئی ریسرچ ہوئی نہ کوئی seed introduce ہوا اس لئے یہ پرانا seed ہی ہم لے کر چلے آرہے ہیں۔ ایک تو seed کا ہمارا بہت بڑا problem رہا ہے اور دوسری بات یہ کہ سب سے important چیز جس کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہ climate change کا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ملک دنیا میں تقریباً پانچویں چھٹے نمبر پر ہے جو climate change کی وجہ سے سب سے زیادہ affect ہو رہا ہے لیکن میں اپنے کسان بھائیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس کے باوجود اس دفعہ ہم اللہ کے فضل و کرم سے اپنے ٹارگٹ کے قریب گئے ہیں اور جو بہتری ہم کر سکتے ہیں اس کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم سختی کر رہے ہیں کہ pesticide ڈیلرز کی جعلی ادویات کو ختم کریں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہماری جو ایگریکلچر سروسز ہیں ان کو ہم زیادہ active کریں۔ اس وقت تک اللہ کے فضل و کرم سے ہماری کپاس کی بہترین فصل کھڑی ہے لیکن آگے جا کر جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا وہی ہو گا مگر ہماری طرف سے پوری کوشش ہے کہ ہم اچھی فصل کی پیداوار حاصل کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے ان کی طرف سے آئے ہوئے تحریری جواب سے بالکل agree نہیں کروں گا کیونکہ جواب facts کے بالکل برعکس ہے۔ ہماری کپاس کی فصل کا اس سال بھی بیڑا غرق ہوا ہوا ہے۔ اگر وزیر موصوف کو پنجاب کی بیوروکریسی یہ رپورٹ کر رہی ہے کہ کپاس کی فصل ٹارگٹ کے مطابق ہے تو انہیں چاہئے کہ اپنے افسران کی بہت سخت قسم کی سرزنش کر کے ان سے پوچھیں کہ یہ غلط رپورٹ کیوں کر رہے ہیں؟ پنجاب کے اندر جو کاٹن کا بیج ہے اس کی ایک تہائی صرف germination اس سال کا rate ہے، certified بیج تو پنجاب کی حکومت نے اس سال تیار ہی نہیں کئے اور بیج کی سخت قلت ہے تو میں

وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ ٹارگٹ کی جو بات انہوں نے کی ہے ان کا اس سال ٹارگٹ کتنے area کا تھا اور ابھی تک area ٹارگٹ کے مطابق پورا ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ جو locust یعنی ٹڈی دل کی وجہ سے ساہیوال سے آگے جنوب کی طرف کپاس کی فصلوں کا بیڑا غرق ہوا ہے اور وہ کھیت بالکل سفید میدان بن چکے ہیں تو کیا اس کا تخمینہ ابھی تک لگایا گیا ہے یا نہیں؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری نے ٹارگٹ کے متعلق پوچھا ہے جو کہ اس سوال سے متعلقہ تو نہیں ہے لیکن میں پھر بھی بتا دیتا ہوں کہ اس دفعہ ٹارگٹ 45 لاکھ ایکڑ کاٹن کا تھا اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم تقریباً 42 لاکھ ایکڑ پر پہنچ چکے ہیں۔ جو ٹارگٹ ہم achieve نہیں کر سکے اس میں بہت بڑا حصہ بارشوں کا تھا، اس دفعہ کپاس کی بیجائی پر کافی بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے ہمارا ٹارگٹ پورا نہیں ہو سکا۔ جہاں تک یہ کاٹن کے بیڑا غرق ہونے کی بات کر رہے ہیں تو میں اس سلسلہ میں یہ کہوں گا کہ ہمارے چار ڈویژن ہیں ملتان، ساہیوال، بہاولپور اور ڈی جی خان۔

جناب سپیکر! میں خود ملتان میں باقاعدگی سے میٹنگ کر رہا ہوں اور میں پوری ذمہ داری سے اس معزز ایوان میں یہ عرض کروں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ابھی تک ہماری کاٹن بہترین کھڑی ہے۔ جہاں تک یہ germination کی بات کر رہے ہیں تو میں اس سے متفق ہوں کہ اس دفعہ جو مارکیٹ میں سیڈ کمپنیاں تھیں ان کی germination 50, 55 percent سے زیادہ نہیں تھی لیکن اس کا سدباب کرتے ہوئے ہم نے بیج کی فی ایکڑ مقدار کو بڑھایا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس کی germination بہت بہتر آئی ہے اور انشاءاللہ آگے چل کر بھی بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تین چیزیں آپ کے لئے نہایت ہی توجہ طلب ہیں۔ یہ بتائیں کہ آپ کی ایگریکلچر یونیورسٹیاں کیا کر رہی ہیں؟ جہاں تک کاٹن کے سیڈ کا مسئلہ ہے پرائیویٹ ٹیکسٹائل سیکٹر والے بڑی دیر سے چیخیں مار مار کر رو رہے ہیں کہ ہمیں اپنے ساتھ شامل کریں ہم باہر سے ٹیکنالوجی لے کر آتے ہیں۔ ان کو تو کوئی پوچھ

ہی نہیں رہا ہے، کسی نے ان سے رابطہ کیا ہے اور نہ کسی نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی پروگرام بنایا ہے۔اسی طرح آپ کی گندم کا بیج ہے، کیا آپ کو پتا ہے کہ پنجاب کی گندم کسی زمانے میں بہت اچھی ہوا کرتی تھی اور اب اس کا بیج سب سے بُرا ہے؟ سندھ کی گندم آپ سے بہت بہتر ہے۔ ایگریکلچر یونیورسٹیاں کیا کر رہی ہیں، کیا انہوں نے کوئی بیج develop کیا ہے جس سے پنجاب کی گندم کی پروڈکشن بڑھے؟ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ آپ ان کو پکڑیں اور ان کے ساتھ بیٹھیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک مونجی کی فصل کی بات ہے تو بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہم بار بار انڈیا کے بیج کا حوالہ دیتے ہیں کہ وہ بہتر ہے۔ یہاں پرائیویٹ سیکٹر کا بیج کرنل ہے وہ بہتر ہے۔ کیا ہماری کسی یونیورسٹی نے کوئی بیج develop کیا ہے؟ ایوب خان کے زمانے میں میکسی پاک کا بیج لایا گیا تھا اس کی پروڈیکشن بڑھی تھی۔ اس کے بعد میں نے نہیں دیکھا کہ کوالٹی کے حساب سے پنجاب میں کوئی ایسا بیج آیا ہو۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ food basket ہے آپ کو اس پر توجہ دینی چاہئے اور کاٹن کے حوالے سے بھی ان کو تیز کریں۔ گندم کے بیج کے لئے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ زمیندار کے لئے کوئی اشتہار دیں، کوئی auction کریں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ ہمیں کون سا بیج لینا ہے اور وہ آپ ان کو زبردستی دیں۔

جناب سپیکر! میں نے خود دیکھا ہے کہ پہلے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کسانوں کے پیچھے پیچھے ہوتا تھا کہ یہ بیج لگائیں۔ اب وہ spirit رہی ہے اور نہ وہ کام رہا ہے اسی لئے یہ سارا کچھ ہو رہا ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ کی reservation بالکل صحیح ہے۔ میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کیونکہ آپ نے بہت اہم مسئلہ pin point کیا ہے۔ آپ کی بات بالکل بجا ہے کہ ہماری یونیورسٹیاں انٹرنیشنل لیول کا کاٹن سیڈ تیار نہیں کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ انڈیا میں ایک BT introduce ہوئی تھی اور یہاں کے پرائیویٹ سیڈ کا بندہ اس کو لے کر آیا تھا، وہ چوری کر کے لایا تھا اور آج بھی یہاں وہ سیڈ چل رہا ہے۔ اسی دوران گورنمنٹ کی ملٹی نیشنل کمپنی Monsanto کے ساتھ almost deal complete ہو گئی تھی لیکن (ن) لیگ کے دور میں وہ cancel کر دی گئی۔

جناب سپیکر! آج ہم Bolguard-1 پر ہیں جس میں سفید مکھی، گلابی سونڈی کا بہت attack ہے۔ دنیا Bolguard-3 پر چلی گئی ہے جس میں یہ بیماریاں ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا آپ فرمارہے تھے کہ پرائیویٹ سیڈ کمپنی کے ساتھ ہمارا رابطہ نہیں ہے۔ SANIFA ایک پرائیویٹ سیڈ کمپنی ہے اس کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: میں پرائیویٹ سیڈ کمپنی کی بات نہیں کر رہا ہوں میں ٹیکسٹائل سیکٹر والوں کی بات کر رہا ہوں کہ وہ مارے مارے پھر رہے ہیں جو کاٹن کے main user ہیں۔ ان سے تو کوئی رابطہ نہیں کر رہا ہے اور وہ پیسے بھی لگانے کے لئے تیار ہیں۔ وہ باہر کے best بیج لانے کے لئے بھی پوری help کرنے کو تیار ہیں لیکن ان سے آج تک کوئی رابطہ نہیں ہوا ہے اور اس کو دو سال ہو گئے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں نے APTMA کے ساتھ بے شمار میٹنگز کی ہیں۔ یہ ہماری ایسی ایسوسی ایشن ہے جس نے کبھی سیڈ کو سپورٹ نہیں کیا، کبھی کاٹن کو سپورٹ نہیں کیا وہ صرف ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ ہم نے دو، تین پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں کو totally free hand دیا ہے کہ وہ انٹرنیشنل مارکیٹ کے ساتھ مل کر۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں جب آپ serious ہوں گے میں آپ کی ملاقات ان سے کرا دوں گا وہ خود invest کرنے کے لئے تیار ہیں اور وہ APTMA کے سب سے major exporter ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: وہ خود کاٹن کی بے شمار چیزیں export کرتے ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! آپ ضرور بھیجئے میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: لیکن آپ بندے کو روڑھ دیتے ہو۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! جو ان کا جواب آیا ہے میں اسی پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب کی حکومت نے زمینداروں کو certified seed پچھلے سال سے کم از کم آدھا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات گارنٹی سے کہہ رہا ہوں کہ اس سال پورے پاکستان کی کپاس کی پیداوار ٹڈی دل اور ان کے خراب بیج کی وجہ سے 60لاکھ bails سے اوپر نہیں جا رہی ہے۔ کہاں 13 ملین bails جو آج سے چند سال پہلے ہوتی تھی اور کہاں آج ہم 6 ملین bails پر آ گئے ہیں۔ کیا پتا شوگر مافیا نے بیج بھی خراب کر دیا ہو اور وہی شوگر مافیا بیجوں کو ٹھیک کرنے کے لئے انچارج تھا۔ اس پر ان کو ضرور غور کرنا چاہئے کیونکہ کپاس کے بہت بُرے حالات ہیں۔ اس وقت ہم فیلڈ سے ہو کر آ رہے ہیں۔ یہ کسی قسم کی fantasy world میں نہ رہیں، یہ اپنے افسروں کو کہیں کہ وہ بتائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے research پر بات کی ہے۔ ہم ان کی یونیورسٹیوں اور ان کے institutes کو کتنا پیسا دے رہے ہیں۔ جناب عثمان احمد خان بزدار کی حکومت کو ایگریکلچر جی ڈی پی کا کم از کم 5 فیصد ریسرچ پر لگانا چاہئے۔ یہ لوگ ریسرچ کمیونٹی کو صرف salaries دے رہے ہیں۔ ابھی جو بجٹ آئے گا اس میں بے چارے وزیر صاحب کیا کریں گے ان کو تو کوئی resource ہی نہیں ملتا۔ وزیر اعلیٰ پیسے دیں گے تو یہ اپنے محکمے پر لگائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ بہت سخت issues ہیں اور میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جب ایگریکلچر پر debate ہو اس وقت ہمیں سچ باتیں کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وہ ہو جائے گی۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3488 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کپاس کو گلابی سنڈی سے
محفوظ بنانے کے لئے حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*3488: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) گلابی سنڈی کس حد تک کپاس کو نقصان پہنچاتی ہے؟

(ج) کیا گلابی سنڈی کے خاتمہ کے لئے کسانوں کو آگاہی فراہم کرنے کے لئے کوئی مہم شروع کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

1. کپاس کی ایسی اقسام بنائی جا رہی ہیں جن پر گلابی سنڈی کا حملہ نہ ہو۔
2. تحقیقاتی ادارہ برائے حشرات، فیصل آباد میں کپاس کو گلابی سنڈی سے محفوظ بنانے کے لئے Pink Boll Worm لیبارٹری قائم کی گئی ہے جس میں گلابی سنڈی کی مختلف حالتوں کی پرورش اور ان کے مربوط تدارک پر تحقیق جاری ہے۔
3. محکمہ زراعت نے 2016 تا 2019 تک گلابی سنڈی کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک منصوبہ چلایا جس کے تحت کپاس پیدا کرنے والے اضلاع کی 54 تحصیلوں میں 50،50 ایکڑوں کے بلاک میں 120 گوسیپلور (پی بی روپس) فی ایکڑ لگائے۔ اس کے علاوہ 50 ایکڑوں میں سیکس فیرامون ٹریپس بھی لگائے۔
4. کپاس کی گلابی سنڈی کی روک تھام کے لئے پچھلے تین سال سے کپاس زون کی ہر تحصیل میں پی بی روپس کے نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ ان کے حوصلہ افزا نتائج آنے پر اس سال تجارتی بنیادوں پر پی بی روپس زمینداروں کے لئے موجود ہوں گے جس کی درآمد کی اجازت کے لئے وزیراعظم نے خصوصی طور پر دلچسپی لی۔
5. کپاس کی گلابی سنڈی کی بروقت روک تھام کے لئے جنسی پھندے (سیکس فیرامون ٹریپس) ہر یونین کونسل میں لگائے گئے۔
6. ضلع، تحصیل، مرکز اور یونین کونسل کی سطح پر زمیندار کی تربیت کے لئے سیمینار منعقد کئے گئے اور آگاہی مہم چلائی گئی۔

7. ٹی وی پروگرامز، ریڈیو پروگرامز اور اخباری اشتہارات کے ذریعے لوگوں کو آگاہی فراہم کی گئی۔
8. پچھلے کئی سالوں سے حکومت پنجاب کی زیر نگرانی کسانوں کی آگاہی کے لئے مارچ اپریل میں بڑی سڑکوں اور رابطہ سڑکوں کے قریب پڑی ہوئی کپاس کی چھڑیوں کو الٹ پلٹ کیا گیا تاکہ دھوپ پڑنے پر گلابی سنڈی پروانے بن کر اڑ جائے اور کپاس کی فصل نہ ہونے پر خود بخود مر جائے۔
9. حال ہی میں دفعہ 144 کا نفاذ صوبہ پنجاب میں لاگو کر دیا ہے جس کے تحت کوئی بھی شخص کپاس کے ٹینڈوں کو کھیتوں، کھلی جگہوں، گھروں، کپاس کے جننگ کارخانوں یا اس کے استعمال میں کسی بھی ایسی جگہ پر (کپاس کی چھڑیوں کے ساتھ یا چھڑیوں کے بغیر) ذخیرہ نہیں کر سکتا۔ اس سلسلے میں کسانوں میں آگاہی مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔
10. کپاس کی چھڑیوں کو روٹاویٹ کیا گیا۔
11. کپاس کی بچے کھچے ٹینڈوں کی تلفی کے لئے کپاس کے کھیتوں میں بھیڑ بکریاں چروائی گئیں۔
12. بچے کھچے ٹینڈوں کو اکٹھا کر کے تلف کیا گیا۔
13. حکومت پنجاب نے کپاس کی اگیتی کاشت پر پابندی لگائی تاکہ گلابی سنڈی کے دورانیہ زندگی کو ڈسٹرب کیا جائے۔
14. کسانوں کو ان کے کھیتوں میں جا کر محکمہ زراعت کی ٹیمیں پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے کپاس کی گلابی سنڈی اور دوسرے نقصان دہ کیڑوں کے بارے میں روزانہ کی بنیاد پر تربیت فراہم کر رہی ہیں۔

(ب) کپاس کی گلابی سنڈی موزوں موسم میں عمومی طور پر 30 تا50 فیصد تک نقصان پہنچا سکتی ہے اور اگر اس کے تدارک کے لئے بروقت اقدامات نہ ہوں تو یہ نقصان 100 فیصد تک بھی جا سکتا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے کسانوں کے لئے آگاہی مہم شروع کی ہوئی ہے جس کے تحت فارمرز ڈے، سیمینارز کے انعقاد، کتابچوں اور زراعت نامہ میں شائع ہونے والے مضامین کے ذریعے کسانوں کو گلابی سنڈی کے مؤثر تدارک کے لئے آگاہی فراہم

کی جاتی ہے اس کے علاوہ محکمہ کی طرف سے روزانہ کی بنیاد پر وٹس ایپ، ایس ایم ایس، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بھی آگاہی مہم چلائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مکمل طور پر مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3545 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جاری فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

***3545: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کون سے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ جاری ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مالی سال 20-2019 میں کتنے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ رکھے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کی پیداوار، کوالٹی اور برآمد کو بڑھانے کے لئے 3۔ارب 26 کروڑ 10 لاکھ روپے کی لاگت سے چار سالہ (2017 تا 2021) پراجیکٹ باعنوان Establishment of Model Farms Linked With Improved Supply Chain and Value Addition کا اجراء کیا ہوا ہے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کے کاشتکاروں کی آمدنی بڑھانے کے ساتھ ان کی برآمد بڑھا کر کثیر مقدار میں قیمتی زرمبادلہ کا حصول ہے۔ مزید برآں محکمہ زراعت (توسیع) کا ذیلی شعبہ ہارٹیکلچر پھلوں اور سبزیوں پر کام کر رہا ہے جس کے تحت "زیادہ سبزیات اگاؤ منصوبہ" یکم جنوری 2014 سے 30۔جون 2017 تک مکمل ہو چکا ہے جس پر 41 کروڑ 8 لاکھ 70 ہزار روپے خرچ ہوئے اور "غیر روایتی انداز میں

پھل کی مکھی کے کنٹرول کا منصوبہ "یکم جنوری 2015 سے 30۔جون 2018 تک مکمل ہو چکا ہے جس پر 22 کروڑ 76 لاکھ 10 ہزار روپے خرچ ہوئے۔ اس کے علاوہ کچن گارڈننگ منصوبہ کے تحت موسم سرما کی سبزیات کی ایک لاکھ 10 ہزار سیڈ کٹس اور موسم گرما کی سبزیات کی 50 ہزار سیڈ کٹس رعایتی قیمت پر دی جارہی ہیں۔

(ب) مالی سال 20-2019 میں فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ کے لئے دو پراجیکٹ رکھے گئے ہیں۔

1. "پھلوں کی پیداوار میں اضافہ بذریعہ فراہمی سرٹیفائیڈ پودوں کا منصوبہ" منظوری کے مراحل میں ہے جس پر 50 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔
2. "ریسرچ اینڈ پروموشن آف میڈیسنل پلانٹس (ادویاتی پودے) کا منصوبہ" منظور ہو چکا ہے اور اس پر 6 کروڑ 29 لاکھ 5 ہزار روپے لاگت آئے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں جاری منصوبوں کی تفصیلات کے متعلق پوچھا تھا۔ محکمہ نے پچھلی حکومت کے دور میں مکمل شدہ منصوبوں کے بارے میں بتادیا۔ میں پہلے تو محکمہ اور پھر وزیر موصوف کا شکریہ ادا کروں گی کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ یہ سارے کام ہوئے وہ پی ایم ایل(ن) کے دور حکومت میں ہوئے اور جو ترقی ہوئی اور جو بھی اقدامات کئے وہ پی ایم ایل(ن) کی حکومت میں کئے گئے۔

جناب سپیکر! اب میرا ضمنی سوال جز (ب) کے جواب کے متعلقہ ہے۔ محکمہ نے جواب میں بیان کیا ہے کہ پھلوں کی پیداوار میں اضافہ بذریعہ فراہمی certified پودوں کا منصوبہ منظوری کے مراحل میں ہے تو سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ کب منظور ہو جائے گا تو وزیر صاحب اس کی کوئی time limit بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ہمارا بجٹ کا سیشن ہے اور اسی میں ہمارے پراجیکٹس منظور ہوتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم نے یہ پراجیکٹ رکھا ہوا ہے کیونکہ کورونا کی وجہ سے ہمارے معاملات تھوڑے سے مشکل ہیں لیکن پوری کوشش کریں گے کہ یہ ہمارا پراجیکٹ اس سال میں آجائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ بار بار کہنا پڑتا ہے کہ میں جب بھی کوئی سوال کرتی ہوں چاہے وہ ایجوکیشن سے related ہو، چاہے وہ ایگریکلچر سے related ہو اور چاہے وہ ہیلتھ سے related ہو ہمیشہ مجھے جواب یہی آتا ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں اور کوشش ہے ہو جائے گا انشاءاللہ آخری مراحل میں ہے لیکن ڈیڑھ سال ہو گیا ہے ابھی تک کبھی یہ نہیں سنا گیا کہ مراحل پورے ہوئے ہیں اور complete ہو چکا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اور بات تھی لیکن اب تو کورونا آگیا ہے۔ آپ مطمئن ہو جائیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! کورونا کو تو آئے ہوئے تین مہینے ہوئے ہیں اس سے پہلے بھی مجھے یہی جواب ملا کرتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ کورونا کے باوجود بھی میری کوشش ہے کہ یہ فنڈز اس بجٹ میں رکھے جائیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پچھلا بجٹ کس نے دیا تھا؟

جناب سپیکر: چلیں! اب آپ پچھلے بجٹ کو چھوڑ دیں ناں۔ اب نیا آگیا ہے۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! چلیں، آپ کہتے ہیں تو چھوڑ دیتی ہوں ورنہ چھوڑنے والی بات نہیں ہے میں صرف آپ کے کہنے پر چھوڑ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ عائشہ اقبال!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: پھر چھوڑا کیا ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 3618 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فروٹ و سبزی منڈی ملتان روڈ
منصورہ کی سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

***3618: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروٹ، سبزی منڈی واقع مین ملتان روڈ نزد منصورہ لاہور کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں بارش کے دنوں میں تالاب کی شکل اختیار کر لیتی ہیں؟

(ب) منڈی کی دیکھ بھال کن کن محکموں کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پھل و سبزی منڈی کی دکانوں میں کرایہ پر ورکشاپس چل رہی ہیں اس بابت حکومت اور محکمہ کیا ایکشن لے رہا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ درست نہ ہے مارکیٹ کمیٹی نے سبزی منڈی کے آڑھتی حضرات سے مل کر اپنی مدد آپ کے تحت چھ سڑکوں کی از سر نو تعمیر مکمل کر لی ہے اور پھل منڈی کے آڑھتی حضرات کے ساتھ بھی اپنی مدد آپ کے تحت سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے بات چیت جاری ہے جبکہ سروس روڈ کی تعمیر ایل ڈی اے کی طرف سے جاری ہے چونکہ سبزی و پھل منڈی ملتان روڈ منصورہ وحدت روڈ سے نشیبی ہے اس لئے بارش کے دنوں میں پانی کا نکاس آہستہ ہوتا ہے۔

(ب) یہ منڈی 1978 میں ایل ڈی اے نے تعمیر کی تھی۔ منڈی میں موجود دکانیں مالکانہ بنیادوں پر ایل ڈی اے کی جانب سے بیچ دی گئی ہیں اور ان کی مزید ٹرانسفر ایل ڈی اے کے ذمہ ہے۔ بعد ازاں منڈی کا انتظامی کنٹرول مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ لاہور کو دے دیا گیا۔ منڈی کی صفائی کا کام مارکیٹ کمیٹی ملتان روڈ کے ذمہ ہے جو وہ LWMC سے بذریعہ ٹھیکہ کرواتی ہے۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی نے کچھ ورکشاپس کو جو سبزی و پھل منڈی کے احاطہ میں تھیں ان کو سیز کیا ہے اور جن دکانوں پر زرعی اجناس کا کاروبار نہ ہو رہا تھا ایسی آٹھ دکانوں کے لائسنس بھی کینسل کئے ہیں اور ان کے خلاف مزید کارروائی کے لئے ایل ڈی اے کو تحریر کیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! مجھے اس سوال کا جواب بالکل غلط دیا گیا ہے اور جن افسران نے یہ جواب دیا ہے تو میری درخواست ہو گی کہ وہ میرے ساتھ منڈی کا دورہ کر لیں۔ وہاں پر جہاں بورڈ لگا ہوا ہے کہیں وہاں پر منڈی کے اندر گدھے بندھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وہاں جاتی ہوں وہاں پر نالے بھرے ہوئے ہیں واسا کو بلائیں تو وہ کہتے ہیں کہ کوڑا نکالنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ایک ڈیپارٹمنٹ دوسرے پر ذمہ داری ڈالتا ہے اور دوسرا ڈیپارٹمنٹ تیسرے پر ڈالتا ہے۔

جناب سپیکر! منڈی کا بہت بُرا حال ہے وہ میرے علاقے میں ہے میں متعلقہ افسران کے ساتھ visit کرنا چاہتی ہوں تاکہ وہ آئیں اور میں دکھاؤں کہ کون سا مسئلہ ہے جو منڈی میں نہیں ہے۔ مجھے یہ سارے جواب غلط دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ملتان روڈ منڈی کی بات کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا ان کو مائیک دیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ کون سی جگہ ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! یہ منصورہ کے بالکل ساتھ ملتان روڈ پر منڈی ہے۔

جناب سپیکر: یہ لاہور کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ ملتان روڈ منڈی ہے۔ اس میں ایک سبزی منڈی اور ایک فروٹ منڈی ہے جو سبزی منڈی ہے وہ تو ماشاء اللہ بہترین کام کر رہی ہے اس میں اس طرح کا جو محترمہ گلہ کر رہی ہیں وہ بات بالکل نہیں ہے لیکن جو ہماری پھل منڈی ہے اس میں بے شک یہ کسی حد تک صحیح بھی کہہ رہی ہیں لیکن اس میں جو زمین ایل ڈی اے نےacquire کی تھی اور منڈی بنائی تھی اس میں ہماری ایڈمنسٹریشن بھی کام کر رہی ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس میں بہتری نہیں آئی۔ اب چونکہ یہ نیا ایکٹ بن گیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اب ہمارے پاس آگے پیسے ہوں گے اور ہم ان منڈیوں کو بہتر کریں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب آپ اس طرح کر لیں۔ آپ کسی دن اپنے محکمے اور ایل ڈی اے کو بھی ساتھ لے لیں اور محترمہ عائشہ اقبال کے ساتھ جا کر ایکvisit رکھ لیں۔ وہ خود بھی دیکھ لیں اور آپ کے آفیسرز بھی دیکھ لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس طرح ٹھیک ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! جی، میں مطمئن ہوں اور میںvisit کرنا چاہتی ہوں۔ شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس پراجیکٹ پر کام شروع ہو رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد یہ پراجیکٹcomplete ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں۔ یہvisit کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، ضمنی سوال۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! وہ مطمئن ہیں۔ اگلا سوال نمبر3644چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر3705جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر3721ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*3721: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ترشاوہ پھلوں پر ریسرچ کا جو ادارہ سرگودھا میں چل رہا ہے وہ کہاں پر ہے؟

(ب) اس ریسرچ سنٹر کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس میں کون کون سے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ریسرچ میں سال2010سے آج تک کس کس ترشاوہ پھل پر ریسرچ کی گئی ہے اور ان کی کون کون سے نئی اقسام دریافت کی گئی ہیں کن کن بیماریوں پر ریسرچ کی گئی ہے اور ان بیماریوں کی روک تھام کہاں تک ہو سکی ہے؟

(د) اس ادارہ کا مالی سال20-2019کا بجٹ کتنا ہے اور اس بجٹ سے کیا کیا ریسرچ کی جارہی ہے؟

(ہ) اس ریسرچ سنٹر سے پھل کے کاشتکاروں کو کیا فائدہ اور مشورہ جات حاصل ہوتے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل چک نمبر38شمالی رسالہ نمبر5تحصیل و ضلع سرگودھا میں واقع ہے۔

(ب) ادارہ ہذا کا کل رقبہ 76 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے ہے جس میں سے 65 ایکڑ 6 کنال اور 10 مرلے پر ترشاوہ پھلوں کا باغ اور نرسری کے پودے ہیں جبکہ بقیہ 11 ایکڑ پر دفتر کی بلڈنگ اور ملازمین کے لئے رہائشی کالونی قائم ہے نیز اس دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ ہذا 2010 سے آج تک سیڈ ڈ کنو، سیڈ لیس کنو، مسمی، فیوٹر ارلی، گریپ فروٹ، میٹھا، کاغذی لیموں، یوریکا لیمن، ویلینشیا لیٹ، ٹراکو، شکری، بلڈ ریڈ، سیلسٹینا، رف لیمن، مارش ارلی، کاساگرانڈ، ہنی مینڈرین، فیئر چائلڈ، فری ماؤنٹ، پرل، منی اولا، آرلینڈو، ریڈ بلش، فلیم سیڈ لنگ، سٹار روبی، ڈیزی مینڈرین، ہارورڈ بلڈ، آرنلڈ بلڈ، میکمو ہن ویلینشیا، کاک ٹیل اور دیگر کئی اقسام پر تحقیقی کام کر رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں درج ذیل اقسام پنجاب سیڈ کونسل لاہور سے منظور کرائی گئیں۔

نمبر شمار	نام ورائٹی	نمبر شمار	نام ورائٹی
1۔	Pak Kinnow	6۔	CRI Musambi
2۔	CRI Salustiana	7۔	CRI Blood Malta
3۔	SG- Feutrells Early	8۔	Pak Shamber
4۔	AARI Seedless Kinnow	9۔	Punjab Taracco
5۔	AARI Khatti		

مزید برآں درج ذیل پانچ اقسام منظوری کے لئے درکار ابتدائی ٹیسٹ پاس کرنے کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

1۔	Local Metha	2۔	Kahgzi Nibo
3۔	Ruby Blood	4۔	Succari
5۔	Velencia Late		

ترشاوہ پھلوں کی مختلف بیماریوں کے تدارک کے سلسلہ میں کامیاب تحقیقاتی کاوشیں:

شعبہ ہارٹیکلچر، انٹومالوجی اور پلانٹ پیتھالوجی کے ماہرین نے نرسری سے لے کر ترشاوہ باغات کے پھلوں کی بیماریوں پر تحقیقاتی کام کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ترشاوہ نرسری کے مرجھاؤ، باغات کے انحطاط، سٹرس کینکر، ٹہنیوں کا سوکا یعنی Wither Tip، سٹرس سکیب گموسز، سٹرس نیماٹوڈز کی پہچان اور اُن کے مربوط طریقہ تدارک پر کام کیا جا رہا ہے۔ سٹرس نیماٹوڈز کو کنٹرول کرنے کے لئے رگبی بہترین دانے دار زہر ثابت ہوئی ہے جبکہ

سٹرس کینکر کو کنٹرول کرنے کے لئے مختلف کیمیائی و نان کیمیائی اجزا ٹیسٹ کئے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال کئے گئے تجربات کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پیاز اور اُس کے مرکبات بیماری کے تدارک کے لئے مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں جبکہ ترشاوہ پھلوں کی نرسری کی سطح پر ہونے والی زمینی بیماریوں کی روک تھام کے لئے فارملین کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے ہیں۔

بیماریوں سے مبّرا سٹرس نرسری کے پودے بنانے کے لئے سکرین ہاؤسز کا قیام:

ادارہ ہذا میں کسانوں کی بہتر راہنمائی کے لئے بیماری سے پاک نرسری کے پودے بنانے کے لئے اپنی کاوشوں کو آگے بڑھاتے ہوئے چار سکرین ہاؤسز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(د) ادارہ ہذا کے مالی سال 2019-20 کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

تنخواہ کی مد میں اخراجات	آپریشنل اخراجات	ٹوٹل بجٹ
2 کروڑ 16 لاکھ 70 ہزار روپے	39 لاکھ 30 ہزار روپے	2 کروڑ 56 لاکھ روپے

سال 2019-20 کے لئے محکمہ کی طرف سے درج ذیل KPIs مقرر کر دیئے گئے ہیں جن پر احسن طریقے سے تحقیقی سرگرمیاں جاری ہیں۔

DUS TEST OF FIVE CANDIDATE VARIETIES I.E. SWEET LIME, KAGHZI LIME, SUCCARI

1. Ruby Blood & Velancia late.
2. Prduction of 40000/-true to type certified nursery plants of citrus.
3. Production of 6000 seedless kinnow plants in the Govt. nursery.
4. Supply of 9000 bud wood of seedless kinnow to the registered nurseries.
5. Five trials on kinnow of different strains.
6. Conduction of 16 research trials on different aspects of citrus crop
7. Holding of Two Farmers days.
8. Delivering two trainings on seedless kinnow to the nurserymen.

9. Sixteen trainings on citrus orchard management to the citrus growers.

(ہ) محکمہ کی طرف سے مقرر کئے گئے فارمر کے فیلڈ وزٹ مطلوبہ تعداد میں باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ ترشاوہ پھلوں کے جن باغبان کو اپنے باغ کے متعلق کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے وہ بذریعہ ٹیلیفون یادرخواست دفتر ہذا کو آگاہ کرتا ہے اور ادارہ ہذا کا متعلقہ آفیسر اس کے باغ کے معائنہ کے لئے مطلوبہ جگہ تک پہنچتا ہے اور اس کے مسئلے کا ممکن حل اس کو بتاتا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد باغبان اپنے مسائل سے بہتر طریقے سے نبرد آزما ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں دفتر ہذا موسم کی مطابقت سے ٹریننگ پروگرام کا انتظام کرتا ہے جس میں محکمہ زراعت ریسرچ اور توسیع کے ماہرین ترشاوہ پھلوں کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی کے مطابق اپنے خیالات اور تجربات پیش کرتے ہیں اور پروگرام کے آخر میں ہر باغبان کو اپنی فصل کے مطابق کوئی بھی سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور ادارہ ہذا کے ماہرین موقع پر باغبان حضرات کی صحیح راہنمائی کرتے ہیں۔ایک سال کے اندر اس طرح کے 16 پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں اور ہر پروگرام میں باغبان حضرات کی اوسط تعداد 70-100 تک ہوتی ہے۔ان پروگرامز کے علاوہ ادارہ ہذا کے ماہرین باقاعدگی سے ترشاوہ پھلوں کے متعلق اردو مضامین لکھ کر زراعت نامہ میں شائع کرواتے ہیں تاکہ پڑھے لکھے باغبان حضرات کو تحریری راہنمائی حاصل ہو سکے نیز ادارہ ہذا کے ماہرین ترشاوہ پھلوں کے مختلف امور پر ریڈیو ٹاکس ریکارڈ کرواتے ہیں تاکہ دور دراز کے باغبان حضرات گھر بیٹھے مستفید ہو سکیں۔ادارہ ہذا نے ترشاوہ پھلوں کی ایک نرسری بھی قائم کی ہے جہاں ہر سال30-40 ہزار صحیح النسل پودے تیار کر کے گورنمنٹ کے مقرر کردہ ریٹ پر کسان حضرات کو مہیا کئے جاتے ہیں تاکہ ملک میں باغبانی کا کاروبار عمدہ طریقے سے پروان چڑھ سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز(ج)میں،میں نے سوال کیا تھا کہ 2010سے لے کر آج تک جو بھی پھلوں کی ریسرچ کی گئی ان کی کون سی نئی اقسام دریافت کی گئیں؟یہ جو انہوں نے پیرا میںvarieties دی ہیں تو انvarieties کے متعلق پہلا سوال تو یہ ہے کہ یہvarieties 2017تک تھیں کیونکہ میں خود بھی ایکorange farmerہوں and I am very well much aware of this fact.اور تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ سے میرا تعلق ہے۔پاکستان کی6لاکھ50ہزار ٹن پیداوار صرف ان تحصیلوں کی ہے۔ورائیٹیز

جناب سپیکر!اب جو ریسرچ سنٹر کے اندر اقسام بتائی گئی ہیں یہ2017تک کی تھی اس کے بعدissue یہ آیا کہ اس ریسرچ کے اندر پوری دنیا آج کلwork کررہی ہے وہ climate controlاورclimate changeپرwork کررہی ہے۔climate changeکی وجہ سے کیونکہ222ملین ڈالر کاorangeہم باہر دیتے ہیں یہ2017-18تک کیfigureہے۔

جناب سپیکر!2004میں جب آپ کی گورنمنٹ تھی جب یہ figure نیچے گرے تو آپ نے ایک سپیشل سبسڈی دی کیونکہ ہم لوگ جس طرح گندم کو دیکھتے ہیں،جس طرح ہم لوگ کاٹن کو دیکھتے ہیں اسی لئے ہمیں اپنےorangeکے جوorchardsہیں۔We need to concentrate on them urgently

جناب سپیکر!میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ ریسرچ سنٹر میں جو نئے بیج کی بات کررہے ہیں تو اس میں پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ2018سے لے کر2019اور2019-20 میں جو بجٹ آئے ہیں اس میں انہوں نے کتنے پیسے دیئے اور کیا اس سال بھی جوorchardsکی ہم لوگ سرگودھا والےexpectکررہے ہیں اس کی ہمیں پروڈکشن پوری نہیں ملی۔

جناب سپیکر!Just due to climate controlاورآٹھ صفحوں کے جواب میں،میں نے کہیں پانچ لفظ climate نہیں پڑھا کہ جس کے بارے میں ہم یہ بتا سکیں کہ ہم لوگ climate control پر کیا کام کررہے ہیں؟مہربانی یہ پہلے دو ضمنی سوالات کے جواب دے دیں۔شکریہ

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! پہلے یہ اپنا پہلا ضمنی سوال بتائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب سے آپ کی گورنمنٹ آئی ہے تو2017-18اور2018-19 میں جو دو بجٹ آئے ہیں اس میں آپ نے کون کون سے پھلوں کی ریسرچ کی اور اس پر کتنی سبسڈی دی یا اس پر کیا خرچہ آیا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ سارے جتنے سوال کر رہے ہیں یہ تو سارا سوال ہی نیا بنتا ہے ان کو تو پورا اس کا ریکارڈ چاہئے لیکن جو انہوں نے یہاں ڈیمانڈ کی ہے وہ تو ہم نے پوری کر دی ہے۔ اب اگر ان کو اس کا پورا ریکارڈ چاہئے کہ کتنا بجٹ رکھا ہے، کیا اقسام آئی ہیں تو وہ ہم ان کو نئے جواب میں ہی دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بجٹ کی بات نہیں کر رہا انہوں نے مجھے ان صفحوں کے اندر explanationدی کہ ہم یہ ساروں کے اوپر کام کر رہے ہیں تو کچھ کام آپ کی گورنمنٹ نے کئے، اُس کے بعد میاں محمد شہباز شریف کی دو گورنمنٹ نے کئے میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے دو سالوں میں کون سے نئے seeds orange کے اوپر کام کیا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی seedجب آپ نے بنانا ہے تو اُس کے لئے آپ کو ٹائم چاہئے تین، چار، پانچ سال اب جو نئے seedsہمارے پائپ لائن میں ہیں وہ ہم نےmention کر دیئے ہیں اب جب اُن کی maturityہو گی اور وہseeds council میں پیش کئے جائیں گے تو پھر اُس کے بعد اُن کی approvalہو گی۔ اب ہمارے پانچ seedsاس وقت پائپ لائن میں ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت! جو پانچ seedsہیں اُس میں یہ نہیں ہیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ citrus بھی ہیں، یہ پائپ لائن میں ہیں ان کاdurationہوتا ہے ان پر ٹیسٹ ہوتے ہیں، ان پرtrialsہوتے ہیں اُس کے بعد جا کر جب سائنسدان اُس پرsatisfiedہوتا ہے وہ پھر انہیںseed council میں پیش کرتے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!میں اپنا سوال پھر دہراتا ہوں کہ 2018سے لے کر 2020تک کن seeds کے اوپر کام ہوا یہ تو پرانے seeds ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں گورنمنٹ کو آئے ہوئے دو سال ہوئے ہیں تو یہ already pipeline میں ہیں۔جو آپ کہہ رہے ہیں اس کا رزلٹ جلدی آجائے گا۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!ویسے تو میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن climate control اور climate change پر اور seeds کے اوپر انہوں نے کوئی کام کیا ہے تو مہربانی فرما کر اُس بارے میں بتا دیں کیونکہ پہلے جواب میں بھی no ہی آیا ہے اس کے اندر بھی no ہی آیا climate کے بارے میں kindly بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی،وزیر زراعت ملک نعمان احمد لنگڑیال! climate change کے بارے میں جو affect آرہا ہے اس کو بچانے کے لئے آپ نے اس حوالے سے کچھ کام کیا؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر !آپ کے علم میں ہے کہ یہ ہمارا جو climate change کا problem آرہا ہے یہ تو تین سال سے آرہا ہے اب یہ نیا topic ہے جو ہمارے لئے challenge ہے اس پر تو ہم بالکل کام کرنا شروع کر رہے ہیں لیکن یہ اتنی جلدی نہیں ہو سکے گا کہ ہم ایک سال میں کوئی ایسا seed introduce کر دیں جس پر climate change کا affect نہ ہو۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر!شکریہ۔معزز منسٹر نے کہا کہ جو seed کی نئی ورائٹی ہوتی ہے اُس کو develop ہونے میں تین سے چار سال لگتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے اندازے کے مطابق تو سات آٹھ سال کاprocessہوتا جس میں ٹیسٹ ہوتے ہیں، ٹرائل ہوتے ہیں چلیں ان کی بات مان لیتے ہیں اگر وزیر موصوف بتا دیں جو existing seedsہیں،ان کی جتنی بھی ورائٹیز ہیں کیا صوبہ پنجاب میں ایک بھیdisease free plants provide کرنے کی نرسری حکومت کےregulationکےunderکام کر رہی ہے یا یہprivate sectorکے اندر ایک بھیfree diseaseنرسری کام کر رہی ہے؟CTV ایکvirusکانام ہےاور دوسری ایک بیماریcitrusمیں ہوتی ہے جسےgreeningکہتے ہیں۔

جناب سپیکر!ان دونوں بیماریوں کی وجہ سےCaliforniaاورAustraliaمیں 1970میں پورے باغ ختم کر دیئے گئے تھے یہ اتنی خطرناک بیماریاں ہیں اس کے خلاف ایک بھیdisease freeنرسری کیا حکومت پنجاب کےunderیا اُس کےinstitutesکےunder کوئی چل رہی ہے کہ نہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سردار اویس احمد خان لغاری صحیح کہہ رہے ہیں لیکن ہر ملک کاclimateاورatmosphereالگ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کے علم میں اضافہ کروں کہ پچھلے دو سال سے جوcitrusکی فصل ہے وہ اللہ کے فضل سے ہماریbumper cropہو رہی ہے اور اس کی ہماریexportبھی بہترین ہوئی ہے تو یہ بیماری ابھی تک اتنی زیادہdangerousہماری طرف نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے کسی سیزن میں بھی یہ نقصان ہوا ہو اگر نقصان ہوتا تو ضرور آپ کے علم میں بھی آتا اور جہاں تک یہ معزز ممبر کہہ رہے ہیں جب یہ ہمارے نئےseedsتیار ہوتے ہیں تو یہ اُن موسموں کے لحاظ سے تیار کئے جاتے ہیں کہ اُس میں جو جو بیماریاں آتی ہیں اُن کا سدباب کرنے کے لئے۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تجاویز دے دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے ان کوworkکرنا پڑے گا۔Sorryمعزز منسٹر صاحب یہ کہہ رہے تھے کہseedکے لئے پہلے اسےclimatizeکرنا پڑتا ہے اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے کہalreadyجوplantsلگے ہوئے ہیں آپclimate controlکے مطابق

اُس کے farmers کو بلاتے ہیں اس طرح کے آپ دو تین جو مین مین فارمرز کی associations بنی ہوئی ہیں جس طرح تحصیل بھلوال، بھیرا، سلانوالی اور کوٹ مومن ہر جگہ اپنی ایک association بیٹھی ہوئی ہے اُن سب کو بلائیں اُن سے یہ پوچھیں کہ کیا کیا climate خراب ہے جو سائز مالٹے کا یا کینو جو پہلے سرگودھا produce کرتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری ایگریکلچر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ ذرا نوٹ فرمالیں کہ جو تجاویز آ رہی ہیں پھر آپ اس حوالے سے منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے پہلی تجویز یہ ہے کہ مین فارمرز کی associations کو بلا کر اُن سے پہلے پوچھیں کہ کیا اس دفعہ بارشوں کے موسم کی وجہ سے ہمیں problems ہوئی ہیں، کیا ہمیں pesticide کی وجہ سے problem ہوئی ہیں، جس altitude پر سرگودھا ہے کیونکہ شہر اوپر ہے ہم نیچے آتے ہیں کیونکہ میرا جو حلقہ ہے یہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے بالکل ساتھ ہے۔ By the time جب وہ altitude ہمارے پاس آتا ہے تو ہمیں وہ fruitful results نہیں ملتے due to the weather تو سب سے بڑا جو orange کا آج کل فارمر ہے وہ اور ہمارے ملک پاکستان کو بھی اسی وجہ سے ہی سارا loss اُٹھانا پڑ رہا ہے کیونکہ ہم صرف main areas کو ٹارگٹ کرتے ہیں اور جو end والے areas ہیں اُن کو ٹارگٹ نہیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے climate change کے اوپر خدارا آپ لوگ کام کریں اُس میں ہمارے پورے پاکستان کی بھلائی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا جو جو organizations بیٹھی ہوئی ہیں سیکرٹری صاحب نے صرف ڈی او کو فون کرنا ہے اُن کو فون کر کے جو جو فارمرز کی associations ہیں اُن کو بلایا جائے، اُن سے بات کر کے جو تجاویز ہیں وہ دی جائیں۔

جناب سپیکر! 2004 میں آپ کو یاد ہو گا operational cost جب آئی تھی تو اُس کے اوپر ایک association آپ کو سرگودھا سے جہاں جہاں بھی oranges تھے آپ کو وہ ملی، آپ نے خصوصی طور پر توجہ دے کر خود ایک directive pass کیا کیونکہ ہم بجٹ میں اتنے پیسے

نہیں دے سکے تو آپ ان کی operational cost کے علاوہ ریسرچ کی جو cost ہے اُس کو بڑھا دیں تو میری request ہے اس سے پہلے کہ یہ آپ سے بہانہ کریں کہ اب یہ بجٹ پاس ہو گیا ہے اور ہم اس کو نہیں بڑھا سکتے تو ریسرچ کے اوپر kindly یہ ذرا زیادہ متحد رہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔باقی آپ سارا کچھ لکھ کر دے دیں۔اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی، جناب محمد ارشد ملک !اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!سوال نمبر 3796 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: زرعی فارم پر کاشت کردہ
فصلوں کی اقسام اور فی ایکڑ اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***3796: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود زرعی فارم میں کون کون سی فصلیں کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں فی ایکڑ رقبہ پر کتنی لاگت آتی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی فارم ساہیوال میں تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر محیط آم اور بیری کے درختوں کا باغ تھا اگر ہاں تو اس کو کاٹ کر لکڑی بنا کر سستے داموں کیوں فروخت کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر سدا بہار چارہ اگایا جاتا ہے کیا اس سدا بہار چارہ کی نیلامی کروائی جاتی ہے نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کا رقبہ 82 ایکڑ تھا جو کہ اب ویجیٹیبل ریسرچ سٹیشن ساہیوال سے 6 ایکڑ رقبہ واپس ملنے پر 88 ایکڑ ہو گیا ہے، جس میں سے 28 ایکڑ رقبہ پر دفاتر، سٹور اور کالونی وغیرہ ہیں۔16 ایکڑ رقبہ پر نیا باغ لگایا گیا ہے جبکہ بقیہ 44 ایکڑ

(پچپیس ایکڑ پٹہ دار جبکہ اُنیس ایکڑ خود کاشتہ) رقبہ پر فصلات کاشت کی جاتی ہیں۔
کاشتہ فصلات کے نام، رقبہ اور فی ایکڑ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام خریف فصلات	کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	خرچہ فی ایکڑ (روپے)
1۔	دھان	9	19322
2۔	جوار چارہ	6	10200
3۔	مکئی موسمی	22	25890
4۔	مکئی چارہ	5	10500
5۔	خالی	2	-
6۔	ٹوٹل	44	-

نمبر شمار	نام ربیع فصلات	کاشتہ رقبہ (ایکڑوں میں)	خرچہ فی ایکڑ (روپے)
1۔	گندم	29	20575
2۔	مکئی بہاریہ	7	27672
3۔	برسیم	4	10000
4۔	جئی/جوار	1	8000
5۔	گاجر برائے بیج	3	24850
6۔	برسیم (انٹر کراپنگ)	7	10000
7۔	کینولا (انٹر کراپنگ)	4	12475
	ٹوٹل	55	

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زرعی فارم میں تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر آم اور بیری کا باغ تھا۔ زرعی فارم میں موجود باغ بہت پرانا تھا اور اس کی پیداواری صلاحیت بہت کم ہو چکی تھی اور بہت زیادہ درخت آم بوجہ بیماری سوکھ چکے تھے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ باغ کی بحالی ہو سکے اور زرعی ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین بھی بلائے گئے لیکن بحالی ممکن نہ ہو سکی۔ کل درختوں/پودوں کی تعداد 218 تھی جبکہ سفارش کردہ پودوں کی تعداد 72 پودے فی ایکڑ ہونی چاہئے تھی۔ اس طرح سے 16 ایکڑ باغ میں 1152 پودے آم درکار تھے جو کہ صرف 218 تھے۔ ان میں سے 93 پودوں پر پھل نہیں لگتا تھا جبکہ 88 پودے دیسی قسم کے تھے۔ باغ کی صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکرٹری زراعت پنجاب کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی (بذریعہ چٹھی نمبری SOA(Ext)5-43/2017 مورخہ 26.04.2017

تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے مکمل سروے کیا اور بعد از معائنہ باغ مذکورہ کو اکھاڑنے کی سفارش کر دی۔ کمیٹی کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی نے بذریعہ چٹھی نمبری 2141 مورخہ 16.11.2017 باغ نیلام کرنے کی منظوری دی۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے باغ کو اچھے نرخوں میں نیلام کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر سدا بہار چارہ لگایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں جو پوچھا گیا تھا۔ ضلع ساہیوال میں ایک زرعی فارم ہے اُس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ کتنی زمین ہے، اُس میں کیا کیا کاشت ہو رہا ہے تو اس کا جو جواب آیا ہے اس کے مطابق وزیر موصوف سے آپ کے توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو 25 ایکڑ میں پٹہ دار ہیں وہ کتنے پٹہ دار ہیں جن کو یہ زمین دی گئی ہے اور کتنے عرصہ سے ہے اور اسی میں اس کی کتنی آمدن ہے اور جو انہوں نے نیا باغ سولہ ایکڑ پر لگایا ہے اُس پر محکمہ کی کتنی لاگت آئی ہے یہ ذرا بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر سوال پڑھ دیں تو سارا ایک ایک چیز کا جواب ہم نے لکھا ہوا ہے اگر کسی حصے پر انہیں اعتراض ہے تو یہ مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں میں آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں جو ہاؤس میں جواب آیا ہے وہ پڑھنے کے بعد ہی ان سے ضمنی سوال کیا ہے۔ اس پر وزیر موصوف اس ایوان کو بھی بتا دیں کہ یہ جو 25 ایکڑ پر پٹہ دار ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے وہ کتنے ہیں اس میں نہیں لکھا گیا، سیکنڈ میں نے یہ پوچھا ہے کہ اس کی کتنی آمدن ہے اور جو 16 ایکڑ کے نئے باغ کا ذکر کیا گیا ہے اُس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جو سولہ ایکڑ کا نیا باغ ہے اُس کے بارے میں صرف انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ کتنا لگا ہے وہ بتا دیا ہے اگر لاگت پوچھیں گے تو وہ بھی بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! وزیر زراعت کہہ رہے ہیں بتا دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ پڑھ لیں نہیں بتایا گیا۔ میں نے پوچھا ہے کہ چلیں 25 ایکڑ پر جو ان کے پٹہ دار ہیں وہ کتنے ہیں اُس کا ایوان کو بتا دیں اور اس پر جو نئے باغ کا ذکر ہے اس کی لاگت کا بتا دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کو 25 ایکڑ کے پٹہ داروں کے ناموں کی لسٹ چاہیئے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں وہ کتنے ہیں یہ بتا دیا جائے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! 25 ایکڑ کے جتنے پٹہ دار ہیں میں اُن کے نام ان کو دے دیتا ہوں اگر انہوں نے کوئی خاص پٹہ دار کا پوچھنا ہے تو میں وہ بھی ان کو بتا دیتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال سے آگے والا سوال بھی میرا ہی ہے اور میرے اُس سوال کے جواب میں محکمے نے بتایا ہے تو اگر آپ اس کا جواب بھی پڑھ لیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! پھر ہم آگے والے سوال پر چلتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، نہیں اگر منسٹر صاحب نہیں بتا رہے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اس سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ اس میں ایک پٹہ دار ہے جبکہ موقع پر دو پٹہ دار موجود ہیں لہٰذا آپ اس ڈیپارٹمنٹ کا حال دیکھ لیں کہ انہوں نے جواب غلط دیا ہے۔ میرے اگلے سوال کے جز (ج) میں انہوں نے بتایا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ابھی اگلا سوال take up ہی نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اگلا سوال نہیں کر رہا لیکن میں صرف آپ کو پٹہ دار کا نام بتا رہا ہوں جو کہ انہوں نے خود لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آیت علی ولد غلام قادر اس کے زیر کاشت ہے تو میں یہ آپ کو اور ہاؤس کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے کیونکہ موقع پر دو پٹہ دار موجود ہیں اور ان کے زیر کاشت رقبہ ہے اور جو میں نے باغ کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ جز(ب) میں موجود ہے تو جز(ب) کے بارے میں، میں ان سے پوچھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا باغ کو سستے داموں میں فروخت کیا گیا ہے تو اس کے جواب میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ باغ اچھے نرخوں میں فروخت کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اچھے نرخوں کا مطلب کیا ہے تو یہ مجھے بتادیں کہ وہ باغ کتنی رقم میں فروخت ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بتائیں کہ وہ باغ کتنی رقم میں فروخت ہوا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اگر آپ دیکھیں تو ایک کمیٹی بنی تھی جس نے اس باغ کو فروخت کیا تھا تو یہ کمیٹی 26-04-2017 کو بنی تھی اور اس باغ کی فروخت 18-11-2017 کو ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے جو کہا ہے کہ وہ 16 ایکڑ کا آم اور بیری کا باغ تھا جو کہ بیماری لگنے کی وجہ سے سوکھ چکا تھا اور اس کی بحالی کے لئے مشتمل کمیٹی زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین کو بلایا گیا اور بحالی پھر بھی ممکن نہ ہو سکی، کیا منسٹر صاحب ایسا ہی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ایسا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب دیا ہے آپ کے حکم کے مطابق آپ اگلے سوال کو بھی اس میں take up کر لیں کیونکہ یہ دونوں سوال ایک ہی فارم کے متعلق ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ایک عرض کر دوں گا کہ محکمہ جواب میں نرخ بھی نہیں بتا رہا اور سوال کا جواب بھی غلط ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):جناب سپیکر!میں آپ سے گزارش کروں گا کہ یہ جس پٹے دار کی بات کر رہے ہیں تو اگر ان کے پاس وہاں پر دوسرے پٹے دار کا کوئی ثبوت ہے تو وہ مجھے فراہم کر دیں کیونکہ ہمارے ریکارڈ میں صرف ایک ہی پٹے دار ہے۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ جناب محمد ارشد ملک کو بلا لیں۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!اس سوال کوpending فرمادیں تاکہ اگلے سیشن تک کوئی حل نکل سکے۔

جناب سپیکر:جناب محمد ارشد ملک !منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کو بلا کر اس معاملے کو sort out کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر!میرے دونوں سوال ایک ہی فارم کے متعلقہ ہیں اور دونوں کا جواب مجھےon the floor of the House پر دیں۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ جناب محمد ارشد ملک کو اور سیکرٹری صاحب کو بلا کر خود اس معاملے کو دیکھیں۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):جناب سپیکر!آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

جناب سپیکر:جی،اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک:جناب سپیکر! میرے سوالات کوpending فرمادیں۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!آپ جناب محمد ارشد ملک کو کوئی ٹائم دے دیں۔جناب محمد ارشد ملک! آپ کا مسئلہ اب حل ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت(ملک نعمان احمد لنگڑیال):جناب سپیکر!سیشن کے بعد میں جناب محمد ارشد ملک کو مل کر کوئیtime set کر لوں گا۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!جی،ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

رحیم یار خان: محکمہ زراعت کے دفاتر اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1574: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے آلات فراہم کئے گئے؟

(د) ضلع ہذا میں 18-2017 میں کتنے کھال پختہ کئے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر/ذیلی دفاتر کے نام اور پتا جات کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	شعبہ جات	جاری منصوبہ جات
1	شعبہ توسیع	زرعی مداخل پر سبسڈی کا منصوبہ برائے سال 19-2018
2	شعبہ اصلاح آبپاشی	پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ
3	"	نہری کھالہ جات میں پانی کی ترسیلی کارکردگی بڑھانے کے لئے پختگی میں توسیع
4	"	منافع بخش زراعت کا فروغ بذریعہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی package
5	شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس	کراپ انشورنس

(ج) سال18-2017میں200لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس سبسڈی پر فراہم کئے گئے۔

(د) ضلع ہذا میں سال18-2017میں64 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی جبکہ سال 19-2018میں مزید223 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔

صوبہ بھر میں آم اور کھجور کی ریسرچ
کے اداروں کی تعداد اور ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

*3356: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں آم اور کھجور کی ریسرچ کے کتنے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ ادارے کب قائم کئے گئے تھے ان میں آم اور کھجور کی کون کون سی بیماریوں پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) کیا آم میں پھوک کی بیماری پر کنٹرول کرنے کے لئے کوئی دوائی بنائی گئی ہے؟

(د) آم اور کھجور کی کون کون سی نئی اقسام ان اداروں نے دریافت کی؟

(ہ) ان اداروں کے مالی سال20-2019کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(و) ان اداروں کے کل ملازمین کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ز) ان اداروں کے پاس کتنی سرکاری اراضی کہاں کہاں ہے؟

(ح) ان اداروں کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے تحت مندرجہ ذیل ادارے اور ذیلی ادارے آم اور کھجور پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

1۔ مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان کے تحت آم پر ریسرچ کرنے والے ادارے:

i۔ مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد

ii۔ مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال

2۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کے تحت کھجور پر ریسرچ کرنے والے ادارے:

i۔ ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ

ii۔ ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور

(ب) ان اداروں کے قیام کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	قیام
1۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	2012
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	1978
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	2007
2۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	1986
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	1961
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	2003

ان تحقیقی اداروں میں آم کی جملہ امراض مثلاً منہ سڑی، سفوفی پھپھوندی، پودوں کا یکدم مرجھاؤ، سوکا اور پھل کی ڈنڈی کے گلنے کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ کھجور کی بیماری بیسل لیف راٹ پر تحقیقی کام جاری ہے۔

(ج) آم میں سوک کی بیماری کے خلاف تجربات سے دو تین پھپھوند کش زہریں نہایت مؤثر ثابت ہوئیں ہیں مثلاً تھائیوفینیٹ میتھائل، کاربینڈازم اور سٹروبلیورن وغیرہ۔

(د) ان اداروں نے آم کی 9 اقسام منظور کروائیں جن میں یکتا، لنگڑا، دوسہری، انور رٹول، چونسہ ثمر بہشت، فجری، رٹول لیٹ، کالا چونسہ اور سفید چونسہ شامل ہیں۔ اسی طرح کھجور کی 9 نئی منظور شدہ اقسام میں کپرا، خرما، حلینی، اصیل، شامران، زاہدی، شکری، خدروی اور حلاوی شامل ہیں۔

(ہ) ان اداروں کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	تنخواہ کی مد میں اخراجات	آپریشنل اخراجات	ٹوٹل
1۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	01384900	5077132	18926132
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	11835100	7173870	19008970
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	468013	298534	766547
2۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	2475935	2819336	27577271
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	1683600	49800	1733400
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	12210200	1962070	14172270

(و) ان اداروں کے ملازمین کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ان اداروں کے پاس سرکاری اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	کل اراضی (ایکڑ)
1۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	55
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	52.24
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	50
2۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	34
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	79
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	25

(ح) ان اداروں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	گاڑیوں کی تعداد
1۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد	03
i۔	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	-
ii۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	02
2۔	مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان	03
i۔	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	01
ii۔	مینگو جرم پلازم یونٹ، خانیوال	01

صوبہ میں دھان کے مڈھوں
کو آگ لگانے سے متعلقہ حکومتی اقدامات و دیگر تفصیلات

*3396: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے سموگ کی وجہ سے انسانی زندگی، فصلات، باغات اور سبزیوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے؟

(ب) دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے کے واقعات کو روکنے کے لئے محکمہ زراعت کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) اس کے ذمہ دار کاشتکاروں کو کیا سزا دی جاتی ہے اور کتنا جرمانہ کیا جاتا ہے، تفصیل مہیا کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دھان کے مڈھوں اور فصلات کی باقیات کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسانی زندگی، فصلات، باغات اور سبزیوں پر منفی اثرات مرتب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ یہ فضائی آلودگی (سموگ) صرف دھان کے مڈھوں اور فصلات کی باقیات کو آگ لگانے سے ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ گاڑیوں، اینٹوں کے بھٹوں، لوہے کی ریفائنریوں اور دیگر کارخانوں سے اٹھنے والا دھواں اس کی سب سے بڑی وجہ ہے۔

(ب) دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے کے واقعات کو روکنے کے لئے محکمہ زراعت کی طرف سے اُٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. عام آگاہی مہم۔
2. گاؤں کی سطح پر volunteer کمیٹیوں کا قیام۔
3. رپورٹنگ اور مانیٹرنگ۔
4. گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرامز میں آگاہی۔
5. حکومت پنجاب کی طرف سے دفعہ (6) 144 کا نفاذ۔
6. دفعہ (6)144 کے تحت ذمہ دار کاشتکاروں کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لئے ضلعی انتظامیہ کو رپورٹنگ۔
7. دھان کے مڈھوں کی تلفی کے لئے کاشتکاروں کو سبسڈی پر happy seeder اور rice straw chopper کی عنقریب فراہمی۔

(ج) ذمہ دار کاشتکاروں کو دفعہ (6) 144 کے تحت دو سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں جو کہ عدالت پر منحصر ہے۔ تاہم اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ زراعت کسان دوست محکمہ ہے اور دفعہ (6) 144 کا نفاذ انتظامیہ کرتی ہے۔

رحیم یار خان میں محکمہ زراعت
کے دفاتر کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3444: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر کتنے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں دفتری اور فیلڈ سٹاف کی تعداد اوران کے نام، عہدہ جات اور ذمہ داروں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ ضلع میں زراعت پر تحقیق کا کوئی دفتر یا عملہ موجود ہے تو اس سے متعلق تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ضلع میں زراعت کی ترقی اور تحقیق کے حوالے سے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے 56 دفاتر کے نام اور پتا جات کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے 798 ملازمین کے نام، عہدہ جات اور ذمہ داریوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے دفاتر و عملہ موجود ہے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) ضلع میں زراعت پر تحقیق کے حوالے سے محکمہ درج ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، خانپور۔

ادارہ ہذا کپاس کی نئی اقسام پر کام کر رہا ہے۔ اس ادارے نے کپاس کی زیادہ پیداوار اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام حکومت پنجاب سے منظور کروائی۔ جن میں RH-1، RH-112، RH-647، RH-662 اور RH-668 شامل ہیں۔ ادارہ ہذا کی مزید نئی اقسام منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

2- شوگر کین ریسرچ سٹیشن، خانپور۔

ادارہ ہذا میں گنے کی نئی اقسام اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی پر تحقیقاتی کام جاری ہے۔

3- آئل سیڈ ریسرچ سٹیشن، خانپور۔

- ادارہ ہذا نے تین اعلیٰ پیداوار دینے والی، کیڑوں کی بیماری سے محفوظ /رایا اور سرسوں کی منظور شدہ عمدہ اقسام تیار کیں یعنی خان پور رایا، سپر رایا اور روہی سرسوں جس کی کامیاب کاشت پنجاب اور خاص کر ضلع رحیم یار خان میں کی جاتی ہے۔ ادارہ ہذا کی مزید نئی اقسام منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔
- ادارہ ہذا پنجاب سیڈ کارپوریشن، نجی کمپنیوں اور پنجاب کے ترقی پسند کاشتکاروں اور خاص کر ضلع رحیم یار خان کو پہلے سے بنیادی / بنیادی بیج مہیا کر رہا ہے۔
- ادارہ ہذا جدید ترین پیداواری ٹیکنالوجی تیار کرتا ہے اور اسے کاشتکاروں میں منتقل کرتا ہے۔
- شائقین کو مشاورتی خدمات مسلسل فراہم کی جارہی ہیں۔
- کسانوں کو آگاہی کے لئے ضلع رحیم یار خان کے مختلف مقامات پر مظاہرے کا پلاٹ بھی بویا جاتا ہے۔
- ٹیکنالوجی کی منتقلی سے متعلق توسیعی افسران اور اہلکار کو لیکچرز اور تربیت دی جاتی ہے۔

4- تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی، رحیم یار خان۔

- لیبارٹری ہذا کاشت کار کمیونٹی کو مٹی اور پانی کے تجزیے کی بنیاد پر مندرجہ ذیل سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔
- زمین میں زرخیزی کی موجودگی کا اندازہ کرنا۔
- فصلوں کی مختلف اقسام کے لئے کھادوں کے استعمال کی سفارشات مہیا کرنا۔
- کاشتکاروں کے درمیان متوازن کھادوں کے استعمال کی ترغیب دینا۔
- کلرزدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے زمینداروں کو رہنمائی فراہم کرنا۔
- کلرزدہ زمینوں کی اصلاح کے لئے جپسم کی کوالٹی کو جانچنے کے لئے جپسم کا تجزیہ کرنا اور استعمال کے متعلق ہدایات دینا۔
- ٹیوب ویل کے پانی کا تجزیہ کرنا اور استعمال کے بارے آگاہی فراہم کرنا۔

5۔ سینئر سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ (اگرانومی)رحیم یار خان۔

سینئر سبجیکٹ میٹر سپیشلسٹ (اگرانومی)رحیم یار خان علاقائی و موسمی حالات کے مطابق زرعی سفارشات میں تبدیلی کے لئے اور کاشتکاروں کے مسائل پر تجربات کرتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان اور بہاولپور میں کاشتکاروں کی تربیت کے لئے سفارشات بناتے ہیں اور فیلڈ سٹاف کو ٹریننگ دیتے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کی ترقی کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں:

i. کھالہ جات کی اصلاح و پختگی۔

ii. غیر نہری کھالہ جات / ٹیوب ویل سکیموں کی اصلاح و پختگی۔

iii. جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپر نکلر) کی تنصیب۔

iv. ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی۔

v. لیزر لینڈ لیولر کی بذریعہ قرعہ اندازی مالی اعانت پر فراہمی۔

vi. آبی تالابوں کی تعمیر۔

vii. فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ۔

viii. کیڑوں اور ضرر رساں عوامل کی نشاندہی اور پیشن گوئی کرنا۔

ix. زرعی ادویات کے اوصاف کو چیک کرنا اور کاشتکاروں کو ملاوٹ سے پاک زرعی ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانا۔

x. ریڈیو پروگرام اور کاشتکاروں کی میٹنگ کے ذریعہ کاشتکاروں کو فصلات کی جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی دینا۔

xi. زرعی مقاصد کے لئے زمین کی ہمواری کے لئے ضلع کو 15 بلڈوزرز کی فراہمی۔

xii. زیر زمین پانی کی دستیابی اور کوالٹی کی جانچ پڑتال برائے ٹیوب ویل بذریعہ الیکٹریکل رزیسٹیویٹی میٹر سروے کی سہولت کی فراہمی۔

xiii. بذریعہ ہینڈ بورنگ پلانٹ (2) زمینداروں کو زمین میں بور کرنے کی سہولت فراہمی۔

xiv. زمینداروں کے موجودہ ٹیوب ویلز کا بلامعاوضہ انرجی آڈٹ سروے کیا جا رہا ہے۔

لاہور: ڈیوس روڈ پر محکمہ زراعت
سے متعلقہ دفاتر کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3644: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیوس روڈ لاہور پر محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کس کس شعبہ جات کے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے دائریکٹر جنرل اور دیگر ایگزیکٹو آفیشل کون کون ہیں؟

(ج) ان آفسز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں صرف لاہور ڈیوس روڈ کی تفصیل دی جائے؟

(د) ان آفسز میں کون کون سے ور کس سر انجام دیئے جاتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ آفسز صوبہ بھر کے اپنے دفاتر کو یہاں سے کنٹرول کرتے ہیں یا ان کے subordinate آفسز بھی ہیں؟

(و) ان آفسز کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ڈیوس روڈ لاہور پر محکمہ زراعت کے دفاتر کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے ڈی جی اور دیگر ایگزیکٹو آفیشلز کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان آفسز میں 724 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(د) ان آفسز میں سر انجام دیئے جانے والے امور کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

نام شعبہ	ذیلی دفاتر (subordinate Offices)
شعبہ توسیع، شعبہ فیلڈ، شعبہ اصلاح آبپاشی، شعبہ پیسٹ وارننگ، شعبہ زرعی اطلاعات، شعبہ مارکیٹنگ، شعبہ فلوریکلچر (ٹی اینڈ آر)۔	ذیلی دفاتر موجود ہیں
شعبہ پیام، شعبہ مارکیٹ کمیٹیز پراونشل فنڈ بورڈ، سی پیک یونٹ۔	ذیلی دفاتر نہ ہیں

(و) ان آفسز کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی کے لئے کاشتکار کے رجسٹرڈ ہونے کے طریق کار اور زرعی ہیلپ لائن کے متبادل نظام کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3705: **جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اپنے بجٹ مالی سال 19-2018 میں ڈی اے پی / یوریا کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی کا اعلان کیا تھا اگر ہاں تو ان کھادوں پر کتنی سبسڈی کا اعلان کیا تھا کیا یہ کسانوں / کاشتکاروں کو دی جا رہی ہے اگر ہاں تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) سبسڈی حاصل کرنے کے لئے کیا کسانوں /کاشتکاروں کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے اگر ہاں تو کسانوں کو رجسٹرڈ کرنے کا کیا طریق کار ہے کیا حکومت اس طریق کار میں مزید آسانی پیدا کرتے ہوئے کسانوں کو دیہاتوں میں جا کر رجسٹرڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زرعی ہیلپ لائن پر کی جانے والی ٹیلیفون کال کا نظام بہت مشکل ہے کافی دیر تک کال چلتی رہتی ہے متعلقہ نمائندہ سے بات نہیں ہو سکتی ہے جس سے سادہ لوح کسانوں کو مشکلات کا سامنا ہے کیا حکومت کسانوں کے لئے ہیلپ لائن کال سے ہٹ کر کوئی متبادل آسان طریق کار فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) حکومت پنجاب نے بجٹ مالی سال 19-2018 میں کھادوں اور بیجوں پر سبسڈی فراہم کرنے کا اعلان کیا تھا اور اس مد میں درج ذیل رقوم مختص کیں۔

سبسڈی 19-2018	رقم روپے
کھادیں	ایک ارب 61 کروڑ 46 لاکھ
بیج برائے تیل دار اجناس	78 کروڑ
بیج کپاس	7 کروڑ 50 لاکھ

اس پروگرام کے تحت مالی سال19-2018میں ڈی اے پی(500)،این پی(200)، ایس ایس پی(200)، ایس او پی(800)، ایم او پی(500)اور این پی کی کھادوں پر -/300روپے فی بوری سبسڈی فراہم کی گئی۔مالی سال20-2019میں بھی کھادوں پر سبسڈی فراہم کی جارہی ہے جس کے لئے حکومت پنجاب نے4۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔

براہ راست سبسڈی کا طریق کار:

کھاد کی ہر بوری میں سبسڈی واؤچر مہیا کیا گیا ہے پنجاب بھر میں رجسٹرڈ کسان واؤچر پر درج خفیہ نمبر اپنے شناختی کارڈ نمبر کے ہمراہ شارٹ کوڈ8070پر بھیج کر متعلقہ Branchless Banking Operator کی قریبی فرنچائز سے سبسڈی کی رقم وصول کر سکتا ہے۔

(ب) جی ہاں! سبسڈی حاصل کرنے کے لئے کسانوں/کاشتکاروں کا محکمہ زراعت کے پاس رجسٹرڈ ہونا ضروری ہے۔ رجسٹریشن کا طریق کار یہ ہے کہ محکمہ زراعت توسیع کا فیلڈ اسسٹنٹ جو کہ یونین کونسل کی سطح پر کام کر رہا ہے کسانوں سے گاؤں گاؤں جا کر رجسٹریشن فارم پُر کرواتا ہے جسے بعد میں تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت توسیع کے دفتر میں کمپیوٹرائز کر دیا جاتا ہے۔ جہاں تک رجسٹریشن میں آسانی پیدا کرنے کا تعلق ہے تو متعلقہ فیلڈ اسسٹنٹ گاؤں گاؤں جا کر کسانوں/کاشتکاروں کی رجسٹریشن کر رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے بلکہ کسانوں کی فنی راہنمائی کے لئے نومبر 2019سے زراعت ہاؤس لاہور میں ایکسٹینشن2.0پراجیکٹ کے تحت کال سنٹر قائم کیا گیا ہے جس پر کاشتکار اپنے زرعی مسائل کے حل کے لئے بروز سوموار تا جمعہ صبح9:99بجے تا شام5:00بجے تک 17000-0800پر کال کر رہے ہیں اور زرعی ماہرین کی ایک ٹیم زمیندار حضرات کے سوالات کے جوابات اور مختلف سکیموں سے متعلق جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے معلومات فراہم کر رہی ہے۔ ہیلپ لائن سے ہٹ کر کوئی متبادل طریق کار فی الحال زیر غور نہ ہے کیونکہ محکمہ زراعت کا عملہ پہلے ہی گاؤں گاؤں جا کر کسانوں کو مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی سے متعلق معلومات فراہم کر رہا ہے۔

ساہیوال: زرعی فارم کی زمین پر مارکیٹ بنانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3797: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی فارم ضلع ساہیوال میں تعمیر شدہ کوارٹر کتنے ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں کن کن افسران اور ملازمین کو الاٹ کئے گئے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زرعی فارم کے رقبہ پر ناجائز قابضین گھر تعمیر کر کے بیٹھے ہیں اگر ہاں تو آج تک محکمہ نے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی فارم ہذا کے مربع نمبر 11 اور لائن نمبر 3 کو نا قابل کاشت زمین بنا کر مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے اگر ہاں تو یہ کس کی اجازت سے اور کیوں تعمیر کی جارہی ہے اس کی منظوری کے کاغذات فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی فارم ساہیوال میں کل 16 رہائشیں ہیں جن میں سے آٹھ افسران جبکہ باقی آٹھ رہائشیں سٹاف کو الاٹ ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ زرعی فارم کے دو ایکڑ رقبہ پر 44 اشخاص عرصہ دراز سے گھر بنا کر بیٹھے ہیں۔ محکمہ زراعت (توسیع) ساہیوال نے متعدد بار ضلعی انتظامیہ کو لکھا ہے کہ وہ مذکورہ رقبہ خالی کروانے میں ہماری مدد کریں۔ مذکورہ اشخاص تقریباً 40 سال سے قابض چلے آرہے ہیں اور سال 2013 میں متذکرہ 44 کس قابضین کو انتظامیہ (اسسٹنٹ کمشنر ساہیوال) کی طرف سے الاٹمنٹ لیٹر جاری کر دیئے گئے جو کہ محکمہ کے زیر استعمال زمین سے الاٹمنٹ نہ ہو سکتی ہے۔ اسی سلسلے میں جناب اسسٹنٹ کمشنر و ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ چٹھی نمبری 532 بتاریخ 31.10.18، چٹھی نمبری 816 بتاریخ 13.04.19، چٹھی نمبری 872 بتاریخ 22.05.19، چٹھی نمبری 1038 بتاریخ 06.08.19، چٹھی نمبری 1060 بتاریخ 11.09.19 اور چٹھی نمبری 1122 بتاریخ 19-10-08 درخواست کی گئی ہے کہ الاٹمنٹ لیٹر منسوخ کر کے رقبہ مذکورہ خالی کروانے کے لئے محکمہ کی مدد کی جائے۔

مزید برآں جناب ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع واے آر)پنجاب نے بھی بذریعہ چٹھی نمبری F/Dev&S/12-11/337 مورخہ 02.05.2019 کمشنر صاحب ساہیوال ڈویژن ساہیوال کو درخواست کی ہے کہ مذکورہ رقبہ خالی کروایا جائے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر11 لائن نمبر3 میں کوئی مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے بلکہ مذکورہ رقبہ پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔

لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3799: محترمہ سنبل مالک حسین:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں محکمہ زراعت کے کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ج) کون کون سے علاقہ جات میں کسانوں کو سبسڈی دی گئی اورآلات سبسڈی پر فراہم کئے گئے؟

(د) ان دفاتر کے ملازمین نے یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے کاروباری حضرات کو جعلی اور غیر معیاری ادویات وکھاد فروخت کرتے پکڑا اوران کو کتنا جرمانہ کیا گیا اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) ان سے کتنا جرمانہ وصول ہوا کتنے افراد کو سزا ہوئی ودیگر جو ملزمان جعلی کھاد اور ادویات بیچتے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت کے جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

نام شعبہ	جاری منصوبہ جات
توسیع	قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم
	قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار دھان
	ایکسٹینشن سروسز2.0
اصلاح آبپاشی	قومی پروگرام برائے اصلاح کھالہ جات(فیز II پنجاب
	پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ
	منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب کا منصوبہ
	Extension Services 2.O
تحقیق	Identification of Dominant Soil Service in Punjab
پلاننگ و ایویلیوایشن	Empowerment of Kissan through Financial and Digital Inclusion (E-Credit) & Connected griculture Punjab Platform (CAPP)

(ج) لاہور کے تمام علاقہ جات میں کسانوں کو سبسڈی دی جارہی ہے اور آلات سبسڈی پر فراہم کئے جارہے ہیں۔

(د) اگست2018 سے لے کر اب تک جعلی اور غیر معیاری ادویات پر1 غیر معیاری نمونہ اور تین خفیہ چھاپہ جات کے نتیجے میں چار ایف آئی آر کرائی گئیں اور پیسٹیسائیڈ کی 27783کلوگرام / لیٹر مقدار اور79,92,518 روپے مالیت کی دوائی پکڑی گئی اور سات ملزمان کو گرفتار کرکے حوالہ پولیس کیا گیا۔

یکم اگست 2018 سے اب تک کھاد فروخت کرنے والے ڈیلر حضرات سے کھاد کے 152 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے آٹھ نمونہ جات غیر معیاری پائے گئے ان ڈیلر حضرات کے خلاف آٹھ ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

(ہ) اگست2018 کے بعد درج کروائے جانے والے بارہ مقدمات(چار جعلی اور غیر معیاری ادویات اور آٹھ غیر معیاری کھاد)ابھی تک عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ جرمانہ یا سزا کا تعین عدالت کی صوابدید پر ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں گندم اور مونجی کے بیج کی نئی دریافت سے متعلقہ تفصیلات

*3820: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور مونجی (چاول) کے سیڈز کی کون کون سی اقسام آئی ہیں ان کے نام علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) گندم اور مونجی (چاول) کے صوبہ بھر میں کتنے ریسرچ سٹیشن یا سنٹرز کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان اداروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کارکردگی بتائیں اوران کا ان پانچ سالوں کا بجٹ علیحدہ علیحدہ مدوار بتائیں؟

(د) گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں پر کنٹرول کے لئے کون کون سی زرعی ادویات متعارف کروائی کی گئی ہیں اوران زرعی ادویات کی وجہ سے گندم اور مونجی (چاول) کی فصل کی بیماریوں پر کہاں تک کنٹرول ہوا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ زراعت کے زیر سایہ تحقیقاتی اداروں نے درج ذیل گندم کی گیارہ اور مونجی (چاول) کی پانچ نئی اقسام دریافت کیں۔

اقسام گندم: اُجالا 16، اناج 17، اکبر 19، احسان 16، فتح جنگ 16، بارانی 17، فخر بھکر، بھکر سٹار، جوہر 16 گولڈ 16 اور غازی 19

اقسام مونجی (چاول) چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی، سپر باسمتی 2019 اور سپر گولڈ۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر سایہ گندم پر چار ادارے اور ایک ذیلی ادارہ جبکہ مونجی (چاول) پر ایک ادارہ اور اس کا ذیلی ادارہ کام کر رہا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے اور ذیلی ادارے کا نام اور جائے مقام	فصل پر تحقیق
1۔	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	گندم
2۔	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال بارانی ایگریکلچرل ریسرچ سٹیشن، فتح جنگ	گندم

3۔	تحقیقاتی ادارہ برائے بارانی علاقہ جات، بھکر	گندم
4۔	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	گندم
5۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالاشاہ کاکو رائس ریسرچ سٹیشن، بہاولنگر	مونجی (چاول)

(ج) ان اداروں کی پچھلے پانچ سالوں کی کارکردگی اوران کے علیحدہ علیحدہ مدوار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے گندم کی کل تین نئی اقسام متعارف کروائیں ہیں جو کہ اُجالا16، اناج17 اور اکبر19 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ(روپے)	آپریشنل بجٹ(روپے)	ٹوٹل(روپے)
2014-15	4,85,53,022	17,14,780	5,02,67,802
2015-16	5,07,89,010	65,38,000	5,73,27,010
2016-17	6,38,06,500	63,36,400	7,01,42,900
2017-18	7,02,84,880	1,90,59,350	8,93,44,230
2018-19	7,34,90,096	1,40,19,898	8,75,09,994

2۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے گندم کی کل تین نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ احسان16، فتح جنگ16 اور بارانی17 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ(روپے)	آپریشنل بجٹ(روپے)	ٹوٹل(روپے)
2014-15	9,36,56,800	1,37,05,000	10,73,61,800
2015-16	9,40,64,900	2,50,92,000	11,91,56,900
2016-17	12,60,66,250	2,89,88,300	15,50,54,550
2017-18	15,39,10,345	3,99,80,546	19,38,90,891
2018-19	16,54,41,664	3,89,83,845	20,44,25,509

3۔ تحقیقاتی ادارہ برائے بارانی علاقہ جات، بھکر

ادارہ ہذا پچھلے پانچ سالوں میں گندم کی دو اقسام فخر بھکر اور بھکر سٹار متعارف کروا چکا ہے۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	2,05,86,200	57,37,500	2,63,23,700
2015-16	2,27,33,500	52,74,000	2,80,07,500
2016-17	2,62,46,160	63,47,180	3,25,93,340
2017-18	2,95,25,965	61,56,144	3,56,82,109
2018-19	2,02,47,000	37,97,500	2,40,44,500

4۔ علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور

ادارہ ہذا پچھلے پانچ سالوں میں گندم کی تین نئی اقسام متعارف کروا چکا ہے جو کہ جوہر 16، گولڈ 16 اور غازی 19 ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	4,73,52,361	72,85,081	5,46,37,442
2015-16	5,24,55,666	87,04,599	6,11,60,265
2016-17	5,50,97,380	1,33,69,459	6,84,66,839
2017-18	6,57,23,674	1,45,16,067	8,02,39,741
2018-19	6,98,81,012	1,83,07,538	8,81,88,550

5۔ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو

پچھلے پانچ سالوں میں ادارہ ہذا نے مونجی (چاول) کی کل پانچ نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، کسان باسمتی، سپر باسمتی 2019 اور سپر گولڈ ہیں۔ ادارہ ہذا کا پچھلے پانچ سال کا بجٹ درج ذیل ہے:

سال	تنخواہ کی مد میں بجٹ (روپے)	آپریشنل بجٹ (روپے)	ٹوٹل (روپے)
2014-15	4,88,30,000	1,30,42,500	6,18,72,500
2015-16	4,95,40,940	1,49,65,009	6,45,05,949
2016-17	5,98,98,067	1,60,01,500	7,58,99,567
2017-18	5,96,32,566	1,89,69,034	7,86,01,600
2018-19	6,02,84,400	1,75,87,019	7,78,71,419

(د) محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کے تحقیقاتی ادارے اور ان کے ذیلی ادارے گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں کے خلاف جینیاتی مدافعت کے لئے کوشاں ہیں اور اس ضمن میں کئی نئی اقسام (جن کا ذکر جز (الف) میں کیا جا چکا ہے) متعارف کروائی جا چکی ہیں تاہم مندرجہ ذیل زرعی ادویات استعمال کر کے گندم اور مونجی (چاول) کی بیماریوں کے انسداد کے خاطر خواہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

- گندم کی فصل کی اہم بیماری کنگی کے شدید حملے کی صورت میں ٹیبو کونازول، پروپی کونازول، ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبو کونازول اور ٹرائی اڈیمیفون کے استعمال سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ گندم چونکہ ہماری بنیادی خوراک ہے لہٰذا اس پر ان زہروں کا استعمال ضرورت کے مطابق اور اگر بیماری کے تدارک کے لئے موسم ساز گار ہو تب کریں۔
- مونجی (چاول) کی فصل کی اہم بیماری پتوں کے جراثیمی جھلساؤ کے لئے زرعی ادویات کاپر آکسی کلورائیڈ، کاپر ہائیڈرو آکسائیڈ، سلفر اور کسوگامائی سین۔ دھان کے بھکا کے لئے ایزوکسی سٹروبن، ڈائی فینو کونازول، کسوگامائی سین، ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبو کونازول، ڈائی فینو کونازول، سلفر اور ویلیڈ امائسین + ڈائی فینو کونازول۔ اسی طرح پتوں کے بھورے دھبوں کے لئے ٹرائی فلوکسی سٹروبن + ٹیبو کونازول اور سلفر کارآمد ہیں اور ان کے استعمال سے دھان کی بیماریوں کا کامیابی سے کنٹرول ہو رہا ہے۔

فیصل آباد: ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ
شعبہ پلانٹ پیتھالوجی میں اسامیوں کی تعداد و دیگر متعلقہ تفصیلات

*3865: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب ایگری کلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ پیتھالوجی میں ڈائریکٹر کی کتنی پوسٹیں کس کس گریڈ کی ہیں ان پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ڈائریکٹر کی اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، تعلیم مع تجربہ اور گریڈ بتائیں ان میں سے کتنے officiating basis پر کام کر رہے ہیں officiating basis پر ڈائریکٹر کی اسامیوں پر تعیناتیاں کرنے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت کے پاس مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران نہیں ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان اسامیوں پر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور گریڈ کے حامل افسران کو ترقی دے کر تعینات کرنے کو تیار ہے تو کب تک جو کہ پی ایچ ڈی ہولڈرز ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے شعبہ پلانٹ پیتھالوجی میں ڈائریکٹر کی صرف ایک پوسٹ ہے جو کہ گریڈ 20 کی ہے۔ چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری سے پہلے یہ پوسٹ گریڈ 19 کی تھی۔

ڈائریکٹر کی اسامی پر تعیناتی ماہر امراض نباتات گریڈ 19 میں سے میرٹ کی بنیاد پر پروموشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔

اس اسامی پر تعیناتی کے لئے کم از کم ایم ایس سی (آنرز) پلانٹ پیتھالوجی کی تعلیم، گریڈ 17 یا اعلیٰ گریڈ میں 17 سال کا تجربہ اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تسلیم شدہ جرنلز میں شائع آٹھ مقالہ جات جن میں سے چار مقالہ جات میں پہلا نام ہونا ضروری ہے۔

(ب) اس وقت ڈائریکٹر پلانٹ پیتھالوجی کی اسامی پر جناب محمد اقبال، پلانٹ پیتھالوجسٹ تعینات ہیں جن کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	محمد اقبال
عہدہ	پلانٹ پیتھالوجسٹ
گریڈ	BS-18+SP165/-
تعلیمی قابلیت	ایم ایس سی (آنرز) ایگریکلچر
تجربہ	29 سال
موجودہ تعیناتی	بطور ڈائریکٹر Lookafter Charge پلانٹ پیتھالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد

مزید برآں چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کے بعد پلانٹ پیتھالوجسٹ (BS-18+165/-SP) کی پوسٹ پرنسپل سائنٹسٹ بی ایس۔19 میں اپ گریڈ ہو چکی ہے جس کے لئے ترمیم شدہ سروس رولز کے مطابق کیسز مکمل کئے جا رہے ہیں۔ چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کی وجہ سے ڈائریکٹر پلانٹ پیتھالوجی کی اسامی پر ریگولر تعیناتی نہ کی جا سکی۔

(ج) حکومت ڈائریکٹر کی اسامی کو پُر کرنے کو تیار ہے۔ اب چار درجاتی سروس سٹرکچر کی منظوری کے بعد سروس رولز میں ترمیم کی جا چکی ہے جس کے مطابق پروموشن کیسز مکمل کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: محکمہ زراعت میں خالی اسامیوں کی تعداد اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***3918: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں زراعت کے دفتر میں گریڈ 1 سے 15 تک کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پُر کر لی گئی ہیں مکمل تفصیل گریڈ وار بیان فرمائی جائے؟

(ب) 2018 سے آج تک گریڈ 1 سے 15 تک کی اسامیوں پر کتنی بھرتی کی گئی ہے گریڈ وار تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ج) جو بھرتی کی گی اس خالی اسامیوں کا اشتہار کون سے اخبارات میں دیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت کے افسران آپس میں ملی بھگت سے خالی اسامیوں پر بغیر اشتہار کے بھرتی کر لیتے ہیں اور بعد میں اخبار میں اشتہار دیتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) لاہور میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں گریڈ 1 تا 15 کی 1525 اسامیاں پُر ہیں اور 749 خالی ہیں۔ گریڈ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2018 سے آج تک گریڈ1 تا 15 تک کی 85اسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے گریڈ وار تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بھرتی کی گئی خالی اسامیوں کے اشتہارات درج ذیل اخبارات میں دیئے گئے ہیں۔ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 2019۔04۔10،روزنامہ"نوائے وقت"مورخہ 19۔02۔27 اور19۔01۔31، روزنامہ "ایکسپریس"مورخہ2017۔12۔14، روزنامہ "جنگ"مورخہ2017۔07۔22 ،روزنامہ "نوائے وقت "اور"صحافت" مورخہ2019۔11۔13،روزنامہ"دنیا"مورخہ2018۔01۔13،روزنامہ"جنگ "مورخہ2019۔06۔25،روزنامہ"دنیا"اور"ایکسپریس"مورخہ2017۔10۔25، روزنامہ"جنگ"مورخہ2019۔11۔20،روزنامہ "جنگ" اور" نئی بات" مورخہ2019۔11۔26،روزنامہ"نوائے وقت"،"مشرق" اور "دن"مورخہ 2020۔02۔11، روزنامہ "دنیا "اور"نوائےوقت"مورخہ 2017۔12۔21۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ تمام بھرتیاں مجوزہ قوانین کے مطابق کی جاتی ہیں۔

صوبہ بھر میں زرعی آلات پر سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3960: **محترمہ سمیرا کومل:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے زرعی آلات پر سبسڈی بند کر دی ہے سبسڈی بند کرنے کی وجہ بیان کی جائے اگر نہیں کی گئی تو رواں مالی سال20۔2019میں کاشتکاروں کو اس مد میں کتنی سبسڈی دی گئی ہے؟

(ب) اگر حکومت زرعی آلات پر سبسڈی دے رہی ہے تو کن کن الات پر سبسڈی دی جارہی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ 20۔2019 میں چاول، گنا، گندم،تیلدار فصلات اوردالوں کے مختلف قومی منصوبہ جات کے تحت کاشتکاروں کو زرعی آلات / مشینری پر 50 فیصد کے حساب سے 32 کروڑ 7لاکھ 66ہزار روپے کی سبسڈی دی جارہی ہے۔اسی طرح شعبہ

اصلاح آبپاشی کے تحت زرعی آلات پر ایک ارب80 کروڑ روپے کی سبسڈی دی جارہی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف قومی منصوبہ جات کے تحت درج ذیل زرعی آلات / مشینری پر سبسڈی فراہم کی جارہی ہے۔ رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ۔ ڈیزل انجن)، رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ۔ پٹرول / گیسولین انجن)، رائس ٹرانسپلانٹر (واک آفٹر ٹائپ)، دھان کی نرسری اگانے والی مشین، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (42بلیڈز)، واٹر ٹائٹ روٹا ویٹر (48 بلیڈز)، واٹر ٹائٹ روٹاویٹر (54۔ بلیڈز)، ڈائریکٹ سیڈنگ رائس ڈرل، ڈسک پلو، راجہ ہل، نیپ سیک پاور سپر یئر، پلاسٹک ٹریز، چیزل پلو، شوگر کین پلانٹر، ارلی ہل اپ شوگر کین ریجر، گرینولر پیسٹیسائیڈ اپلی کیٹر، زیرو ٹیلج ڈرل (13۔روز) / ہیپی سیڈر (10روز)، ڈرائی سوئنگ ڈرل / شیلوڈرل (13روز)، وتر سوئنگ ڈرل / ربیج ڈرل (13روز)، ویٹ بیڈ پلانٹر (8روز)، روٹری سلیشر، پلانٹر / ڈرل، تھریشر، کمبائن ہیڈر ایکسٹینشن اور پورٹیبل سولر اریگیشن سسٹم۔

علاوہ ازیں محکمہ زراعت (اصلاح آبپاشی) ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی، لیزر لینڈ لیولرز اور جدید نظام آبپاشی کے لئے سولر سسٹم پر سبسڈی فراہم کررہا ہے۔

ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4061: **چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع کو کتنا فنڈ مالی سال20-2019 میں فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کون کون سے شعبہ جات کام کررہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں زرعی انجینئرنگ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں اوراس ضلع میں اس شعبہ میں کون کون سی مشینری ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا کون کون سی مشینری کاشتکاروں کو کس حساب سے رینٹ پر فراہم کرتا ہے وہ کتنے روپے فی گھنٹہ کے حساب رینٹ پر فراہم کرتا ہے؟

(و) اس ضلع میں محکمہ زراعت کے کتنے فارم اور ریسرچ سٹیشن ہیں ان کا رقبہ کتنا کتنا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع بہاولنگر میں محکمہ زراعت کے 41 دفاتر ہیں اور 582 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) اس ضلع کو مالی سال 20-2019 میں -/53,05,15,877 روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے شعبہ ہائے توسیع، ریسرچ، اصلاح آبپاشی، پیسٹ وارننگ، فیلڈ، کراپ رپورٹنگ سروس اور اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ کام کر رہے ہیں۔

(د) شعبہ زرعی انجینئرنگ ضلع بہاولنگر میں 46 ملازمین تعینات ہیں اور اس شعبہ میں درج ذیل مشینری موجود ہے:

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد
1۔	بلڈوزر D50A-17 Komatsu	11
2۔	نسان لوڈر BNC-7878	01
3۔	سپروائزری وہیکل (سٹیشن ویگن) LHM-9542	01
4۔	بیڈ فورڈ ٹرک BNI-187	01
5۔	فیٹ 640 ٹریکٹر نمبر 957279	01
6۔	فورڈ 4600 ٹریکٹر نمبر 247350	01
7۔	ہینڈ بورنگ پلانٹ "10 قطر	02
8۔	الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر	01

(ہ) ضلع بہاولنگر میں رینٹ پر فراہم کی جانے والی مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام مشینری	رینٹ فی گھنٹہ
بلڈوزرز (11)	1۔ -/560 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 12-1/2 ایکڑ تک ہے۔ 2۔ -/100 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 12-1/2 ایکڑ سے 25 ایکڑ تک ہے ڈیزل کسان فراہم کرے گا۔ 3۔ -/650 روپے فی میٹر گھنٹہ برائے کسان جس کا رقبہ 25 ایکڑ سے زائد ہے۔ ڈیزل کسان فراہم کرے گا)۔
ہینڈ بورنگ پلانٹ	11.00 روپے فی فٹ
الیکٹریکل ریزسٹیویٹی میٹر	3900 روپے فی سروے

(و)

1. رائس ریسرچ سٹیشن، بہاولنگر۔ کل رقبہ34ایکڑ ہے۔
2. اڈاپٹیو ریسرچ سٹیشن بہاولنگر۔ اس کا اپنا کوئی رقبہ نہیں ہے۔

بہاولپور: محکمہ زراعت کے دفاتر اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4068: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) محکمہ زراعت کا بہاولپور میں کوئی ریسرچ فارم یا انسٹیٹیوٹ ہے تو وہ کہاں پر چل رہا ہے اور اس کا رقبہ کتنا ہے اور اس میں کس فصل یا پھل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ج) اس محکمہ کا بہاولپور میں کتنا رقبہ کہاں کہاں ہے؟

(د) اس محکمہ کے اس ضلع میں گریڈ 17 اور اوپر کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) مالی سال20۔2019 میں اس ضلع کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(و) اس محکمہ کے تحت کون کون سے منصوبہ جات اس ضلع میں چل رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے تحت چلنے والے ریسرچ فارمز / انسٹیٹیوٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ شعبہ ریسرچ

نمبر شمار	ادارے کا نام	پتا	رقبہ (ایکڑ)	فصل / پھل کا نام جس پر ریسرچ کی جاتی ہے
1۔	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	گلبرگ روڈ، ماڈل ٹاؤن اے، بہاولپور	178	گندم، رایا، جوار، باجرہ، سبزیات، مونگ اور چنے
2۔	کاٹن ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	45	کپاس

3۔	ہارٹیکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	50	کھجور، بیر اور انار
4۔	آئل سیڈ ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	29	سرسوں، رایا، سورج مکھی، تل، ارنڈ اور سافلاور
5۔	ایگرانومک ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	25	کپاس، گندم اور چارہ جات
6۔	ایگریکلچرل ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	42	گوارہ
7۔	ویجیٹیبل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	20	میتھی، پالک، مولی، دھنیہ، پیاز و ٹماٹر ٹرائل، بھنڈی توری، کریلہ، گھیا کدو
8۔	انٹومالوجیکل ریسرچ سب سٹیشن، بہاولپور	ایضاً	-	کپاس، آم، بیر، گندم اور سرسوں کے نقصان دہ کیڑوں پر تحقیق
9۔	پیسٹیسائیڈ کوالٹی کنٹرول لیبارٹری، بہاولپور	ایضاً	3	زرعی ادویات کا تجزیہ اور تحقیق کی جاتی ہے۔
10۔	تجزیہ گاہ زمین و پانی برائے ریسرچ، بہاولپور	ایضاً	6	مٹی و پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

2۔شعبہ توسیع کے زیر انتظام زرعی فارم

نمبر شمار	ادارے کا نام و پتا	رقبہ (ایکڑ)
1۔	گورنمنٹ زرعی فارم (توسیع) بہاولپور	99
2۔	گورنمنٹ گارڈن بھیری والا بہاولپور	25
3۔	گورنمنٹ گارڈن خیر پور ٹامیوالی، بہاولپور	16
4۔	گورنمنٹ شرب نرسری بہاولپور	10

اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ شعبہ توسیع کے زیر انتظام زرعی فارمز ریسرچ مقاصد کے لئے نہیں ہیں۔

(ج) بہاولپور میں محکمہ زراعت کے رقبہ سے متعلق تفصیل جز (الف) میں دے دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں گریڈ17 اور اوپر کے 119 ملازمین تعینات ہیں، نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال20-2019 میں اس ضلع کو -/61,86,14,681روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(و) اس محکمہ کے تحت درج ذیل منصوبہ جات اس ضلع میں جاری ہیں:

شعبہ	نام منصوبہ جات
1-توسیع	1۔ ایکسٹینشن سروسز 2.0 (سائل سیمپلنگ، واٹر سیمپلنگ، کسان رجسٹریشن) 2۔ تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ سورج مکھی، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی) 3۔ گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ گندم، بیج کی رعائتی قیمت پر فراہمی، زرعی آلات گندم، جپسم کی رعائتی قیمت پر فراہمی) 4۔ کماد کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (نمائشی پلاٹ کماد، زرعی آلات کماد)
2۔ تحقیق	1. PARB Project 904 "Nutrition enhancement of crops, fruits, vegetables and their products under climate change scenario". 2. PARB Project 911 "Diversification of cropping by promition of Wheat, Sohanjna, Castor Bean Taramera, Mustard, Pear Millet and Sesame in lesser Cholistan." 3. ADP Project "Commissioned Research for Development of Cotton Seed" 4. ADP Project "Establishment of Tissue Culture Lab at HRS and Provision of Missing Facilities at RARI, Bahawalpur." 5 . Extension Services .2O
3۔ اصلاح آبپاشی	1۔ پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ 2۔ قومی منصوبہ برائے اصلاحِ کھالہ جات (فیز II) پنجاب 3۔ منافع بخش زراعت کے فروغ کے لئے ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب
4۔ کراپ رپورٹنگ سروس	پنجاب فصل بیمہ (تکافل) پروگرام

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں کپاس کی فصل کے لئے بیج کے کاشت کے دورانیہ سے متعلقہ تفصیلات

919: محترمہ شازیہ عابد: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کپاس کا BT سیڈ کب سے کاشت کیا جا رہا ہے اوراس سے پہلے کون سا بیج کاشت کیا جاتا تھا؟

(ب) اس سیڈ پر موسمی لحاظ سے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟

(ج) BTسیڈ کی فی ایکڑ کتنی پیداوار ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) صوبہ پنجاب میں کپاس کاBTسیڈ 05-2004 سے کاشت کیا جارہا ہے تاہم بی ٹی کپاس کی کاشت کی باقاعدہ منظوری 2010 میں ہوئی۔ اس سے پہلے روایتی (نان بی ٹی) اقسام کاشت کی جاتی تھیں۔

(ب) موسمی تبدیلی کی وجہ سے خاص طور پر درجہ حرارت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے جس سے کپاس کی فصل پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ کپاس پر موسمی تبدیلی کے اثرات میں پھل کا گرنا، ضرر رساں کیڑوں اور بیماریوں میں اضافہ ہونا شامل ہے۔ خاص طور پر سفید مکھی اور گلابی سنڈی کا حملہ بھی شدت اختیار کر گیا ہے جس سے مجموعی طور پر کپاس کی پیداوار میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔

(ج) گزشتہ سال صوبہ پنجاب میں BTسیڈ کی اوسط پیداوار 18 من فی ایکڑ ریکارڈ کی گئی ہے جبکہ مختلف زمیندار 10 من سے 40 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔

صوبہ بھر میں کپاس کی فصل کی جنیاتی طور پر کاشت اور رحیم یار خان میں اس کے نتائج کی تفصیلات

985: سید عثمان محمود: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال2010 میں نیشنل بائیو سیفٹی کمیٹی نے جنیاتی طور پر کپاس کی فصل کی منظوری دی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بھر میں مذکورہ بالا فصل کہاں کہاں سال19-2018 میں کاشت ہوئی نیز رحیم یار خان میں مذکورہ فصل سے کیا نتائج اور فوائد حاصل ہوئے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں سال19-2018 میں بی ٹی کپاس کل کاشتہ کپاس کے بالترتیب 94.08 فیصد اور 93.30 فیصد رقبہ پر کاشت کی گئی ہے۔ مذکورہ عرصہ میں یہ فصل کپاس پیدا کرنے والی ڈویژنوں (ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان اور ساہیوال) کے تمام اضلاع جبکہ سرگودھا ڈویژن کے سرگودھا، میانوالی اور بھکر اضلاع، فیصل آباد ڈویژن کے فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور جھنگ اضلاع اور لاہور ڈویژن کے ضلع قصور میں کاشت کی گئی۔ ضلع رحیم یار خان میں مذکورہ فصل کے کاشتہ رقبہ اور پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کاشت رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (گانٹھوں میں)	پھٹی پیداوار) من فی ایکڑ)
2018	4لاکھ 8ہزار	6لاکھ 73 ہزار550	21.23
2019	5لاکھ 27ہزار	8لاکھ 48 ہزار280	20.70

ضلع رحیم یار خان میں خالی اسامیوں کی تعداد اور زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

1004: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے ضلع رحیم یار خان میں سال 17-2016 اور18-2017 میں زراعت کی ترقی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور کون کون سی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کی خریداری کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) ضلع مذکورہ میں کس کس سکیل کی کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور کب تک پُر کر دی جائیں گی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں مذکورہ عرصہ کے دوران زراعت کی ترقی کے لئے کئے گئے اقدامات اور خریدی گئی مشینری کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مشینری کی خریداری کے لئے-/3,76,75,000روپے کا فنڈ جاری کیا گیا جس میں سے-/3,62,21,000روپے خرچ ہوئے۔

(ج) مذکورہ ضلع میں سکیل 1 سے سکیل 19 تک کی کل 261 اسامیاں پچھلے کچھ عرصہ سے خالی ہیں۔ تمام خالی اسامیوں پر بھرتی حکومت پنجاب کے احکامات اور قوانین کے مطابق جلد کر دی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اگلے دن وی عرض کیتی سی۔ وبا دے حوالے نال ساڈے ہاؤس دے کافی سارے ممبران دا کورونا ٹیسٹ پازیٹو آیا اے۔ اللہ تعالیٰ اونہاں ساریاں نوں صحت دیوے تے اوہ واپس ساڈے وچ تشریف لے آون۔ پنجاب دے اندر ایسے طرح جیہڑے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس اور لوک وی سارے بڑے بُری طرح متاثر نیں۔

جناب سپیکر! میری اگلے دن وی جناب نوں گزارش ایہی سی کہ ایس موقع دے اوتے اگر ساڈے وزیر اعلیٰ ہاؤس وچ تشریف لے آندے اور ایس وقت موقع وی اے تے دستور وی اے کیونکہ ساڈی اپوزیشن دی طرفوں کُج وی نئی سی ہونا تے اسیں وی حلقیاں وچ جا کے دس سکدے کہ اسیں وی وزیر اعلیٰ دی زیارت کیتی اے۔ اک طویل غیر حاضری توں بعد اونہاں تشریف لے کے آنی سی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وہ تشریف لارہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہن تے ایہہ وی فائدہ اے کہ تسی کسی نوں وی ماسک پوا کے لے آؤ جی۔ اساں تے کرسی تے بیٹھا ہی ویکھنا اے کہ جی اوہ وزیر اعلیٰ اے جی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جس ویلے وزیر اعلیٰ آون گے اسیں اک واری ماسک لوا کے تہانوں وکھادیاں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہ وی ہووے لیکن ساڈا مقصد ایہہ ہے کہ اسیں وی ایس کرسی دیاں رونقاں ویکھیے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جی، انشاءاللہ جلدی ہی ویکھو گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تے اونہاں دی ایس ہاؤس دے وچ جیہڑی involvement اے۔ ساڈی گزارش اہ ہے کہ ساڈے وزیر اعظم جناب عمران خان کہندے سن کہ results توقع توں گھٹ آرے نیں۔ تے میں ہن پوچھنا چاہندا ساں کہ میرے خیال وچ اک لکھ کورونا دے مریضاں دی تعداد ہو گئی اے۔ تے اموات دو ہزار توں ودھ گیاں نیں تے اونہاں دیاں ہن توقعات پوریاں ہویاں نیں یا اجے مزید چاہید دیاں نیں۔ ساڈے اضلاع دے اندر ایہہ پوزیشن اے کہ ہسپتالاں دے وچ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پہلے عرض کرلاں۔ اگلے دن وی میں گل کرن لگا ساں کہ پچھلے سیشن وچ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری اپوزیشن کے ساتھ یہ بات طے ہوچکی ہے کہ ہم ہیلتھ پر general discussion رکھ رہے ہیں تو اس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا جبکہ جواب دینے والا کوئی نہ ہو۔ جب ہیلتھ منسٹر صاحبہ موجود ہوں تو یہ بات کریں تاکہ وہ ان کی بات کا جواب بھی دیں میں اس لئے گزارش کررہا ہوں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں کوئی سوال نئی کرریا جندا کوئی جواب درکار اے۔ ایس سیشن وچ تے ایس pandemic توں علاوہ کوئی دوجی گل ہی نئ ہونی چائیدی سی۔ ایتھے ہیلتھ منسٹر صاحبہ نوں موجود ہونا چائی داسی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضٰی! وہ اس پر general discussion رکھ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! اج وی general discussion وچ اورنج لائن ٹرین رکھی گئی اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضٰی! جی، آج اورنج لائن ٹرین پر general discussion رکھی گئی ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! گزارش ایہہ ہے کہ ساڈے اضلاع دے اندر کوئی MO وی مریض نہیں دیکھ ریا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! ہیلتھ پر کب general discussion رکھ رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! اسی آنے آں کہ بحث ہوندیاں تک اسی کتے late نہ ہو جایئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): سید حسن مرتضٰی! تسی late نئی ہوندے او تسی کل ہی بحث رکھ لو۔

جناب سپیکر! یہ کل ہی general discussion رکھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہماری اپوزیشن کے ساتھ یہ بات طے ہوئی ہے کہ وہ اپنی priority بتائیں کہ وہ کس ڈیپارٹمنٹ کی general discussion کس دن رکھنا چاہتے ہیں ہم وہ رکھنے کے لئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! آپ آپس میں بیٹھ کر اس کو طے کر لیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ایہہ کل دا دن رکھ لیون۔ میں اگلے دن ایگریکلچر تے بحث رکھن لئی آکھیا سی تے اج وزیر وی سن اگر فوڈ ایگریکلچر تے اج بحث ہو جاندی تے ٹھیک سی لیکن اینہاں اورنج لائن ٹرین تے general discussion رکھ لتی اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضٰی! آپ، جناب سمیع اللہ خان اور باقی ساتھی مل بیٹھ کر سارا پلان دے دیں۔ اب ہم آگے چلتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں میاں جلیل احمد نے کوئی بات کرنی تھی۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری بڑی ایک اہم بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ جس طرح ہاؤس میں کوشش کرتے ہیں۔ پچھلے سیشن میں بھی جو کام محکمہ تعلیم کا کتابوں کے حوالے سے تھے اس پر بھی آپ نے initiative لیا اور ہم نے اس کو appreciate بھی کیا، اسی طرح پنجاب PEF کا initiative بھی آپ نے لیا تھا آپ نے ان سے ملاقات بھی کی تھی میں نے بار بار پوائنٹ آؤٹ بھی کیا تھا کہ ان کے لئے ہاؤس کمیٹی بنا کر ٹائم رکھ دیں تو اس حوالے سے کوئی ٹائم رکھا گیا اور نہ ہی کوئی کمیٹی بنائی گئی تو کل وہ 10 ہزار سے زائد لوگ یہاں پر احتجاج کرنے آرہے ہیں کیونکہ ان کو رمضان میں پیسے ملے، عید پر کوئی پیسے ملے ہیں اور نہ ہی اب ان کو کچھ مل رہا ہے تو جناب نے پچھلے اجلاس میں بھی کہا تھا کہ اس کے لئے فوری طور پر ہاؤس کی کمیٹی بنا دی جائے تو میری آپ سے درخواست ہے کہ آج ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں۔ اُس وقت میں نے ایک اور چیز پوائنٹ آؤٹ کی تھی جس کا آپ نے نوٹس لیا تھا۔ سکولوں میں بچے تو نہیں جا رہے لیکن انتظامیہ کے لئے انہوں نے صرف دو دن مخصوص کئے ہوئے ہیں جبکہ دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ online classes لی جائیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جب سکولوں میں ایڈمنسٹریشن نہیں جائے گی تو پھر online classes کس طرح ہوں گی؟ یہ تو واضح تضاد ہے۔ آپ نے جو standards of education رکھے ہوئے وہ دن بدن down ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ اس بابت فوری طور پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنادی جائے کیونکہ محکمہ تعلیم تو کوئی کام نہیں کر رہا۔ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کمیٹی میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے معزز ممبران شامل ہوں اور یہ کمیٹی اس بابت کوئی فوری فیصلہ کرے۔ مہربانی کر کے آج ہی یہ کمیٹی announce کر دی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! پچھلے اجلاس میں ایجوکیشن کے حوالے سے بات ہوئی تھی اور آج بھی رانا مشہود احمد خان نے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ آپ اس معاملے کو دیکھ لیں۔ اس بابت کوئی عملی کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اساتذہ کو تنخواہیں نہیں مل رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میاں جلیل احمد! آپ جلدی سے بات کر لیں۔

میاں جلیل احمد: جناب سپیکر! ایک تو نہایت ضروری بات یہ تھی کہ کورونا پر بحث رکھی جائے اور وزیر قانون نے پہلے ہی فرمادیا ہے کہ کورونا پر discussion ہو گی لیکن میں ان کی خدمت میں یہ facts عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً تمام سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز ڈیوٹی نہیں دے رہے وہاں پر صرف نرسیں ڈیوٹی دیتی ہیں اور اگر کوئی مریض نیچے گر جاتا ہے تو وہ وہیں پر اڑھائی اڑھائی، تین تین گھنٹے پڑا رہتا ہے اور اسے کوئی اُٹھاتا نہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ اور وزیراعظم کے اُوپر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ سب سے پہلے ان مریضوں کا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جو مریض اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے اس کی تدفین نہایت توہین آمیز طریقے سے ہو رہی ہے جو کہ انتہائی تکلیف دہ عمل ہے۔ میں نے ایم ایس میو ہسپتال اور ایم ایس شیخوپورہ ہسپتال سے اس بارے میں بات کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو فوت ہو جائے اس کی باوقار طریقے سے آبائی قبرستان میں تدفین کرنے دیں۔ اگر ایس او پی کے تحت ایک ہزار بندے بھی جنازہ پڑھنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو فوت ہونے والے آدمی کی فیملی کو بھی اس کے جنازے میں شریک نہیں ہونے دیتے۔ پولیس لاش کو اس طریقے سے لے کر جاتی ہے جیسے کہ وہ کسی دہشت گرد کی لاش ہو۔ یہ دونوں چیزیں انتہائی اہم اور فوری توجہ طلب ہیں۔

جناب سپیکر: میاں جلیل احمد! جب کورونا کے حوالے سے ایوان میں بحث ہو گی تو اس وقت آپ یہ سارے پوائنٹس بیان کر لیجئے گا۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان نے جو بات کی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس بابت آج ہی آپ کوئی فیصلہ فرما دیں۔ جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی تو اس میں بھی یہ issue زیر بحث آیا تھا اور آپ نے ہمیں یقین دہانی کروائی تھی۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ بے فکر رہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ! اس بابت ضروری ہدایات دیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ ہم اس حوالے سے ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ delay ہو رہا ہے لہٰذا آپ مہربانی کر کے آج ہی اس کی کمیٹی بنا دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرتے ہیں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 510 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں ایجوکیشن کے حوالے سے بھی ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اس کو رہنے دیں۔ آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کو پڑھیں۔

تھانہ مناواں لاہور کی حدود میں شہری کا قتل

510: محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" نیوز مورخہ 4۔اپریل 2020 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ مناواں کی حدود میں نامعلوم موٹر سائیکل سوار مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے عابد نامی شہری کو قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا ہے، اس میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا اور اس واقعہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ سرزد ہوا اور اس کی ایف آئی آر نمبر 422/20 مورخہ 02-04-2020 بجرم 302/34 ت پ تھانہ مناواں لاہور میں درج ہو چکی ہے۔اس میں کل چار افراد کو نامزد کیا گیا تھا جن میں سے تین افراد نے ضمانت قبل از گرفتاری کروائی اور اس کے بعد وہ روپوش ہو گئے۔چونکہ ایک ملزم نے ضمانت قبل از گرفتاری نہیں کروائی تھی تو اس کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور وہ اس وقت پولیس کی حراست میں ہے۔جو ملزمان مفرور ہوئے ہیں ان کے خلاف دفعہ 87/88 کی کارروائی عمل لائی جا رہی ہے۔اخبار میں اشتہار آ چکا ہے۔اس کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ان ملزمان کو اشتہاری قرار دے کر دفعہ 87/88 کے تحت ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا ہے، اس میں ملوث کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا اور اس واقعہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ وزیر قانون نے اس کا جواب دے دیا ہے لیکن اگر ان کے پاس مزید تفصیل ہے تو اسے میرے ساتھ share کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تفصیل دے چکا ہوں اگر کوئی مزید تفصیل چاہئے تو میں محترمہ حنا پرویز بٹ کو وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: چونکہ وزیر قانون نے اس توجہ دلاؤ نوٹس کا تفصیل سے جواب دے دیا ہے لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 520 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

جڑانوالہ کے شہری کے گھر ڈکیتی

520: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30۔اپریل 2020 اور یکم مئی 2020 کی درمیانی رات کو چک نمبر 266 ر۔ب کھرڑیانوالہ، تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے رہائشی محمد ذکریا ولد عبدالرحمان کے گھر 25/30 کس نامعلوم مسلح ہائے کلاشنکوف و پسٹل داخل ہوئے اور اہلخانہ کو یرغمال بنا کر ہزاروں روپے مع سونا او دیگر قیمتی سامان لوٹ کر لے گئے اور اہلخانہ کو تشدد کا نشانہ بنایا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس واردات کا مقدمہ نمبر 516/20 تھانہ کھرڑیانوالہ میں درج ہوا ہے۔ پولیس ان 25/30 کس ملزمان میں سے ابھی تک کسی ایک کو بھی گرفتار نہیں کر سکی۔ ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز یہ کب تک گرفتار ہوں گے اور ان سے مال مسروقہ بر آمد کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 516/20 بتاریخ 01-05-2020 بجرم 395 ت پ تھانہ کھرڑیانوالہ درج ہو چکا ہے۔ اس مقدمہ میں کسی کو نامزد نہیں کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ ایک blind incident تھا تو اس کی تفتیش کے دوران مختلف ریکارڈ یافتگان کو interrogate کیا گیا ہے جن کی میرے پاس فہرست موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ساتھ یہ فہرست share کر لوں گا۔اس حوالے سے geofencing بھی کروائی گئی ہے اور geofencing کے مطابق جو نمبرز ہمیں ملے ہیں ان لوگوں کو بھی investigate کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے، یہ درست ہے کہ ابھی تک اس مقدمہ میں کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا۔ مدعی کی تسلی کے لئے اور اس مقدمہ کو حتمی شکل دینے کے لئے دو ٹیمیں بنائی جا چکی ہیں۔ایک ٹیم ایس ایچ او کھرڑیانوالہ اور دوسری ٹیم ایس ایچ او ستیانہ کی زیر سرپرستی کام کر رہی ہے۔اس کا نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہے۔یہ دونوں ٹیمیں انوسٹی گیشن کر رہی ہیں جیسے ہی کوئی ملزم گرفتار ہو گا تو مقدمہ یک سو کر کے انشاءاللہ برآمدگی بھی کروائی جائے گی لیکن فی الحال اس مقدمہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس میں گزارش کرنی چاہوں گا کہ تھانہ کھرڑیانوالہ اور ستیانہ کے متعلقہ SHO's کے حوالے سے ایس پی رینک کا کوئی انوسٹی گیشن آفیسر لگایا جائے کیونکہ اس مقدمے کو درج ہوئے تقریباً ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے اور پولیس کی کارکردگی یہ ہے کہ ابھی تک کوئی بھی ملزم گرفتار نہیں ہو سکا۔اس واردات میں تیس کے قریب لوگ آکر ڈکیتی کرتے ہیں، لوگوں کو مارتے، پیٹتے، تشدد کا نشانہ بناتے ہیں، عورتوں کو بھی مارتے ہیں اور پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں اسی توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق دوسری بار آواز اُٹھائی جا رہی ہے اُس کے باوجود ابھی تک کوئی خاطر خواہ کارروائی نظر نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری گزارش ہو گی کہ مہربانی کر کے ایس پی رینک کے افسر اس مسئلے کو take up کرے تاکہ ملزمان جلد از جلد گرفتار ہو سکیں اور یہ واردات اپنی نوعیت کی کوئی پہلی واردات نہیں ہے اس سے پہلے بھی اس طرح کی بہت وارداتیں فیصل آباد شہر اور ضلع کے اندر بھی ہو چکی ہیں۔50/50, 40/40, 30/30 ڈکیت آکر اہل خانہ کو باندھ کر تشدد کا نشانہ بناتے ہیں اور لوٹ کر فرار ہو جاتے ہیں تو یہ کون سا ایسا gang ہے جس تک پولیس پہنچ نہیں پا رہی؟ وزیر قانون یہ چیز بھی ensure کرا دیں کہ اس gang کو کب تک گرفتار کر لیا جائے گا؟

جناب سپیکر: آپ کا خیال ہے کہ اس واردات کا انوسٹی گیشن لیول بڑھایا جائے کہ ایس پی لیول رینک کا افسر اس واردات کی انوسٹی گیشن کرے تا کہ یہ gang پکڑا جائے۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ اگلے چوبیس گھنٹوں میں کسی ایس پی کی سربراہی میں تفتیشی ٹیم بنا دی جائے گی اور میں انہیں یہ ہدایت بھی کروں گا کہ معزز ممبر کو تفتیش سے آگاہ بھی کرتے رہیں گے لیکن ہماری طرف سے اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی،اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر527 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر528 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

حجرہ شاہ مقیم میں دس سالہ بچی سے زیادتی اور قتل

528:جناب محمد ارشد ملک: کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "اب تک" نیوز چینل مورخہ 27۔مئی2010 کی خبر کے مطابق حجرہ شاہ مقیم، تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ کے نواحی گاؤں اعوان اُتار میں دس سالہ سویرہ نامی بچی کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیااور نعش کو کھیتوں میں پھینک دیا گیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا تو کن افراد کے خلاف اور کیا اس واقعہ میں کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی؟اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رُونما ہوا اور اس کا مقدمہ نمبر 20/469 مورخہ 2020-05-27 بجرم 376/302 تھانہ حجرہ شاہ مقیم درج ہوا۔ مقدمہ ہذا میں ایک کس ملزم محمد ندیم ولد محمد جمیل کو اسی روز بھاگتے ہوئے عوام الناس نے پکڑ الیا اور حوالہ پولیس کیا۔ دوران تفتیش ملزم کو گنہگار پا کر حوالات جوڈیشل

بھجوا کر چالان مکمل کیا جا رہا ہے۔DNA کرا کر پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور بھجوایا گیا ہے اور رپورٹ کا انتظار ہے۔ رپورٹ موصول ہونے پر چالان مکمل کر لیا جائے گا۔ شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا اندوہناک واقعہ پیش آیا جس کی ایف آئی آر بھی درج ہوئی اور آپ اس وقت lawlessness کی حالت دیکھیں کہ ایک ہی دن میں یہ چار توجہ دلاؤ نوٹس آئے ہیں تو یہ حکومت کی رُوداد بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنی بات کریں باقیوں کو چھوڑ دیں یعنی اگر تو آپ چاہتے ہیں کہ اس کیس کا کچھ بنے تو پھر آپ اس پر focus کریں۔ اگر اجلاس میں لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو گی تو آپ اُس کے اوپر ضرور بات کر لینا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس کا طریق کار ہوتا ہے کہ ایک specific issue پر بات کی جاتی ہے انہوں نے ایک issue اُٹھایا میں نے اُس کا جواب دیا۔ یہ واقعہ ہوا اُس پر ایف آئی آر درج ہوئی، ملزم گرفتار ہو گیا تو یہ اور کون سا انصاف چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں صرف یہ assurance لینا چاہتا ہوں کہ جن کی بچی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا ہے اُن کو کب تک انصاف ملے گا؟ اس کا کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اُس کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا؟

جناب سپیکر: یہ مقدمہ چالان مکمل ہونے کے بعد عدالت جائے گا تو پھر ہی پتا چلے گا کہ کتنا ٹائم لگتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک تھوڑا سا جذباتی ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے جو issue اُٹھایا تھا اُس کا تسلی بخش جواب مل گیا لیکن اس کے باوجود میں یقین دلاتا ہوں کہ جیسے فرانزک رپورٹ آ جائے گی ہم چالان پیش کر دیں گے۔ آگے عدالت کی صوابدید ہے وہ کیا فیصلہ کرتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 527 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل صادق آباد کے رہائشی کا قتل

527:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ کوٹ سبزل تحصیل صادق آباد کے رہائشی غضنفر محمود چھٹہ نامی شہری کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا جس کا مقدمہ نمبر 20/21 درج ہوا۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں اب تک پولیس نے کیا کارروائی عمل میں لائی ہے کیا ملزمان گرفتار ہوئے، نہیں تو کیوں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا۔ FIR 20/21 بجرم 302/34/109 ت پ تھانہ کوٹ سبزل ایف آئی آر کی نقل میرے پاس موجود ہے۔ مقتول اور ملزمان آپس میں پانچ سگے بھائی ہیں اور ایک ان کا بھتیجا ہے جن میں دو ملزمان فیاض اور پرویز گرفتار ہوئے ہیں جن سے آلہ قتل برآمد کر کے چالان عدالت میں پیش کیا گیا ہے جبکہ ناصر جاوید اور ظفر جن کو مدعیہ نے زیر دفعہ ایک 109 ت پ مشورہ میں نامزد کیا تھا جو کہ دوران تفتیش بے گناہ ہوئے جن کو خانہ نمبر 2 میں چالان عدالت کیا گیا ہے اور مدعیہ کی خواہش پر مقدمہ کی تفتیش ڈی پی او، رحیم یار خان نے جاوید اختر ڈی ایس پی / ایس ڈی پی او، سرکل سٹی جتوئی ضلع رحیم یار خان کے پاس بھجوائی ہے اور انشاءاللہ مدعیہ کی ہر طرح سے حق رسی کی جائے گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جیسے وزیر قانون نے بتایا ہے کہ مقتول اور ملزمان سگے بھائی ہیں اور اُن کا ایک بھتیجا ہے۔

جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق اُس بھتیجے کو چالان کیا گیا ہے جبکہ مقتول کے بھائی گرفتار ہیں اور نہ ہی اُن کو چالان کیا جا رہا ہے۔ جیسے ہماری تفتیش کا روایتی طریق کار ہے کہ جن کو پولیس بے گناہ سمجھتی ہے اُن کی گرفتاری بھی نہیں ڈالتی اور انہیں تھانے سے ہی فارغ کر دیا جاتا ہے اس مقدمہ میں بھی اسی طرح ہی ہوا ہے۔ مقتول کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اگر آپ کہیں تو

میرے پاس اُن بچوں کی تصاویر ہیں میں جناب کو دے سکتا ہوں۔ اُن بچوں کی پراپرٹی کو بھی وہ ہڑپ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری گزارش ہے کہ اگر وہ on the floor of the House, ensure کرادیں کہ اُن کے ساتھ انصاف بھی ہو گا اور اُن کی پراپرٹی اور اُن کے حقوق متاثر نہیں ہوں گے تو ان کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! ڈی پی او صاحب سے بات کر کے یہ ensure کرادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پانچ بھائی تھے ایک قتل ہو گیا اور باقی چار بھائیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ ان میں سے دو آدمیوں کا چالان کیا گیا ہے، ان کے بھتیجے اور دوسرے دو آدمیوں کو بھی خانہ نمبر 2 میں ساتھ چالان کروایا جا رہا ہے لیکن جس طرح سید حسن مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس کا بالکل انصاف ہونا چاہئے تو مدعیہ کی خواہش پر اُن کے اپنے نامزد کردہ ڈی ایس پی کو تفتیش سونپی گئی ہے۔ ہم اس تفتیش کی رپورٹ کا بھی انتظار کر لیتے ہیں لہٰذا اُن کی finding کے مطابق ہم عملدرآمد کریں گے اور دوسرا میں ڈی پی او کو آج ہی ہدایت کروں گا کہ مدعیہ کو ہر قسم کی سکیورٹی فراہم کی جائے، ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ہو اور نہ ہی زبردستی اس کی جائیداد کو چھیننے کی کوشش کی جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسے جناب محمد بشارت راجہ نے فرمایا ہے اُن کا بہت شکریہ لیکن اگر ڈی پی او صاحب خود اس کو دیکھ لیں اور اس کی رپورٹ اسمبلی بھجوا دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے تو وہ ایسے ہی کر لیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 240/20 جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ٹاؤن کمیٹیماموں کانجن میں
سیوریج کی صفائی کے لئے مشینری کی عدم دستیابی

جناب محمد صفدر شاکر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔104 ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی پائپ لائن کی صفائی کے لئے کوئی بھی اچھی مشینری دستیاب نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے سڑکوں، گلیوں، محلوں میں سیوریج کا گندا پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے عوام کو سخت مشکلات پیش آتی ہیں اور خطرناک بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ بہتر مشینری نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج کا نظام بہتر نہیں ہے۔ پہلے ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن کو پانچ کروڑ کی گرانٹ دینے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی جس کے منصوبے میں سیوریج کی مشینری Combined Sewer Suction and Jetting Unit بھی شامل تھیں اور وہ گرانٹ بھی ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں نہ دی گئی لہٰذا میری یہ پُرزور اپیل ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ماموں کانجن میں سیوریج کی اچھی مشینری مہیا کی جائے تاکہ آئے روز یہ مسئلہ ختم ہو سکے۔ استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر نے جواب دینا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ نہیں بلکہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ وصحت پنجاب 2020

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020.

MR SPEAKER: The Punjab Occupational Safety and Health (Amendment) Bill 2020 has been introduced and it is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within two months.

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ مختصر بات کر لیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب میں نارووال کے ڈی پی او کے دفتر گیا تو وہاں اس نے میرے ساتھ ناروا سلوک کیا ہے۔ میں نے اس کے خلاف تحریک استحقاق جمع کروائی ہے لیکن ابھی تک take up نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میڈیا نے بھی دکھایا کہ میرے ساتھ اس نے بہت بُرا سلوک کیا ہے لہٰذا میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی تحریک استحقاق ہمارے پاس آئی ہی نہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے جمع کروادی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسے چیک کر لیتے ہیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! مہربانی کر کے جلدی take up کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں جناب عنایت اللہ لک سے کہتا ہوں کہ جلدی اس کا process کر لیا جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

بحث

اورنج لائن میٹرو ٹرین اور اس کے کرایہ کے تعین پر عام بحث

جناب سپیکر: جی، اب Orange Line Metro Train and fixation of its fare کے حوالے سے بحث کا آغاز کیا جاتا ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move for discussion on Orange Line Metro Train and fixation of its fare.

جناب سپیکر: اس بحث میں جو ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اس پر بحث کا آغاز کریں گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس protest کے ساتھ بات کرنا شروع کروں گی کہ اس ملک میں کورونا وائرس اور ٹڈی دل کے حالات کے پیش نظر یہاں seriousness یہ ہونی چاہئے تھی کہ پہلے کورونا وائرس پر بحث کی جاتی۔

جناب سپیکر! پچھلی بار جب ہم نے اجلاس requisite کیا تھا تو بحث کو wind up کئے بغیر اجلاس ختم کر دیا گیا تھا اور ہمیں آج تک نہیں پتا کہ ہماری گمشدہ وزیر صحت کی کورونا کے حوالے سے کیا پالیسی ہے کیونکہ روز بروز لوگ اس بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔ بہر حال آپ نے اورنج لائن

ٹرین پر بحث کو ایجنڈے پر رکھا ہے لہٰذا میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کروں گی۔ لاہور اورنج لائن ٹرین ایک ایسا بدقسمت پراجیکٹ ہے جس کی مختلف ادوار کے اندر feasibilities، ریسرچ اور تمام معاملات کی study کے بعد شروع کیا گیا لیکن عجیب اتفاق ہے کہ تحریک انصاف کی حکومت جب حکومت میں نہیں تھی تب بھی وہ اس پراجیکٹ کے خلاف عدالتوں میں گئی اور مختلف حیلے بہانے تلاش کئے گئے تاکہ اس پراجیکٹ کو رکوایا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں ریکارڈ کے لئے کچھ چیزیں بیان کروں گی۔ اس بدقسمت پراجیکٹ کی ایک بدقسمتی یہ بھی ہے کہ اس کے متعلق کسی نے کچھ پڑھا ہوا ہے اور نہ کسی کو facts کا معلوم ہے لیکن اس پر صرف سیاست کرتے ہوئے کہہ دیا جاتا ہے کہ ہسپتال بنا لئے ہوتے اور تعلیم کو فروغ دیا جاتا حالانکہ خیبر پختونخوا کے اندر پچھلے سات سال سے تحریک انصاف کی حکومت ہے لیکن وہاں پر ہسپتال بنے اور نہ ہی سکول بنے۔ لاہور میٹرو بس کے خلاف 2013 میں ایک پراپیگنڈہ ہوا اور اس کے بعد اب یہ اورنج لائن ٹرین اس کا شکار ہوئی۔

جناب سپیکر! میں اس کی background ضرور بتانا چاہتی ہوں کہ 2005 میں جناب پرویز الٰہی کی حکومت تھی اور اب اگر وہ یہاں بیٹھے ہوتے تو بہتر ہوتا لیکن جناب محمد بشارت راجہ کو یاد ہوگا کہ اس دورِ حکومت میں ایک firm hire کی گئی جس کا نام MBA Asia limited تھا، اس نے اپنی رپورٹ جمع کروائی۔

جناب سپیکر! جس پر انہوں نے کہا کہ لاہور کے لئے چار lines ضروری ہیں۔ انہوں نے 2007 میں یہ study complete کر کے حکومت کے حوالے کر دی تھی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد جب ہماری حکومت بنی اور Chinese President کے ساتھ سی پیک کے اوپر مختلف امور پر گفتگو ہو رہی تھی تو اس negotiation اور اس دورے کے دوران اورنج لائن ٹرین پراجیکٹ کو چین کے ایک بنک جس کا نام Exim Bank ہے، نے volunteer کیا کہ وہ اسے finance کرنا چاہتا ہے اور وہ ٹرانسپورٹ کے اس پراجیکٹ کے اوپر پیسے لگانے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ ضرور بتاتی جاؤں کہ اس پرapproximately دولاکھ45ہزارper day passengersکے سفر کرنے کا تخمینہ لگایا گیا کہ دولاکھ45ہزار مسافر روزانہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔29۔ جنوری 2014 کو اس کاInternational tender شروع کیا گیا جس کے اندر گیارہforeignاور پانچ لوکل کمپنیوں نےbidکیا۔ دو کمپنیاںshort listہوئیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہGovernment to Governmentجو agreementsہوتے ہیں انagreementsکے اندر بہت ساریrestrictionsموجود ہوتی ہیں اور اس کے اندر اس طرح سے open bidding نہیں ہوتی لیکن 30۔ مئی 2014 کو پراجیکٹ کی جوbidدی گئی وہ ایک ارب 62 کروڑ ملین ڈالر تھی اور اس پوری bid کے باوجود اس کے اندر1478 ملین جوapproximately 667 million dollarsبنتے ہیں، کو negotiate کر کے اس پراجیکٹ سے منہا کیا گیااور اس کی قیمت کم کرائی گئی۔

جناب سپیکر! اس پر بہت سارےcriticismہوئے اور ایکcriticismاس پر ہمیشہ ہوتا رہا کہ باقی ممالک کے اندر جوtrainsبنی ہیں، ایک تو یہ بھی ایکimportantچیز دیکھنے کی ہے اور پوری دنیا میں خاص طور پر جو میٹروپولیٹنز ہوتے ہیں، وہاں پر خاص طور پر ٹرانسپورٹ کو subsidizedکرنے کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے اور دنیا کے مختلف حصوں میں وہ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اورنج لائن ٹرین پاکستان کی ایکcomparative study دینا چاہتی ہوں ہے کہ اگر اسcore projectکیcostڈال دی جائے جو 1626 ملین بنتی ہے plusاگر اس کے اندر جوcontingenciesکے نام پر جو پرائس پراجیکٹ کے اندر رکھی جاتی ہے تو وہ59.95 ملین فی کلو میٹرcostبنتی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ بتانا چاہتی ہوں کہ اورنج لائن ٹرین پاکستان کی تمام تر contingenciesکیcostڈالنے کے بعد اس کیprice 59.95 million dollarبنتی ہے۔ ممبئی کی ایکtrainجو2014 میںcompleteہوئی، اس کی اس وقت کی ڈالر کی قیمت اور تمام تر چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں بتانا چاہتی ہوں کہ ممبئی کی train60.7 ملین امریکی ڈالر میں completeہوئی جو کہ ہم سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! پونا کی ٹرین 2018 میں 62.21 ملین امریکی ڈالر سے مکمل ہوئی۔ جے پور کی 64.3 ملین امریکی ڈالر ہے، کوپن ہیگن کی 2002 میں مکمل ہوئی جس پر 69.8 ملین امریکی ڈالر لاگت آئی۔ جکارتہ کی train پر 117.11 امریکی ڈالر میں فی کلومیٹر مکمل ہوئی۔ یہ ایک comparative study ہے اور میں صرف باتیں نہیں کر رہی بلکہ میرے پاس ایل ڈی اے کے documents موجود ہیں جو کہ ابھی تک ریکارڈ کے اندر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میں official documents کو refer کر رہی ہوں۔ میں سنی سنائی باتوں پر بات کرنے کی کوشش نہیں کر رہی۔

جناب سپیکر! اس comparative study کے بعد ایک وہ phenomenon کہ یہ بہت مہنگی بنی ہے اور اس کی cost بہت زیادہ ہے تو میں نے اس کے متعلق آپ کو بتا دیا ہے۔ Tendering کے اندر Government to Government tender ہونے کے باوجود، اس کو میاں محمد شہباز شریف کے کہنے پر open tender کیا گیا اور اس کے بعد جن دو کمپنیوں نے low bid کیا ان میں سے ایک کمپنی کو یہ ٹینڈر مل گیا۔

جناب سپیکر! اگلی بات اس حوالے سے میں جو کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ یہ بھی بڑا criticism ہوا اور کہا جاتا تھا میڈیا کی consumption کے لئے بہت ساری باتیں کی جاتی ہیں جو کہ صرف میڈیا کی consumption کے لئے ہی ہوتی ہیں لیکن یہ میرے پاس 2010 سے لے کر 2016 تک کا بجٹ ریکارڈ موجود ہے جس میں صحت پر کتنے پیسے مختص کئے گئے، جس میں تعلیم پر کتنے پیسے مختص کئے گئے اور بار بار یہ پراپیگنڈہ create کیا گیا کہ تعلیم اور صحت کے بجٹ کو cut کر کے اورنج لائن ٹرین بنائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ Exim Bank of China کی cooperation کے ساتھ اور اس کے loan کے بعد اورنج لائن ٹرین بنانے کی تیاری کی گئی۔

جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی figures دے دیتی ہوں کہ میرے پاس 2016 کا صحت کا بجٹ 94۔ارب روپے کا ہے، اس کے بعد تعلیم کا بجٹ ایک کھرب 85۔ارب اور یہ ڈویلپمنٹ و نان ڈویلپمنٹ کی پوری details موجود ہیں جو اس حوالے سے پیش کی جا سکتی ہیں۔ اس

کے بعد جب کچھ نہیں ملا تو یہ کہہ کر عدالت میں چلے گئے کہ تاریخی ورثے کو بڑا نقصان پہنچے گا اور اس کی رفتار سے تاریخی ورثے کو بڑا نقصان ہو گا۔

جناب سپیکر! عدالت میں بھی ہم نے گزارش کی اور میرے پاس پوری study موجود ہے کہ جہاں پر train کی جو speed ہے، تاریخی ورثے جو اس سے پہلے موجود ہیں اور جن کی مختلف ملکوں کے اندر میں نے مختلف مثالیں بھی دیں۔

جناب سپیکر! صرف ایک مثال اگر میں دوں تو وہ ملائشیا میں کوالالمپور کے اندر جامع مسجد جو official بڑی جامع مسجد ہے، کے صحن کے اندر سے جگہ دی گئی۔ ملائشیا کی اس جامع مسجد کے صحن کے اندر سیڑھیوں کے لئے وہ جگہ اور passage provide کیا گیا۔ میرے پاس بنگلور، چنائے، جے پور، حیدر آباد، یو ایس اے، اٹلی، یونان، فرانس، جرمنی اور بے تحاشا ممالک کی مثالیں موجود ہیں جہاں پر تاریخی ورثے ہونے کے باوجود، ویانا کے اندر ان کی palace of Justice, اور پارلیمنٹ بلڈنگ کے قریب سے نہ صرف یہ trains گزریں بلکہ ان کو facilitate کیا گیا اور وہاں پر train کے stations بھی بنائے گئے

جناب سپیکر! لیکن اس کے باوجود افسوس کی بات یہ ہے کہ پہلے تو سپریم کورٹ نے بہت عرصہ اس معاملے پر stay دیئے رکھا لیکن اس کے بعد جب اجازت ملی اور اس پراجیکٹ کو ڈیڈ لائن دی گئی، تین ڈیڈ لائنیں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے پنجاب حکومت کو دی گئیں کہ اس پراجیکٹ کو complete کیا جائے کیونکہ یہ پبلک ویلفیئر کا معاملہ ہے اور اس میں پبلک نے سفر کرنا ہے۔

جناب سپیکر! پتا نہیں اس ٹرین میں جناب محمد بشارت راجہ، مجھے یا کسی اور کو سفر کرنے کی ضرورت ہو گی یا نہیں ہو گی لیکن اس میں بہت سارے طلباء، بہت سارے ڈاکٹروں اور بہت سارے مزدوروں کو عزت کے ساتھ سفر کرنے کی سہولت ملے گی مگر مجھے افسوس ہے کہ ہمیشہ کی طرح پی ٹی آئی نے اس پبلک ویلفیئر کے پراجیکٹ کے اوپر قدغن لگائی۔ اب ایک نیا معاملہ آیا ہے اور وہ یہ کہ ہم سبسڈی نہیں دے سکتے اور ہم اسے سبسڈائز کیسے کریں؟

جناب سپیکر! میرے پاس اس کی بھی ریسرچ موجود ہے کہ پوری دنیا میں پبلک ٹرانسپورٹ سبسڈائزڈ چلتی ہے اور خاص طور پر جتنے میٹروپولیٹنز ہیں وہ تمام سبسڈائزڈ ٹرانسپورٹ پر چلتے ہیں لیکن ہمارے ہاں یہ عجیب ہے کہ چینی مافیا کو سبسڈی دے دیں تو فرق نہیں پڑتا، ای سی سی کی میٹنگ کے minutes آنے سے پہلے سبسڈی دے دیں تو آپ کو فرق نہیں پڑتا لیکن جہاں عام آدمی کی بات آئے گی اور جہاں عام آدمی کی ویلفیئر کی بات آئے گی تو وہاں آپ کو سبڈی دیتے ہوئے problem ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے اس کا test run بھی کر لیا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے میرے بھائی وزیر ٹرانسپورٹ نے اس کا test run بھی کر لیا تو بھائی ہم اس پراجیکٹ کا credit نہیں لیتے لیکن اسے چلاؤ تو سہی کیونکہ اس پراجیکٹ کو چلانا پڑے گا۔ الیکشن سے پہلے 2013 میں آپ کو خوف یہ تھا کہ میٹروبس نے آپ کو لاہور میں کہیں کا نہیں چھوڑا اور اس کے بعد اب یہ خوف کہ اس اورنج لائن ٹرین کے بعد لاہور کے اندر شاید پی ٹی آئی کو بتانے کے لئے اور کرنے کے لئے، اب تو جو حکومت کی کارکردگی ہے وہ سب کے سامنے ہے اور عام آدمی پوچھ رہا ہے کہ میرے لئے حکومت پنجاب نے کیا کیا ہے۔ عام آدمی پوچھ رہا ہے کہ آج جتنے بھی ہسپتال جہاں high dependency centers بنے ہیں اور جتنے بھی ہسپتال ہیں جہاں پر اس وقت مریضوں کا علاج ہو رہا ہے وہ سب میاں محمد شہباز شریف کے دور کے بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ دو سال کے اندر مجھے پنجاب کی حکومت ایک بنائی گئی ڈسپنسری ہی بتا دے جو اس نے بنائی ہے۔ مجھے دو سال کے اندر ایک چھوٹا سا بنایا گیا سکول ہی بتا دے جو آپ نے بنایا ہو؟ آپ لوگ تعلیم کے اوپر کام کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی صحت کے اوپر کام کرنے کے قابل ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں۔ جو کیا ہوا کام ہے اسے صرف چلانا ہے اور اسے آپ چلانے کی اجازت بھی نہیں دے رہے۔ یہ بہت بڑا dilemma ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور important بات آپ کے knowledge میں ضرور لانا چاہتی ہوں۔ ہر contract کو مکمل کرنے کی ایک مدت ہوتی ہے اور اس مدت کے بعد چار جز رکھے جاتے ہیں کہ اگر یہ پراجیکٹ timely complete نہ ہو تو damages کے طور پر آپ کو پیسے pay کرنے ہوتے ہیں۔ اس وقت 51 million per day پاکستان کو اس delay کی صورت میں pay کرنے ہوں گے۔

جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے ویسے تو یہ ہر ہماری تختی پر اپنی تختی لگا رہے ہیں۔ وہ مظفر گڑھ کا طیب اردگان ہو وہاں پر بھی وزیراعظم نے تختی لگا دی۔ ہمارے ہیپاٹائٹس پروگرام پر بھی آپ نے دوبارہ تختی لگالی، ہماری موٹرویز پر آپ نے دوبارہ تختی لگالی۔

جناب سپیکر! خدا کا واسطہ ہے بے شک اس پر بھی اپنی تختی لگالیں لیکن اس کو چلائیں۔ یہ پراجیکٹ تیار ہے، یہ completion کے mod میں جا چکا ہے، اس کا test-1 ہو چکا ہے اس کو چلانا ضروری ہے۔ 51 million per day damages کے طور پر پاکستان کی حکومت کو pay کرنے پڑیں گے اور میں سمجھتی ہوں کہ وہ حکومت پنجاب کے کھاتے میں جائیں گے۔

جناب سپیکر! یہ صرف سیاست کے لئے کیا جا رہا ہے کہ یہ پراجیکٹ میاں محمد شہباز شریف کا ہے اس لئے آپ اس کو پورا کر کے چلانا نہیں چاہتے۔ معاف کیجئے ایسا نہیں ہو پائے گا، اس پراجیکٹ کو نہ چلانا حکومتی غفلت ہو گی اور قومی طور پر ایک بہت بڑی نافرمانی ہو گی کہ ایک پراجیکٹ جو مکمل ہے اور اس کو چونکہ پچھلی حکومت نے بنایا ہے اس لئے آپ اس کو پورا نہیں کرنا چاہتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بڑی بددیانتی کوئی نہیں ہو سکتی۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج کی بحث اس لئے ہے کہ ہمیں ممبران کی طرف سے تجاویز آجائیں کہ اس کا کرایہ کتنا ہونا چاہئے۔ جس طرح ابھی محترمہ فرما رہی تھیں میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ یہ منصوبہ کیوں بنا، کب بنا، کیسے بنا۔ اب یہ بن گیا۔ وہ خود بھی فرما رہی ہیں کہ یہ بن گیا اب اس کو چلنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ساری دنیا سبسڈی دیتی ہے، ہم بھی سبسڈی دینے کے لئے تیار ہیں لیکن suggest کیجئے کہ کتنی سبسڈی دی جائے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہوگی اور آپ کے توسط سے معزز ممبران کی خدمت میں یہ گزارش ہوگی کہ وہ اپنے خطاب کے دوران تجویز بھی دیں کہ گورنمنٹ کتنی سبسڈی دے اور اس کا کتنا کرایہ ہونا چاہئے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! چونکہ اس پراجیکٹ کو ایک عام آدمی نے استعمال کرنا ہے اس لئے اس کا کرایہ -/40روپے سے زیادہ کسی صورت نہیں ہونا چاہئے۔ -/40روپے شاید ایک فیملی afford کر پائے اس سے زیادہ کا کرایہ afford نہیں کر پائیں گے۔ اس پر حکومت سبسڈی calculate کر لے کہ کتنی بنتی ہے لیکن -/40روپے سے زیادہ کرایہ نامناسب ہوگا وہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔ جس طرح وزیر قانون نے فرمایا کہ اورنج لائن ٹرین تے بحث اے اور اورنج لائن ٹرین دے حوالے نال ای گل کیتی جانی چاہیدی اے۔ اہ بحث اورنج لائن ٹرین دے کرائے دے تعین لئی اے کہ کنا کرایہ اور کنی سبسڈی ہونی چاہیدی اے کیونکہ سبسڈی دین نوں وی گورنمنٹ تیار اے۔ اوس حوالے نال گل ہونی چاہیدی اے لیکن جدوں گل ہوندی اے تے فیر گلاں وچوں گلاں وی نکلدیاں نے اور اوہ چیزاں جناں اوتے تواڈی سیاست base کر رئی ہوندی اے۔ جہیڑا تسی الیکشن تو پلاں

mandate لے کے آندے او، آکے جدوں اوناں گلاں توں حکومت اگے پچھے ہوندی اے تے فیر اپوزیشن گل کر دیاں ہوئے او گل وی کر دیوے تے اوندے وچ کوئی حرج وی نئیں اے۔

جناب سپیکر! ایس ملک دے نال اہ المیہ اے اور میں سمجھناں کہ بڑی زیادتی اے کہ ارباں روپے دے پراجیکٹس ہوندے نے جدوں نویاں حکومتاں آندیاں نے تے او سابقا ادوار دے منصوبے یا تے روک دیندی اے یا فیر ایس طرح جس طرح میری بہن فرما رہی سن کے اوناں دے اوتے اپنیاں تختیاں لا کے اور افتتاح شدہ چیزاں دا دوبارہ افتتاح کر دی اے۔ تے اہ پی ٹی آئی دا ویسے وی خاصا ریا اے کہ او ایس طرح کر دے رہندے نے۔

جناب سپیکر! ساڈی اہ گزارش اے کہ تسی ہاؤس دے وچ اورنج لائن ٹرین لئی تے پُچھدے او کہ کنی سبسڈی ہونی چاہیدی اے کیونکہ اک عام آدمی تے غریب آدمی نوں اہ سبسڈی ملنی اے تے اہ زیر بحث آنی بہت ضروری اے۔

جناب سپیکر! کیا میں اج ایتھے اہ سوال کر سکناں کہ جدوں تسی چینی چوراں نوں دینی سی، جدوں تسی آٹا چوراں نوں دینا سی اوہدوں تسی مناسب سمجھیا اے کہ پنجاب اسمبلی دے ہاؤس دے اندر ایس گل نوں زیر بحث لیاندا جاوے؟ اودھی کوئی ضرورت نئی سمجھی گئی۔ جدوں کسے وی چینی چور نوں NRO دینا ہوندا اے تے اوس وقت اک non-issue نوں چھیڑ کے، کدی شہبازِ گل دی طرفوں صحافیاں نوں گالاں کڈ کے، کدی سنتھیا رچی دی شکل دے وچ سارے میڈیا دی، قوم دی اور سوشل میڈیا دی توجہ مبذول کروا دتی جاندی اے اور اک چینی چور چپکے چپکے نکل جاندا اے۔ حکومت اوس تے کوئی ایکشن نئی لیندی۔

جناب سپیکر! میں ایتھے گزارش کراں گا کہ جتنی تسی زیادہ سے زیادہ سبسڈی دے سکدے او اوہ دیو کیونکہ اورنج لائن ٹرین توں کسی ایم پی اے، ایم این اے، منسٹر، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نے فائدہ نئی اٹھانا، اہ صرف عوام نوں بہتر ٹرانسپورٹ ملنی اے لہٰذا زیادہ سے زیاد سبسڈی دینی چاہیدی اے۔

جناب سپیکر! میں ایتھے گزارش کراں گا کہ جدوں پاکستان مسلم لیگ (ن) حکومت وچ سی اور جناب وی اپوزیشن وچ ہیگے سی اور اسیں وی اپوزیشن وچ ہیگے سی تے اودوں بڑیاں آوازاں اُٹھ دیاں سن کہ جناب تخت لاہور نوں نوازیا جا ریا اے، ہر فنڈ لاہور تے استعمال ہو ریا اے۔ اج

جدوں اوہ اپوزیشن وچ بیٹھے نے، تسی حکومت وچ او، میں سمجھناواں کہ اوددوں تخت لاہور سی تے اج تخت ڈیرہ غازی خان اے۔ اج وی جیہڑی ڈویلپمنٹ ہوندی اے پہلی priority اوہ ہوندی اے کہ اوہ ڈیرہ غازی خان وچ ہووے اور باقی صوبے نوں نظر انداز کیتا جاوے۔ لاہور ہووے یا ڈیرہ غازی خان ہووے مینوں اونہاں دی ڈویلپمنٹ نال کوئی اعتراض نئیں اے لیکن مینوں اوس وقت دکھ ضرور ہوندا اے، مینوں اوس وقت تکلیف ضرور ہوندی اے جدوں میریاں فصلاں دے پیسے، میرے آبیانے دے پیسے، میرے لوکل لنک روڈ دے پیسے، میرے ہائی ویز دے پیسے نوں کٹ کے لاہور نوں خوبصورت بنایا جاندا اے۔ مینوں تکلیف ہوندی اے جدوں میریاں ضرورتاں داگلا دبا کے ڈیرہ غازی خان دے وچ پارک بن دے نہیں۔ ہاں اوتھے وی بنن، ایتھے وی بنن اور باقی پنجاب وچ وی بنن فیر سانوں اوہندے تے کوئی اعتراض نہیں۔ مینوں انتہائی دکھ نال آکھناں پیندا اے کہ میری شاہراواں دے اوتے میرے سینکڑوں بہن بھائی اور بچے ہر روز ایکسیڈنٹ دی نذر ہورہے نے اونہاں نوں اج وی نظر انداز کر کے گلبرک دے اندر انڈر پاس تیار کیتا جارہیا اے۔ اوس انڈر پاس دی کی ضرورت سی، اوتھوں ٹریفک نئیں گزر رہی سی، اوتھوں کی فرشتے گزر دے نے؟ میری سڑکاں دے اوتے جیہڑے روز حادثے ہوندے نے اونہاں دا ذمے دار کون اے؟ اگر ایس طرح ساریاں دی حق تلفی ہوندی رئی تے فیر اسیں وی سراپا احتجاج ہواں گے۔ اسیں عوام نوں ایہہ دساں گے کہ تہاڈے بچے دے قاتل موجودہ حکمران نے۔ منصوبیاں توں تختیاں بدلنا میں ایس گل توں حیران آں۔

جناب سپیکر! میرا اک عزیز بھرا میرے ضلع دا ایم پی اے اے اوہ میرے لئی بڑا ہی قابل احترام اے، اج اوہ تشریف فرمائیں اے۔

جناب سپیکر! میں جدوں پچھلی دفعہ ایم پی اے ساں میں اپنے حلقے دے وچ اک کالج منظور کروایا۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پسماندہ ترین اے اونہدی بدقسمتی ایہہ رہی اے کہ اوتھوں اپوزیشن دا ایم پی اے ہوندا سی اور حکومتاں اونوں نظر انداز کر دیاں سن۔ اسیں کجھ دِناں لئی مسلم لیگ (ن) دے نال alliance ساں تے میں میاں صاحب نوں request کیتی اونہاں نے مینوں اوہ کالج دتا۔ میرے والد دے ناں تے اوہ مرتضیٰ ڈگری کالج سی۔ میرے اوس بھرا نے پی ٹی آئی

دی حکومت دے نشے دے وچ دُھت اور چُور ہو کے اوہنداناں بدلوایا،اونہدے اوتے میرے مخالف دی تختی لوائی، اوتھے جاکے افتتاحی تقریبات کیتیاں ۔ مینوں کوئی تکلیف نئیں کیونکہ میرے لوکاں نوں میرا پتا اے، اوہ میری محنت دا نتیجہ اے لیکن بڑی شرمندگی ہوندی اے کہ ایس قسم دے وی ساڈے بھرا موجود نے کہ اوہ کسے دوجے بھرا دی سکیم دے اوتے ڈاکا پاندے نے۔ خدارا ایہناں افتتاح شدہ چیزاں دے افتتاح کرنا چھڈ دیو۔ ایندا اس کریڈٹ (ن)لیگ نوں جاندا اے۔نون لیگ دااوہ بڑا اچھا پراجیکٹ سی۔عام آدمی کو اس پراجیکٹ دے نال سہولتاں مل رہیاں نیں۔اپنی تختی لاؤ جس طرح میری بہن آکھ رہی اے۔

جناب سپیکر!قوم جان دی اے۔ایتھے ڈویلپمنٹ اگر تختیاں تے ہوندی تے اج وی جناب پرویز الٰہی اور(ق)لیگ حکومت وچ بیٹھے ہوندے۔سر،ایہو جیاں پارٹیاں دے وجود نئیں رہنے جہیڑیاں نظریاتی نئیں ہوندیاں بلکہ مفاداتی ہوندیاں نیں۔ نظریات ہی باقی رہ جاندے نیں اور سیاسی جماعتاں ای باقی رہ جاندیاں نیں۔ آمریت دی چھتری دے تھلے شغل میلہ ضرور ہو سکدا اے لیکن قطعاًاوتھے کدی خوشحالی نہیں آسکدی۔

جناب سپیکر!میں اک گزارش کر کے اجازت چاہواں گا۔میرے حلقے دے اندر تقریباً چھ آدمیاں نوں بے روزگار کر دتا گیاہے۔اوہناں دا جرم ایہہ ہے کہ میرے علاقے دے وچ فیصل آباد واسانے پینے دے پانی لئی ٹیوب ویلز لائے جیندے نال میرا واٹر ٹیبل وی تھلے چلا گیا اور اوہندے بدلے دے وچ میرے حلقے دے وچوں اور میرے ضلع دے وچوں کیمیکل والا پانی گزار کے میرے دریانوں آلودہ اور گندہ کیتا گیا ایہہ۔

جناب سپیکر!میرے حلقے دے مقامی لوکاں نوں ایہناں ٹیوب ویلز دے اُتے ورک چارج ملازم رکھیا گیا۔اوہناں دا جرم ایہہ سی کہ اوہ سید حسن مرتضیٰ نوں ووٹ دیندے سن۔ میرے حلقے دے600 آدمی بے روزگار ہو گئے نیں۔ کل مینوں اک فوجی نے رو کے فون کیتا اے کہ یار جدوں میں ریٹائرڈ ہویا تے مینوں ایہناں نے پولیس وچ بھرتی کیتا سی۔ ہن مینوں نوٹس آ گیا اے کہ30۔جون تک تینوں فارغ کر دتا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں گزارش کراں دا کہ اہناں فوجیاں نوں وی فوجی ہیconsider کرو۔اک سی پیک دے چیئر مین والی تنخواہ دے وچ اوہناں ساریاں دے چولھے جل جانے جے۔ اوہناں نوں وی فوجی ہی سمجھو۔اوہناں دیاں نوکریاں نال نہ کھیڈو اور نہ اوہناں دیاں غریب بچیاں نوں رواؤ۔

جناب سپیکر!میں ایہناں گزارشات دے نال جناب کولوں اجازت وی چاہواں گا اور اپنی حکومت توں توقع کرناواں کہ جہڑیاں گزارشاں میں کیتیاں نیں اوہناں نوں ذہن وچ رکھن اور میرے حلقے دے جہڑے مسائل نیں اہناں نوں حل کرن۔اللہ وی اہناں نوں اجر دے گا اور اوہ لوگ وی دعادین گے۔ایہہ اپنیاں تختیاں لان۔

جناب سپیکر!میرے حلقے دے وچ سولنگ نالی دے پیسے میرے کولوں ہارن والیاں نوں دے رہ نیں جہڑے میرے کولوں30 /30ہزار دیleadتوں ہرے ہوئے نیں۔ایہہ اوہناں نوں بے شک پیسے دین۔میرے حلقے وچ تے کم ہو رہیا اے ناں۔میریاں اوہ سڑکاں وی بنادیون۔

جناب سپیکر!میںtax payerآں۔کل تسیں دانے کڈنے سن تے میرے غریب لوکاں دیاں بھڑولیاں دے وچوں اور اوہناں دے گھراں دے وچوں چادر اور چار دیواری دا تقدس پامال کر کے دانے کڈ کے لے آئے او۔اپنے اہداف پورے کرن لئی ایہہ سب کچھ کر دے پئے نیں۔کیا میریاں ضرورتاں پوری کرن لئی تہاڈے کول کوئی ٹائم نئیں اے۔میں تہاڈی ہر ضرورت پوری کراں اور تسیں میرے لوکاں دے مسائل وی حل نہ کرو۔بہت شکریہ

جناب چیئر مین: جی،جناب جاوید انصاری!

معاون خصوصی ٹرانسپورٹ برائے وزیر اعلیٰ (جناب جاوید اختر): جناب سپیکر!شکریہ۔میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح میڈم نے اورنج لائن ٹرین پر بولا ہے کہ سبسڈی غریب آدمی کو دینی چاہئے۔بالکل دینی چاہئے مگر جب آدمی کے پاس گنجائش ہو تو اس ٹائم آدمی کو کام کرنا چاہئے کہ میں جب یہ کام کر رہا ہوں تو یہ کرنے سے ہمارے حالات کیسے ہوں گے۔یہ جو اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ ہے اچھا منصوبہ ہے بُرا منصوبہ نہیں ہے ہم اس کی بُرائی نہیں کرتے مگر آدمی اپنے بچوں کو اُس ٹائم ہی چیزیں لے کر دیتا ہے جب اس کے پاس پیسے ہونے چاہئیں۔قرضے لے لے کر ان

لوگوں نے جو یہ میٹرو اورنج لائن ٹرین، میٹرو بس چلا رکھی ہے ہمارے ملتان میں 40۔ارب روپیہ لگایا ہے میں کہوں گا کہ جس دن سے انہوں نے میٹرو بس چلا رکھی ہے علاقے کا بیڑا ہی غرق ہو گیا ہے اور سبسڈی کیا دیں کہ ایک سال تک وہاں گاڑی میں کوئی بندہ بیٹھنے والا بھی نہیں تھا۔ انہوں نے کتنے ہسپتال بنا کر دے دیئے ہیں؟

جناب سپیکر! یہ ہمیں بتا دیں کہ انہوں نے کون کون سے ہسپتال بنا دیئے ہیں؟ سابقہ سپیکر ادھر رانا محمد اقبال خان بیٹھے ہیں اس سے پہلے بھی میں ایم پی اے رہا تھا ایک روپے کا ان لوگوں نے ہمیں فنڈ نہیں دیا۔ کیا ان لوگوں نے جرم کر لیا تھا کہ پی ٹی آئی کو ووٹ دیا تھا؟

جناب سپیکر! یہ اب بات کرتے ہیں میرے بھائی سید حسن مرتضٰی کھڑے ہیں کہ کام نہیں ہو رہے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم اورنج لائن ٹرین بھی چلائیں گے، اچھے طریقے سے چلائیں گے ان کی طرح ایسا نہیں ہو گا اور جو بھی کام کریں گے انشاءاللہ ایسے قرضے نہیں اٹھائیں گے جس طرح ان لوگوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا کہ تباہی ہو رہی ہے اورنج لائن ٹرینوں پر پیسے لگا دیئے ہیں، میٹرو بس پر پیسے لگا دیئے یا جتنا پیسا لگایا ہے ان لوگوں نے لاہور کے اوپر لگایا ہے کیا جنوبی پنجاب کو انہوں نے یتیم کا بچہ سمجھ رکھا تھا۔ اب ہم یتیم نہیں ہونے دیں گے انشاءاللہ ہم سب کو حق دیں گے اور برابر دیں گے ایسا نہیں ہو گا ان لوگوں نے برباد کر دیا۔

جناب سپیکر! یہ رانا محمد اقبال خان بیٹھے ہیں میرے بزرگ ہیں خدا جانتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک روپیہ فنڈ نہیں دیا۔ ہم چیختے رہے ہیں پورے پانچ سال اپوزیشن کاٹی ہے یہ تختیوں کی بات کرتے ہیں، تختیاں لگا رہے ہیں وہ کر رہے ہیں انشاءاللہ ہم جو کام کرتے ہیں اس کے اوپر ہی ہماری تختیاں لگیں گی۔ یہ الزام تراشیاں چھوڑیں اور یہ جو تین سال بچتے ہیں اپنا آرام کریں اور انہوں نے جو دس سال میں کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میرے اللہ نے چاہا تو ہماری یہ گورنمنٹ تین سال میں انشاءاللہ ان کو کر کے دکھائیں گے۔ میرے اللہ نے چاہا تو بہت کام کریں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ اپنی جیبیں گرم کریں گے انہوں نے جو بھی کام کئے ہیں صرف اپنی جیبیں گرم کی ہیں۔ کمیشن کھایا ہے اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے دور میں ایسا نہیں ہو گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان زندہ باد۔ اللہ حافظ۔

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بد قسمتی یہ ہے کہ یہاں پر ایک ایسا جھوٹ اس قوم کے ساتھ بولا گیا اور اس تواتر کے ساتھ بولا گیا کہ وہ کرپشن کا چورن بیچنے والے جو کرپشن کرپشن کی باتیں کرتے تھے آج ان کے دائیں بائیں آٹا چور اور چینی چور بیٹھے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ آج چینی کی رپورٹ آچکی تو چینی کے اوپر کمیشن تو اس لئے بنا تھا کہ -/55روپے سے -/95روپے کی جو قیمت ہوئی تھی اس پر بنا تھا اور آج کیا رپورٹ آنے کے بعد چینی دوبارہ -/55روپے فی کلو ملنا شروع ہو چکی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، debate Orange Line Train پر ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ یہی بات ادھر بھی کر دیتے تو بہت اچھی بات تھی۔ Biasedness جو ہے چیئر کے اوپر نہیں ہونی چاہئے۔ اگر آپ ان کو بھی روکتے تو میں بالکل یہ بات نہ کرتا۔ دیکھیں! آپ کو یہاں بیٹھ کر neutrality کا خیال رکھنا ہے اور میں نے یہ جان بوجھ کر بات چھیڑی تھی کیونکہ وہاں سے جو الزامات، جھوٹے اور گندے الزامات لگائے گئے جنوبی پنجاب کا شیئر جو ہے 32 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر! دعوے سے کہتا ہوں کہ ہم نے ہر سال 42 فیصد سے زیادہ کا شیئر جنوبی پنجاب کو دیا اور ہم جتنا شیئر جنوبی پنجاب کو دیتے تھے آج اتنا پورے پنجاب کو نہیں مل رہا۔ ان نااہلوں کی حکومت میں یہ حال ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک اورنج لائن ٹرین کی بات ہے اورنج لائن ٹرین پر جس طرح اس کی مخالفت کی گئی کیا یہ پراجیکٹ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے گھر لے جانا تھا یا اس پر سفر میاں محمد شہباز شریف اور ان کی کیبنٹ نے کرنا تھا؟ یہ عام آدمی کا پراجیکٹ تھا جس طرح میٹرو بس ایک آدمی کا پراجیکٹ تھا آج جا کر لاہور، ملتان، اسلام آباد اور راولپنڈی میں لوگوں سے پوچھیں جن کو عزت کے ساتھ سفر کا وسیلہ ملا۔ وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی مزدوریاں کرتے ہیں، نوکریاں کرتے ہیں وہ آج عزت کے ساتھ سفر کر رہے ہیں اور حکومتوں کا کام کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! حکومت کا وژن کیا ہوتا ہے؟ حکومت کا وژن ہوتا ہے کہ عام آدمی کو سہولیات دینا اور یہ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ جو کہتے ہیں کہ پنجاب کے اندر health facilities تو پنجاب میں ہم نے پچھلے دس سال میں 55 نئے hospitals بنائے ہیں ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں اور سات سال سے جہاں پر خیبر پختونخوا میں پی آئی ٹی کی حکومت ہے مجھے ایک ہسپتال کا نام بتا دیں؟ وہاں پر ایک لیبارٹری کا نام بتا دیں، Drug testing laboratory کا نام بتا دیں؟

جناب سپیکر! باتیں کرنے سے نہیں بنتی اور یہاں پر آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ جب اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ شروع کیا گیا تو میں نام لے کر کہوں گا کہ پی ٹی آئی اس کی صرف یہاں پر مخالفت نہیں کی بلکہ اس کی عالمی فورم پر جا کر مخالفت کی۔ World Heritage Forum جہاں پر یہ اعتراض اُٹھایا گیا کہ یہاں پر جو ہمارے heritage یعنی اثاثے ہیں جو تاریخی ورثے ہیں sabotage ہو رہے ہیں۔ وہ خراب ہو جائیں گے تو World Heritage Council نے اُس کے اوپر پابندی لگا دی اور سپریم کورٹ نے کہا کہ World Heritage Council اگر اجازت دے گا تو تب یہ منصوبہ بنے گا۔

جناب سپیکر! مجھے اتفاق ہوا Krakow Poland کے اندر World Heritage Council میں گورنمنٹ آف پنجاب کی نمائندگی کرنے کا ان کا وفد وہاں پر آ کر مخالفت کرنے پہنچا ہوا تھا۔ جب آپ اپنے یہاں کے مسئلے دُنیا میں جا کر اُچھالیں گے تو آپ کا تماشا ہی بنے گا اور وہاں پر جو اکیس members state تھیں جن میں چائنا بھی شامل تھا، جن میں ترکی شامل تھا، جن میں امریکہ شامل تھا، جن میں فرانس شامل تھا اس طرح اکیس ممالک نے کہا یہ پہلی دفعہ ہمارے سامنے آ رہا ہے کہ کوئی سیاسی لڑائی اس فورم کے اوپر آ کر لڑی جا رہی ہے اور جب اُنہوں نے وہاں پر اس کا پورا معائنہ کیا اُن اکیس کی اکیس states نے اس اورنج لائن ٹرین کے حق میں ووٹ دیا اور وہی ووٹ جو وہاں پر World Heritage Council کا فیصلہ تھا وہی پھر سپریم کورٹ کے اندر آیا اور سپریم کورٹ نے بھی پھر اس منصوبے کی اجازت دی لیکن ہمارا خیال تھا جو delay ہو چکا تھا

کہ اُس delay کے اوپر یہ گورنمنٹ آکر جلدی سے جلدی اس منصوبے کو مکمل کرنے کی کوشش کرے گی۔

جناب سپیکر! یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ سبسڈی دی جانی چاہئے کہ نہیں دی جانی چاہئے میں کیبنٹ کی کارروائی پڑھ رہا تھا آپ نے 19-2018 کے بجٹ کے اندر 271 بلین کی سبسڈی مختلف مداعات کے اندر وفاق اور پنجاب نے بھی دی۔ اب آپ احساس پروگرام کو اُٹھالیں، آپ مختلف پروگرامز کو اُٹھالیں، سچ ہے یا جھوٹ ہے 300 بلین سے اوپر کی سبسڈیز دینے جا رہے ہیں۔ سبسڈی کس کے لئے ہوتی ہے سبسڈی غریب آدمی کو ریلیف دینے کے لئے ہوتی ہے، سبسڈی غریب آدمی کو آسائش پہنچانے کے لئے ہوتی ہے۔ سبسڈی اس لئے نہیں ہوتی کہ آپ چینی چور کو سبسڈی دیں اور پھر جب فیصلہ آنے لگے اُس کو ملک سے بھگا دیں۔ سبسڈی کو استعمال کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا پروگرام ہے ہم لوگوں نے دہلی کے ماس ٹرانزٹ کا بھی وزٹ کیا تھا، ہماری کمیٹی نے جا کر مختلف پراجیکٹ کو وزٹ کیا تھا اور اُن کی جو feasibilities بنی تھیں۔ دُنیا بھر کے اندر سبسڈیز دی جاتی ہیں جب آپ ایک نیا سسٹم کھڑا کرتے ہیں مثال کے طور پر ہم صرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس کی cost کتنی ہے اور اس کو چلانے کی cost کتنی اور اس پر سبسڈی کتنی دینی ہے اُس میں ایک study یہ بھی تھی کہ اس کے جو سٹیشنز ہیں اُن سٹیشنز کے بھی آپ نے ملٹی نیشنلز کے ساتھ agreements کرنے تھے وہاں سے بھی آپ کو income آنی تھی، یہاں پر fast foods کی chains آنی تھیں، یہاں پر different stores کی chains نے آنا تھا اُن سے پیسے ملنے تھے، یہاں پر boardings اور hoardings ہیں اس کا جتنا elevated ہے اس کا ایک پورا concept تیار ہوا تھا کہ اُن کے اوپر بھی agreement کر کے جو آپ کو سبسڈی دینی پڑنی تھی وہ انتہائی نارمل بنتی تھی لیکن یہ چیزیں عوام سے چھپائی جا رہی ہیں، یہ چیزیں جان بوجھ کر discuss نہیں کی جا رہیں، ہر چیز کا حل نکالتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ذریعے سے حکومت سے گزارش ہو گی کہ وہ studies جس کے اندر ان تمام stations کے حوالے سے ایک پورا master plan بنا تھا اور اُس کے ساتھ یہاں پر جو بات ہوئی ہم نے اس کے اوپر یہ بنایا تھا کہ اگر آپ اس کی -/40 روپے کی cost رکھتے ہیں، اس

پراجیکٹ کا جو ہم نےsoft loanلیا ہوا ہے اس کا20سال کاreturnکاperiodہے اُس کے اندر آپ سب کچھcoverکرسکتے ہیں اگر آپ اس کو بہتر طریقے سے لے کر چلیں۔

جناب سپیکر! میں اس کو دوبارہ دہراوں گا جب آپ تین تین سو، چار چار سو کی سبسڈیز اُن پراجیکٹس میں دے رہے ہیں جن کاimpactعام آدمی تک نہیں آرہا تو اس کا توdirect عام آدمی تکimpactہے،اس کاenvironment impactپر بھی ہے،اس کاimpact climateپر بھی ہے۔ اڑھائی لاکھ لوگestimatedہیں کہ روز اس پر سفر کریں گے۔ آج جو تینmetrosچل رہی ہیں اُن کی جوstudyبنی ہے کہ اُن کے چلنے سے نیچے کی ٹریفک کم ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! وژن یہی ہوتا ہے کہ آپalternate transportکا سسٹم اس لئے لاتے ہیں کہ آپ ایک تو جوcongestionsہیں اُس کو کم کرتے ہیں، آپfriendly environmentلے کر آتے ہیں، اس کا بھی یہیconcept تھا کہ جوcongestions نیچے آرہی ہیں جب اڑھائی لاکھ لوگ اس پر سفر کرنا شروع کر دیں گے نیچے اُس کاimpactآئے گا۔Climateاورenvironmentکیcostنہیں ہوتی کیونکہenvironment friendly اقدامات اُٹھانا وقت کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس کا جو کرایہ ہے وہ کسی بھی صورت -/40روپے سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے اور اس کا جو سٹیشنز کے حوالے سے ماسٹر پلان بنا تھا اُس کو بھیimplementکیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ملک واصف مظہر!

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج اس ایوان میں ہم اُس اورنج لائن ٹرین کی بات کر رہے ہیں جو اس مملکت خداداد میں ہمارے مغل شہنشاہوں نے بنائی220۔ ارب روپے کی خطیر رقم اس ملک کے غریب عوام پر قرضہ لے کر چڑھائی گئی، اُس ملک کے غریب عوام کے لئے یہ اورنج لائن ٹرین بنائی گئی جس ملک کے غریب عوام کو دوائی نہیں ملتی، جس ملک کے بوڑھے کی آنکھوں سے آنسوں چھلک رہے ہیں، جس ملک کے نوجوان کو تعلیم نہیں ملتی، جس ملک کا نوجوان

ڈگریاں پکڑ کر نوکریاں ڈھونڈ رہا ہے، جس ملک کی بزرگ خواتین کی آنکھوں میں آنسوں بہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے قابل احترام ابھی رانا مشہود احمد خان نے فرمایا کہ یہ لاہور کی ضرورت تھی بالکل ضرورت ہو گی انہوں نے یورپ کی مثال دی ،انہوں نے امریکہ کی مثال دی، انہوں نے چائنا کا وزٹ کیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش تھی کہ یہ وزٹ جنوبی پنجاب کا بھی کرتے اُس جنوبی پنجاب کو بھی جا کر دیکھتے جس میں مویشی اور انسان ایک ہی جوہڑ سے پانی پی رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری گزارش تھی اُس جنوبی پنجاب میں جاتے جس کے نوجوان نوکریوں کے لئے بھٹک رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری گزارش تھی یہ وہاں کے ہسپتالوں میں بھی جاتے ،اُس نشتر ہسپتال ملتان میں بھی جاتے جس میں بیڈ کے لئے سفارشیں کروانی پڑتی ہیں ،انہوں نے بات کی کہ ہم نے پچاس ہسپتال بنائے ،انہوں نے فلور آف دی ہاؤس فرمایا میرے لئے قابل احترام ہیں مگر مجھے خوشی ہوتی کہ اگر میاں محمد نواز شریف اُس ہسپتال میں علاج کرواتے ،مجھے خوشی ہوتی اگر میاں محمد شہباز شریف اپنے کینسر کا علاج اُس ہسپتال سے کرواتے مگر بد قسمتی سے سی آئی اے کے ایک economic hit man نے اپنی کتاب لکھی تھی کہ third world کے countries میں ہم اس طرح کے مہنگے پراجیکٹ لے کر آتے ہیں کہ اُس ملک کی عوام اور اُس ملک کو ہم مہنگے قرضوں میں ڈبو دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ یہ اُس مملکت خداداد پاکستان کے اوپر اتنا مہنگا قرضہ چڑھایا گیا ابھی میری بہن فرما رہی تھیں کہ 51 ملین ڈالر demurrage دینے پڑیں گے۔

جناب سپیکر! میرا ان سے سوال ہے کیوں اتنے مہنگے معاہدے کئے گئے ؟ انہوں نے metro buses کی بات کی آپ اسے خوش قسمتی کہیں یا بد قسمتی کہیں کہ ملتان میں بھی ایک میٹرو بس دی گئی 55۔ارب کے خطیر قرضے سے وہ دی گئی اُس ملتان میں جس میں پینے کا صاف پانی نہیں اور مقصد کیا تھا مقصد صرف اور صرف اپنی جیبیں بھرنا تھا۔ مقصد صرف اور صرف اپنا کمیشن کھرا کرنا تھا۔

جناب سپیکر! ابھی یہاں پر کہا گیا کہ سبسڈی دی جانی چاہئے بالکل دیں مگر سبسڈی اس غریب کو دیں جس کو کھانے کے لئے آٹا نہیں مل رہا۔ سبسڈی غریب کو گھی اور بنیادی ضروریات زندگی پر دیں اور آپ اس عوام کو اورنج لائن ٹرین دے رہے ہیں آپ ایک مسافر کو -/200 روپے سبسڈی دینے کی بات کر رہے ہیں۔ آپ 5۔ارب روپے کی سبسڈی دیں گے اس طرح اس غریب ملک پر مزید قرضہ چڑھتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جتنی رقم اس اورنج لائن ٹرین پر سفر کرنے کی ٹکٹ بنتی ہے اتنی ہی مسافر سے لینی چاہئے، اگر ایک مسافر کی ٹکٹ کا کرایہ -/240 روپے بنتا ہے تو اس سے -/240 روپے ہی لینے چاہئیں اور اس پر کوئی سبسڈی نہیں دینی چاہئے لہٰذا جتنے پیسے بنتے ہیں اتنے ہی چارج کئے جانے چاہئیں۔ یہاں پر سید حسن مرتضیٰ تشریف لے آئے ہیں انہوں نے تخت لاہور کی بات کی تو میں ان کی اس بات سے بالکل agree ہوں آج بھی وہی mentality یہاں کی بیوروکریسی میں ہے۔ آج بھی تخت لاہور کی mentality ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر مزید کہا گیا ہے کہ ڈویلپمنٹ کا 33 فیصد بجٹ جنوبی پنجاب کو دیا جائے گا تو میری دعا ہے اور میری رب تعالیٰ کے سامنے التجا بھی کرتا ہوں کہ اللہ کرے کہ وہ 33 فیصد پورا جنوبی پنجاب کو ملے تاکہ جنوبی پنجاب کے باسیوں کو بھی پینے کا صاف پانی مل سکے۔ جنوبی پنجاب کے باسی جب لاہور آتے ہیں تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ہم دوسری دنیا میں یا یورپ میں آ گئے ہیں۔ اسی پنجاب کے لئے جنوبی پنجاب کی عوام ایک خطیر رقم generate کرتی ہے۔ ہمارے لئے یہاں کے نمائندے بھی قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا capital لاہور ہے جو کہ ہمارے لئے عزت کا باعث ہے مگر چہرے اتنے خوبصورت ہوں اور جسم پر چیتھڑے لٹک رہے ہوں تو یہ بھی مناسب نہیں۔ ابھی سنتھیا رچی کی بات کی گئی۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ تو سید حسن مرتضیٰ بھی ذرا recall کریں کہ یہ practice کس نے اس ملک میں شروع کی ہے اور کس لیڈر نے جہاز سے تصویریں بنا کر پھینکوائیں اور گندی سیاست کی ابتدا کس نے کی؟

جناب سپیکر! مجھے فخر ہے کہ میں وزیراعظم جناب عمران خان کا ورکر ہوں ہم نے کبھی بھی ذاتیات کی سیاست نہیں کی۔ ہمارا ریکاڈر اس بات کا گواہ ہے کہ جناب عمران خان نے کبھی کسی کی ذاتیات پر بات نہیں کی تو مجھے آج یہ جو کزن جماعتیں بنی ہوئی ہیں جو کہ کل تک ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے تھے مجھے خوشی ہے کہ آج انہوں نے آپس میں کنٹریکٹ کر لیا ہے جسے چارٹر آف ڈیموکریسی کا نام دیا گیا۔

جناب سپیکر! مجھے خوشی ہوگی کہ ان کا چارٹر آف ڈیموکریسی چلتا رہے۔بس یہ پاکستان تحریک انصاف کی مخالفت میں نہ ہو اور یہ پاکستان کے غریب عوام کے مفاد میں چلتا رہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پھر یہی گزارش کروں گا کہ اس مہنگی اورنج لائن ٹرین کا بوجھ غریب عوام پر نہ ڈالا جائے، اس غریب پنجاب پر نہ ڈالا جائے، جنوبی پنجاب کے غریب باسی پر نہ ڈالا جائے جو جوہڑ کا پانی پیئے اور اس کی سبسڈی وہ ادا کرے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ یہ معاملہ ٹرانسپورٹ سے زیادہ پولیٹیکل ہے۔اس کی reasoning بھی available ہے کہ یہ کیوں political ہے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ معاملہ بڑا visibly, resoundingly and apparently it appears to be political than a transport matter

جناب سپیکر! لیکن میں آپ کی اجازت سے صرف یہ بات کہنا چاہوں گا کہ سچ سامنے آنا چاہئے۔ یہ ایک misnorm ہے کہ یہ پیسے صحت پر کیوں خرچ نہیں کئے گئے؟ یہ absolute misnorm ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ یہ پیسے تعلیم پر کیوں نہیں لگائے گئے، یہ بھی غلط ہے۔ یہ پراجیکٹ purely ایک loan based ہے۔Exim Bank آپ کو تعلیم کے لئے یا صحت کے لئے پیسے نہیں دے رہا تھا۔ اگر ٹرانسپورٹ آپ کی priority نہیں ہے اور آپ نہیں چاہتے کہ کوئی ٹرانسپورٹ کا ایسا منصوبہ لگے تو یہ آپ کی priority اور choice ہے۔ آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ تنقید کریں لیکن fact based تنقید کریں۔

جناب سپیکر! اگر یہ 160۔ ارب روپے سات سال کے grace period کے بعد بیس سال کے عرصے میں sustainable نہ ہوں اور وہ cost جو اڑھائی لاکھ افراد کے روڈ سے off کر کے پٹرول کی levy، پٹرول کی cost، ٹائم کی consumption ان سب کے ساتھ add up ہو کر proper sustainable project نہ بنتا ہو تب تو اس پر تنقید جائز بنتی تھی لیکن اگر یہ تنقید صرف اس لئے کی جائے کہ point scoring کرنی ہے اور آپ نے کہنا ہے کہ بھوکے کے منہ میں نوالہ نہیں، مریض کے لئے صحت کی سہولت نہیں، بچے کے لئے پڑھنے کے لئے تعلیم نہیں تو یہ آپ کی کم علمی ہے اور یہ آج سے نہیں ہے۔ یہ ابتداء سے ہے جب سے دنیا کی تاریخ ہے اس طرح کے لوگ صرف آج ظہور پذیر نہیں ہوئے، ان لوگوں کا وجود تاریخ کی ابتداء سے ہے۔ جو جھوٹ کی بنیاد پر صرف پراپیگنڈے کے ساتھ حقائق کو مسخ کر کے سچ کی جگہ ایک alternate truth رکھ کر اور اس alternate truth کو اور loyalty کو اپنی سوسائٹی کے لئے زیادہ مؤثر سمجھتے ہیں بر عکس اس کے کہ حقائق پر بات کی جائے اور سچ کو سامنے لایا جائے۔ اگر کسی کی یہ level of understanding نہیں ہے تو یہ میرا گناہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے بڑا clearly کہا کہ اس loan کی repayment میں From the date conceiving of this project کرنے سے اس کی پہلی قسط کی ادائیگی تک اس سے زیادہ soft loan چائنا نے state to state interaction کی بنیاد پر اس سے زیادہ سستے نرخوں پر آج تک ہمیں کوئی قرضہ نہیں دیا۔ یہ سی پیک کا حصہ ہے یہ initially نہیں تھا لیکن اس کو بعد میں سی پیک میں شامل کیا گیا۔ کب کیا گیا؟

جناب سپیکر! جب سندھ کی حکومت نے circular line مانگی، شہر کے لئے مانگی اور اتنی ہی لاگت کی مانگی۔ جب خیبر پختونخوا حکومت نے بھی خیبر پختونخوا میں پشاور کے اندر ریلوے لائن مانگی کم و بیش اتنی قیمت کی مانگی چنانچہ سی پیک کے تین منصوبے تو مجھے اس حوالے سے کوئی documents دینے کی ضرورت نہیں ہے صرف اگر انٹرنیٹ پر تھوڑی سی تکلیف کر کے Google پر Search ہی کر لیتے تو ان کے سامنے تمام معلومات آجاتیں۔ کیا کریں ایک پراپیگنڈہ کی زندگی ہے جو گزارنی ہے۔

جناب سپیکر! For goodness sake! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسے آپ کو چائنا نے دیئے اور ان پیسوں کے نتیجے میں یہی اورنج لائن ٹرین بنی تھی۔

جناب سپیکر! For goodness sake! اس کو بنائیں اور اس بحث سے آگے چلے جائیں۔ یہ لاہور میرا اور آپ کا ہے۔ یہ جو یہ بحث ہے کہ جنوبی پنجاب میں نہیں کیا گیا تو وہاں بھی ہونا چاہئے آپ کی حکومت ہے مزید کریں، ٹرانسپورٹ کو revolutionise کرنا وقت کی ضرورت ہے اور یہ کرنا کسی کے نقصان میں نہیں ہے۔ یہ شور تھا آپ دونوں کا contrast کر لیں، یہ شور تھا کہ لاہور میں بننے والی میٹرو مہنگی ہے جبکہ پشاور کی میٹرو 27۔ارب میں مکمل ہو گی۔ آپ کی اپنی ای سی سی کی میٹنگ میں Bus Rapid Transit Peshawar(BRT) کے لئے 52۔ارب روپے زیادہ خرچ کرنے کی منظوری دی جاتی ہے۔ آج وہ 27۔ارب روپے سے بہت زیادہ آگے جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! آج سے ایک سال پہلے اس کی لاگت کا تخمینہ 82/80۔ارب روپے تھا جو کہ آج بھی نامکمل ہے تو ان کی priority کہاں پر اور کیا ہے؟ اگر آپ نے BRT شروع نہ کی ہوتی تو پھر آپ کا حق تھا کہ آپ مجھے کہتے کہ آپ کا focus transport پر ہے لہٰذا آپ کو اپنا فوکس دوسرے sectors پر بھی رکھنا چاہئے تھا لیکن حقائق کو مسخ کرنے کا حق کسی کے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر! Reality should speak as a reality. میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ I take it as my responsibility، میں اپنی بات کہہ کر جاؤں گا اور آپ کو حق حاصل ہے کہ اسے مانیں یا نہ مانیں۔ ہم آج جس معاشرے میں زندہ ہیں اگر ہم حقائق سے ہٹ کر بات کریں گے تو اسے کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! اگر صرف اس بات کو مد نظر رکھا جائے کہ یہ میری پارٹی کا مؤقف ہے، یہ میری لیڈر شپ کا مؤقف ہے لہٰذا اسی کو میں نے toe کرنا ہے اور truth کو میں نے پیچھے پھینکنا ہے تو پھر اس سے society suffer کرے گی اور آپ کے بچے متاثر ہوں گے۔ آج آپ ایک سیاسی ایجنڈا بنا کر ایک shout تو create کر لیں گے لیکن Truth is the gospel. It will come out. It will come out screaming آپ مانیں یا نہ مانیں سچ چیخیں مار کر نکلے گا۔

جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر آپ سبسڈی کا فیصلہ کرنے جارہے ہیں تو یہ experts کی بات ہے۔ یہ اس paper پر لکھا ہوا ہے۔ میرے پاس یہ feasibility study ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہہ رہی ہے کہ اگر اڑھائی لاکھ مسافر اس پر سفر کریں گے تو یہ منصوبہ بیس سال کے اندر اپنے پراجیکٹ کو sustain کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ اگر یہ مسافر کم ہو کر 95 ہزار ہو جائیں گے تو government burden ہو گی اور اگر مسافر کم ہو کر 55 ہزار ہو جائیں گے تو government further burden ہو گی۔ آپ کرایہ بڑھاتے جائیں گے تو آپ کے پراجیکٹ کی sustainability کم ہوتی جائے گی۔ دنیا کے اکثر ممالک میں ٹرانسپورٹ پر سبسڈی دی جاتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک اور ویسٹرن ممالک نے اب ٹرانسپورٹ کو حکومت کے کنٹرول سے نکال کر پرائیوٹائز کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ بزنس مین بڑی investments لے کر اس طرف آ گئے ہیں لیکن ہمارے ملک کی economy کا scale ابھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ حکومت نے طالب علموں کے لئے سپورٹ مہیا کرنی ہے کیونکہ طالب علموں نے، غریب کے بچے نے اپنی درس گاہ تک کسی مؤثر سفری رابطے کے ذریعے ہی پہنچنا ہوتا ہے۔ کسی مریض کو ہسپتال تک پہنچنے کے لئے سفری سہولت چاہئے۔ ڈاکٹرز، نرسوں اور پیرامیڈیکل سٹاف کو ہسپتال تک جانے کے لئے ایک بہتر ٹرانسپورٹ کی ضرورت ہے۔ کیا ان کے نصیب میں یہ کھٹارا بسیں اور ٹوٹی پھوٹی سڑکیں رہیں گی؟ اگر کسی نے یہ اچھا کام کیا ہے تو اس کو appreciate کیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں جناب محمد بشارت راجہ کی efforts کو appreciate کرتا ہوں۔ Now he is acting as a Law Minster. We appreciate that efforts. آپ اس پر argument کی بنیاد پر بات کر سکتے ہیں۔ I do not want this political narrative. رانا مشہود احمد خان نے جو کچھ کہا میں ان کے ایک ایک fact کو indorse کر سکتا ہوں۔ سپریم کورٹ کے اندر petition گئی۔ فرزند اقبال کے فرزند petition لے کر گئے اور وہ پی ٹی آئی لاہور کے صدر تھے۔ ان کی petition یہ تھی کہ اگر یہ ریل یہاں سے چلے گی تو جی پی او کے آثار قدیمہ اس ریل کے جھٹکوں کے ساتھ گر جائیں گے۔ وہ آثار قدیمہ اس کے جھٹکے برداشت

نہیں کر سکیں گے۔یونیسکو کی ٹیم آئی اور انہوں نے کہا کہ sustainability 0.3 mm تک ہے جبکہ آپ کی ٹرین somewhere 0.1mm پر کھڑی ہے لہٰذا فکر والی کوئی بات نہیں ہے۔یونیسکو کی یہ رپورٹ سپریم کورٹ میں گئی۔کہا گیا کہ یہ منصوبہ بہت زیادہ مہنگا ہے۔

جناب سپیکر!ہم نے کہا کہ آپ اس میں contingency کے اخراجات بھی ڈال دیں تو پھر اس کی لاگت زیادہ نہیں ہوتی۔اس کی لاگت میں land acquisition کی قیمت، دکانداروں کو کی گئی ادائیگیاں اور مقامی نقصانات کے ازالہ کے لئے کی گئی ادائیگیاں شامل ہیں۔اسی طرح اس کے لئے grey structure create کیا گیا اور یہ کل لاگت 43۔ارب روپے بنتی ہے جو کہ sustainable ہے۔یہ منصوبہ لاہور شہر کے اپنے بجٹ کے اندر کئے گئے cuts کا نتیجہ ہے۔اس کا بوجھ لاہور میونسپلٹی پر آئے گا۔اس کے علاوہ باقی 140۔ارب روپے کا soft loan ہے۔یہ قرضہ 2 فیصد شرح سود پر لیا گیا ہے۔اتنے کم شرح سود پر قرض لینے کی آپ مجھے دنیا میں کوئی ایک مثال دے دیں تو میں قصوروار ثابت ہوں گا۔یہ کیسے egotiate ہوا؟ ہمیں Chinese Premier نے as gift offer کیا۔یہ چیز ریکارڈ پر ہے۔Mr Muhammad Basharat Raja is cognizant of the fact. اگر کیس کی تفصیل ان کے پاس نہیں ہے تو میں فائل لا کر دیتا ہوں۔Chinese Embassy نے عدالت میں آ کر کہا کہ ہمارے جو business contracts ہیں اگر دنیا میں یہ پتا چلا کہ پاکستان کو اتنے کم شرح سود پر قرضہ دیا گیا ہے تو پھر ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! Come on, let's call spade a spade! یہ ٹھیک ہے کہ اس اورنج لائن ٹرین کے خلاف احتجاج ہوئے اور اس اورنج لائن ٹرین کے خلاف سڑکیں بلاک کی گئیں۔ We know that every big project has controversy. جب کوئی بڑا پراجیکٹ شروع ہوتا ہے تو اس کے خلاف کچھ لوگ احتجاج کرتے ہیں۔بھلے آپ کوئی ڈیم بنانا شروع کریں تو اس کے خلاف بھی کچھ لوگ ضرور احتجاج کریں گے۔

جناب سپیکر!میں نے Archives میں دیکھا ہے کہ جب منگلا اور تربیلا ڈیم بنائے گئے تھے تو وہاں کے لوگوں نے ان کے خلاف مظاہرے کئے تھے۔یہ دونوں ڈیمز 40 سال تک آپ کے ملک کی economy کی lifeline رہے ہیں تو ان کے خلاف بھی لوگوں نے احتجاج کیا

تھا۔اورنج لائن ٹرین یا میٹرو بس کے projects تو کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتے۔Always the change is a problem.

جناب سپیکر!میری جناب محمد بشارت راجہ سے درخواست ہوگی کہ اگر آپ نے یہ initiative لیا ہے تو ہم اس کو appreciate کرتے ہیں۔آپ اس کا کرایہ minimum رکھیں۔رانامشہود احمد خان اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے -/40روپے کرایہ کی تجویز دی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ کہوں گا کہ اس کے کرایہ کے لئے experts آپ کو -/30روپے کرایہ کی feasibility بنا کر دے رہے ہیں تو Call them over،ان کو پارلیمنٹ کی کمیٹی میں بُلائیں،اپنے سامنے بٹھائیں،ہمیں بُلائیں ہم بھی آپ کو اس بابت assist کریں گے۔یہ ٹرین آپ نے چلانی ہے،یہ ایک بڑا پراجیکٹ ہے،please for goodness sack اس کو اسی طرح سے چلائیں جیسے experts تجویز کرتے ہیں۔میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ شاہینہ کریم بات کریں گی۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!بہت شکریہ۔حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے ہر وقت میاں محمد شہباز شریف کی تعریف کی جاتی ہے کہ انہوں نے بہت اچھے پراجیکٹس شروع کئے تھے۔میں آپ کو اس دیگ کا ایک دانہ چکھانا چاہتی ہوں۔جب ملتان میٹرو شروع کرنی تھی تو انہوں نے ساؤتھ سے تعلق رکھنے والے تمام experts کو بُلایا۔

جناب سپیکر!انہوں نے صنعت و زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام experts کو بُلایا اور ان کے سامنے تجویز رکھی کہ میں ساؤتھ میں ایک پراجیکٹ شروع کرنا چاہتا ہوں۔یہ بالکل سچا واقعہ ہے اور جس بندے نے مجھے یہ سُنایا ہے وہ اُس میٹنگ میں موجود تھا۔وہ experts بہت خوش ہوئے کہ ہم سے مشاورت کے بعد یہاں پر ایک بڑا پراجیکٹ شروع کیا جائے گا۔ان تمام exerts نے اپنے اپنے مشورے دیئے۔

جناب سپیکر! کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ آپ پہلے چولستان کی ہزاروں ایکڑ بنجر زمین کو کاشت کے قابل بنائیں۔ کچھ نے کہا کہ آپ تونسہ بیراج سے لے کر کشمور تک دریائے سندھ کے کناروں پر سڑک بنا دیں۔ اس سے ساؤتھ کے تمام لوگوں کا فائدہ ہو گا۔ جب تمام experts نے اپنی اپنی آراء دے دیں تو ظل سبحانی نے یہ کہہ کر مائیک بند کر دیا کہ میں نے ملتان میں میٹرو بنانی ہے اس لئے کہ میرا ووٹ بنک اس سے بڑھے گا۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان کے پراجیکٹس صرف ووٹ بنک کے لئے یا پھر کمیشن حاصل کرنے کے لئے تھے۔ ملتان میٹرو کی حقیقت یہ ہے کہ جب تک انہوں نے فیڈر بسیں نہیں چلائیں تب تک صرف پانچ فیصد لوگ ان بسوں میں بیٹھتے تھے۔ جب فیڈر بسیں چلائی گئیں تو پھر اس کی 25 فیصد capacity fill ہوئی۔ یہ ملتان میٹرو بس ابھی تک بہت زیادہ نقصان میں چلائی جا رہی ہے اور اس کے لئے حکومت پنجاب ایک کثیر رقم بطور سبسڈی دے رہی ہے۔ ان کے سارے پراجیکٹس اسی طرح کے ہیں۔ یہ صرف دیگ کا ایک دانہ تھا۔ ان کے سب پراجیکٹس کے اندر آپ کو دو تین چیزیں ضرور نظر آئیں گی۔

جناب سپیکر! اپنی ذاتی تشہیر اور اپنی واہ واہ کروانا جبکہ ان پراجیکٹس میں آپ کو عوام کا فائدہ بہت کم نظر آئے گا۔ ان پراجیکٹس کی حقیقت ایسی ہے کہ جیسے گھر میں بچہ بُھوکا بیٹھا ہو، بچے کے پاس بستہ نہ، سکول جانے کے لئے کوئی سہولت بھی نہ ہو لیکن باپ قرضے پر اے سی لے آئے جبکہ اس کے پاس بجلی کا بل دینے کے لئے بھی پیسے نہ ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف کے تقریباً سارے پراجیکٹس کی حقیقت اتنی سی ہے۔ ہم نے ان پراجیکٹس کے لئے قرضہ لیا۔ کیا یہ قرض مفت میں ملا ہے؟ یہ قرض اسی قوم نے واپس کرنا ہے اور سود کے ساتھ واپس کرنا ہو گا۔ بہر حال اب ایک پراجیکٹ بن گیا ہے تو اس کو ہم نے مکمل کر کے چلانا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ اس میں سب غریب لوگوں کو سبسڈی دی جائے۔ اس میں سفر کرنے والے طالب علموں اور غریب لوگوں کے لئے کارڈز بنائے جائیں۔ اس میں سفر کرنے والے طالب علموں سے -/10 روپے کرایہ وصول کیا جائے جبکہ باقی لوگوں کے لئے -/30 یا -/40 روپے کرایہ مقرر کیا جائے۔ البتہ جو لوگ afford کر سکتے ہیں، جو لوگ اپنی گاڑیاں کھڑی کریں گے اور اس ٹرین میں سفر کریں گے تو ان سے زیادہ کرایہ وصول کیا جائے، وہ

اٹھارہ یا بیس ہزار روپے اپنی گاڑی پر خرچ کر رہے ہیں تو ان سے کم از کم۔/300روپے کرایہ وصول کیا جائے تاکہ ہماری حکومت پر بوجھ نہ پڑے۔امیر لوگوں سے سبسڈی کے پیسے وصول کئے جائیں اس طریقے سے ہم اورنج لائن ٹرین کوself-sustain کر سکتے ہیں اور حکومت پر بوجھ بھی کم پڑے گا۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی،خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر!شکریہ۔ اس پر بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں اور دونوں اطراف سے جتنے سکالرز نے بات کی ہے سب کے اپنے اپنے دلائل تھے اور اُس کے بعد بہت کم چیزیں بچتی ہیں تو میں دو تین منٹ میں کوشش کروں گا کہ اپنی بات ختم کر لوں اور ویسے بھی آپ نے اس سے زیادہ وقت مجھے دینا بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر!بڑی اچھی بات ہے میں جناب سپیکر اور پنجاب اسمبلی کے تمام ذمہ داران کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ initiative لیا اور آج ہم یہاں پر تمام تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں تو میں اس پر جناب سپیکر کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر!اورنج لائن ٹرین کو جب بنانے کا اعلان کیا گیا تو جیسے ابھی ملک محمد احمد خان بھی فرما رہے تھے کہ پاکستان تحریک انصاف کے ساتھی خود petition میں چلے گئے اور وہ وہ لوگ petition میں چلے گئے جو شاید کبھی شالامار باغ کے اندر بھی نہیں گئے تھے جن کے پاس اتنا وقت بھی نہیں تھا کہ شالامار باغ کو اندر سے دیکھ لیں۔وہ بھی شالامار باغ اور چوبرجی اور باقی چیزیں بچانے کے لئے عدالت عالیہ اور عدالت عظمٰی میں چلے گئے تھے اور اب شاید دوبارہ وہ وہاں کا رُخ نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شروع سے ہی اس پراجیکٹ کے ساتھ جو انمول محبت دیکھی گئی وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ جہاں تک میٹروبس اور اس طرح کے دوسرے پراجیکٹس ہوتے ہیں پوری دنیا میں حکومت سبسڈی دیتی ہے کیونکہ اس طرح کے projects, economically viable ہوتے ہیں لیکن financially viable نہیں ہوتے تو ساری دنیا ایسے پراجیکٹس کو subsidize کرتی ہے۔ رانا مشہود احمد خان نے بھی جیسے ابھی بات کی کہ یہ وہ پراجیکٹ ہے کہ جس میں آپ جو بھی سبسڈی کریں گے وہ سبسڈی directly اس ملک کے غریب، مزدور، کسان، طالب علم، نرس، ڈاکٹر کے پاس جائے گی اور وہ روزانہ rider کی صورت میں اس پر سفر کریں گے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی ابھی کرپشن کی بات کر رہے تھے کہ یہ سبسڈی کرپشن کرنے کے لئے دی گئی ہے تو محترم شہزاد اکبر کی طرح مجھے اُن سے پوچھنا ہے کہ آپ نے ان پراجیکٹس کے حوالے سے کرپشن کے جتنے الزامات لگائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کوئی ایک الزام بھی ثابت کر سکے؟ کہیں سے کوئی ایک روپے کی کمیشن کسی نے لی ہے اُس کو ثابت کرنا تو دور کی بات، آپ ڈھونڈ بھی نہیں سکے تو صرف الزام در الزام کی سیاست مت کریں۔ اس ملک پر جھوٹ بولنے اور بہتان تراشی کی نحوست چھائی ہوئی ہے جس سے ہمارا طبقہ پچھلے دو سال سے متاثر ہو رہا ہے اور پورا ملک بھی اس سے متاثر ہو رہا ہے۔ آپ یہاں بیٹھ کر جب اورنج لائن ٹرین کی بات کرتے ہیں اور میں کسی صوبائیت کا قائل نہیں ہوں اور میں ایسی بات کرنے میں بڑی احتیاط کرتا ہوں لیکن آپ میٹروبس اور اورنج لائن ٹرین کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ باقی شہر اس سے suffer کریں گے اور اس کا قرضہ ادا کریں گے تو آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ جہاں پر سات سال سے آپ کی حکومت ہے وہاں پر BRT بنا رہے ہیں اُس کو آپ نے 20۔ارب روپے سے شروع کر کے 120۔ارب روپے تک لے گئے ہیں تو کیا صوابی کے لوگوں نے اُس کی cost pay نہیں کرنی، کیا مردان کے لوگوں نے اُس کی cost pay نہیں کرنی اور کیا پشاور کے علاوہ باقی شہروں کے لوگوں نے اُس کی cost pay نہیں کرنی؟ وہاں پر آپ کا قبلہ کعبہ اور ہو جاتا ہے اور یہاں پر آپ کا قبلہ کعبہ اور ہو جاتا ہے۔ اصول ہمیشہ ایک ہوتا ہے، set ایک ہوتا ہے اگر آپ پنجاب میں ایک اصول پر کھڑے ہیں تو پھر خیبر پختونخوا میں آپ دوسرے اصول پر کیوں کھڑے ہیں؟ تو ہم سب کو اپنے

اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے وہ صرف اس لئے اس پراجیکٹ کی مخالفت کرتے ہیں کہ اس پراجیکٹ نے رہتی دنیا تک میاں محمد شہباز شریف کے نام سے بولنا ہے۔ آپ لاہور میں جا کر دیکھیں جہاں جہاں میٹرو بس چل رہی ہے روزانہ لوگ میاں محمد شہباز شریف کو دعائیں دیتے ہیں۔ غریب، کسان اور مزدور جو گجومتہ سے شاہدرہ آتے ہیں وہ جھولیاں اُٹھا اُٹھا کر دعائیں دیتے ہیں۔ یہاں پر جناب سمیع اللہ خان بیٹھے ہیں جن کا حلقہ شاہدرہ ہے میں بھی شاہدرہ سے ایم پی اے رہا ہوں شاہدرہ سے جو لوگ گجومتہ جاتے تھے وہ پانچ دن گجومتہ رہتے تھے اور دو دن کے لئے شاہدرہ اپنے گھر میں آتے تھے۔ گجومتہ میں کرائے کا گھر لے کر رہتے تھے لیکن آج اس میٹرو بس کے بعد انہوں نے اُس گھر کو خالی کیا اور وہ اپنے گھر آ کر روزانہ سوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں۔ اس طرح کی بہت ساری ایسی unseen چیزیں ہیں جو ان پراجیکٹس میں ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! آج یہاں وہ لوگ بھی میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے خلاف باتیں کرتے ہیں جو دبئی، امریکہ، چائنا یا اٹلی جائیں تو وہاں کی میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین کے اندر اپنے بچوں کے ساتھ سلفیاں بناتے ہیں اور یہاں آ کر اپنے ملک کی ٹرین کی مخالفت کرتے ہیں تو ہمیں اس منافقت سے جان چھڑانی چاہئے، ہمیں اب اس جھوٹ سے توبہ کر لینی چاہئے کیونکہ جھوٹ نے اس ملک کا حشر کر دیا ہے۔ یہاں پر قرضے قرضے کی بات ہوتی ہے ہم نے 16 ہزار بلین قرضہ لیا، اللہ کے فضل سے اُس 16 ہزار بلین میں سے اس ملک میں لوڈ شیڈنگ کو ختم کرنے کے لئے 11 ہزار میگاواٹ کے پراجیکٹس لگے اور ہم لوڈ شیڈنگ کو ختم کر کے گئے، اس ملک میں گوادر سے لے کر پشاور تک سڑکیں اور پراجیکٹس بنے، اس ملک میں ہسپتال بنے، اس ملک میں میگا پراجیکٹس بنے۔

جناب سپیکر! مجھے جواب دیں کہ آپ نے 43 ہزار بلین قرضہ کر دیا لیکن کون سا پراجیکٹ لگایا؟ آپ کوئی ایک سنگل پراجیکٹ بتا سکتے ہیں جو آپ نے لگایا، نہیں بتا سکتے؟ خیبر پختونخوا میں آپ کی سات سال حکومت رہی اور آپ تیس سال والوں کو باتیں کرتے ہیں اگر جناب پرویز الٰہی یہاں ہوتے تو میں بات کرتا۔ جناب پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ تھے تو آپ نے ریسکیو 1122 بنایا تو اُس کے بعد ہر حکومت نے کوئی نہ کوئی contribution کی۔

جناب سپیکر! میں حکومتی بنچز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی contribution کیا ہے؟ پورے دو سال ہو گئے ہیں جھوٹ، جھوٹ، جھوٹ اور کرپشن کے علاوہ آپ کو دنیا کا کوئی کام ہے؟ آپ نے اس صوبے کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ اس صوبے کو learning licence پر چلا رہے ہیں۔ اس صوبے کی ترقی کی speed کی چائنا میں باتیں کی جاتی تھیں، جس کی speed کی پوری دنیا میں باتیں کی جاتی تھیں آج اُس صوبے کا آپ نے بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ کو اس بات پر شرمندہ ہونے کی بجائے آپ یہاں پر ڈھٹائی سے باتیں کرتے ہیں۔ آپ facts and figures پر بات کریں، منافقت کو باہر چھوڑ کر آیا کریں اور یہاں پر جو بات کریں اُس پر کھڑے رہنا سیکھیں۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ نے آج یہاں پر کرائے کے حوالے سے بات کی ہے تو یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اس پراجیکٹ میں آپ جتنا کرایہ کم رکھیں گے اُتنی ہی اس کی ridership بڑھے گی اور جتنی ridership بڑھے گی اُتنا ہی یہ پراجیکٹ viable ہوتا جائے گا۔ 2016 میں جو study ہوئی تھی اگر -/30 روپے کرایہ رکھا جائے تو اس کا rider دو لاکھ 45 ہزار ہو گا اور معاشی طور پر اس کا benefit بارہ کروڑ 30 لاکھ روزانہ کی saving ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر آپ کرائے کو -/5 روپے بڑھا دیں گے تو 27 ہزار ridership کم ہو جائے گی اور آپ کی بچت 10 کروڑ 90 لاکھ رہ جائے گی۔ اگر آپ کرایہ -/40 روپے رکھیں گے تو 55 ہزار 533 مسافر کم ہو جائیں گے اور آپ کی saving نو کروڑ 91 لاکھ روپے رہ جائے گی۔ اسی طرح اگر آپ کرایہ -/50 روپے رکھیں گے تو آپ کا مسافر ایک لاکھ 33 ہزار رہ جائے گا اور آپ کی بچت 67 لاکھ کے قریب رہ جائے گی تو ان چیزوں کو سمجھیں۔

جناب سپیکر! آپ جب میٹرو بس یا اورنج لائن ٹرین کی بات کرتے ہیں تو آپ fuel بچاتے ہیں، ماحول friendly ہوتا ہے اور بہت ساری ایسی چیزیں کرتے ہیں جو unseen ہوتی ہیں۔ ساری دنیا بے وقوف ہے جو ان پراجیکٹس کو بناتی ہے۔

جناب سپیکر! بڑی حیرت کی بات ہے کہ اگر عوام کے پاس کچھ جارہا ہے تو آپ کو اس پر پریشانی لگی ہوئی ہے۔ حکومتیں دینے کے لئے آتی ہیں، لینے کے لئے نہیں آتیں۔ حکومتوں کا کام چندے مانگنا نہیں ہوتا، لوگوں کو دینا ہوتا ہے۔ خدارا دینا سیکھئے کیونکہ حکومتوں کا کام دینا ہے۔ میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کرتا۔ BRT کا جو حشر ہو چکا ہے باوجود اس کے کہ وہ 20۔ ارب روپے سے شروع ہوئی تھی اور 120۔ ارب روپے کو cross کر گئی ہے اور وہ آج بھی نہیں بنی اور مجھے لگتا نہیں ہے کہ وہ قیامت تک بھی بنے گی تو اُس کی فکر کریں، اُس کی کرپشن ڈھونڈیں، اُس کا حساب لیں اور یہاں کی فکر نہ کریں۔

جناب سپیکر! مجھے اُمید ہے کہ جناب محمد بشارت راجہ میرٹ پر فیصلہ کرائیں گے اور عوام کے حق میں فیصلہ کرائیں گے اور اگر میرٹ پر اور عوام کے حق میں فیصلہ ہو گا تو ہم یقیناً اُس کو سپورٹ کریں گے۔ میری رائے میں اس کا کرایہ -/30 روپے سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد۔

جناب سپیکر! میرے معزز ممبران نے بڑے زور و شور سے اورنج لائن ٹرین کے حق میں باتیں کیں۔ اورنج لائن ٹرین یا کوئی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کسی بھی ملک کے لئے بہت اچھی چیز ہوتی ہے۔ صرف یہ دیکھا جاتا ہے کہ پیسا صحت کے لئے نہیں تھا، تعلیم کے لئے نہیں تھا۔ ہم ان کی ساری باتوں کے ساتھ agree کرتے ہیں، بہت اچھا پراجیکٹ ہے ہم اس سے بھی agree کرتے ہیں لیکن انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ جناب پرویز الٰہی کے زمانے میں underground پراجیکٹ کا ایک پلان بنایا گیا تھا لیکن وہ کبھی آگے نہیں بڑھ سکا کیونکہ حکومت change ہو گئی تھی۔ جب ان لوگوں نے یہ پراجیکٹ envisage کیا تو اُس وقت ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے ان سے کہا کہ underground project will be much better and most sustainable لیکن ان لوگوں نے بات نہیں سنی کیونکہ یہ پراجیکٹ نظر آتا ہے اور

undergroundپراجیکٹ نظر نہیں آتا۔میرے بھائی رانا مشہود احمد خان نے55ہسپتال کا کہا ہے تو وہ مجھے دس بڑے ہسپتالوں کا نام بتا دیں جو انہوں نے بنائے۔ان لوگوں نے Infrastructure Development Authority of the Punjab (IDAP)جیسا ادارہ بناکر اس صوبے کو لوٹا۔

جناب سپیکر!آپ میرے ساتھ اٹک آئیں تو میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ وہاں پر آپ نے ہمارے ساتھ کیا حشر کیا ہے۔تختِ لاہور کی بات ہوتی ہے لیکن ان لوگوں نے لاہور کے نام پر صوبے کو لوٹا ہے وہ بھی انتہا ہے۔ہر پسماندہ ضلع اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ انہوں نے لاہور کے علاوہ باقی پورے پنجاب کے ساتھ کیا کیا؟ ہمارے ہاں 19 لاکھ کی آبادی ہے جس کے لئے میں 200 بیڈ کے ہسپتال کا بار بار کہہ چکا ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے کہا کہ 100 بیڈ دے دیں لیکن اللہ نے اِن کو توفیق نہیں دی کہ ہمیں 100 بیڈ اور دے دیں۔ہمارے پاس صرف دو ventilatorتھے اور اب کچھ دن پہلے میں نے دو مزید لئے ہیں۔یہ لوگ کنکریٹ،پتھر اور اینٹیں لگاکر دنیا کو ایک خوبصورت منصوبوں کا صرف تماشادکھاتے رہے ہیں۔جتنے منصوبوں کی یہ آج تک بات کرتے رہے ہیں ان میں سوائے کمیشن کے دوسرا کام نہیں ہوا۔ہم ان کے شکر گزار ہیں جو کچھ ان لوگوں نے آج تک اس ملک کے ساتھ کیا۔ان لوگوں نے 188۔ارب روپے کی گیس میں لوٹ مار کی ہے حالانکہ اوگرا کہتا رہا کہ قیمتیں بڑھائیں لیکن انہوں نے کہا کہ اگلی حکومت آئے گی تو دیکھا جائے گا۔انہوں نے ہیلتھ سیکٹر کا نظام تباہ کیا اور اس کےcheques bouncedپڑے ہوئے تھے۔یہPKLIکی بات کرتے ہیں جو انہوں نے35سال میں ایک منصوبہ بنایا اور اس کے لئے ہم آپ کے احسان مند ہیں لیکن باقی اضلاع کے ساتھ انہوں نے کیا کیا؟

جناب سپیکر!اگر حقیقت کھولی جائے تو پھر ان کو مرچیں لگ جاتی ہیں لیکن حقیقت سننے کا بھی ان کو حوصلہ رکھنا چاہیے۔میں نے کہا کہ دس ہسپتالوں کا نام بتادیں لیکن یہ نہیں بتاسکتے۔

رانامشہود احمد خان: جناب سپیکر!ہم بتانے کے لئے تیار ہیں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم نام بتانے کے لئے تیار ہیں۔ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

MR CHAIRMAN: Address to the Chair please.

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! انہوں نے 55 ہسپتالوں کا نام لیا ہے لیکن یہ مجھے دس ہسپتالوں کے نام بتا دیں۔ یہ صرف باتیں کرتے ہیں اور جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ ایسے زبردست سفاک چور ہیں کہ ان لوگوں نے چوری کا پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ یہ پکڑے جائیں گے۔ یہ چینی اور آٹے کی بات کرتے ہیں لیکن یہ پہلی حکومت ہے جو اپنے لوگوں کو سامنے اٹھا کر لائی۔ ان لوگوں نے اپنے ایک گھر کو subsidies دی ہیں اور اس گھر کو defend کرنے کے لئے بے شک پورے پنجاب کا بیڑا غرق ہو جائے۔ انہیں کوئی پروا نہیں ہے چاہے جو مرضی ہو جائے لیکن شریفوں کا گھر اور جاتی امرا بچا رہے اور 85 کروڑ روپے کی سکیورٹی کا بندوبست ہو جائے۔ اورنج لائن ٹرین ایک اچھا منصوبہ ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم اب discuss کریں اور solution کی طرف آئیں۔ یہ لوگ سبسڈی کی بات کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بالکل دینی چاہئے لیکن سبسڈی sustainable ہو اور غریبوں کو نظر آئے۔ اورنج لائن ٹرین کے سٹیشن کے حوالے سے جیسے رانا مشہود احمد خان نے کہا کہ ہم advertisement کے ذریعے کر لیں گے لیکن اگر من پسند لوگوں کو جیسے انہوں نے پارکنگ کے ٹھیکے ایک ہی خاندان کے ملازموں کو دیئے ہوئے تھے جس سے وہ اربوں روپے کما رہے ہیں لہٰذا یہ چیزیں نہ ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہترین طریق کار ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ لوگ اگر یہ باتیں لکھ کر لاتے ہیں کہ ہمارا اتنا usage ہو گا تو یہ ہو جائے گا لیکن subsidies وہ ملک دیتے ہیں جو afford کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس پراجیکٹ کے لئے 1.6 بلین ڈالر کا قرضہ لیا جو 3 بلین ڈالر actual بنتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی دیکھا جائے کہ ہم لوگوں نے قرضہ واپس بھی کرنا ہے۔ اچھے پراجیکٹ کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ سستا قرضہ مل جائے تو ہم فلاں پراجیکٹ بنا دیں گے۔ بجائے اس اورنج لائن ٹرین کے اگر underground پراجیکٹ بنتا تو بہت بہتر تھا۔ ہم سب ممبران اس بات پر متفق ہیں کہ عوام کو سبسڈی ضرور دی جائے لیکن یہ سبسڈی پنجاب گورنمنٹ کے لئے

sustainableہو۔ ایسی سبسڈی ہو جہاں پر غریب لوگ affectنہ ہوں۔ انہوں نے experts کے ذریعے اڑھائی لاکھ مسافروں کا جو envisage کیا تھا وہ کم از کم رہنا چاہئے۔

جناب چیئرمین! میں آخر پر یہ بھی کہوں گا کہ ہم شریفوں کو attack کریں اور یہ لوگ شریفوں کو defend کریں تو ان باتوں سے نکل کر ہمیں اپنے پنجاب کا سوچتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے۔ غلط figures ہمیں دینی چاہئیں اور نہ ان کو دینی چاہئیں۔

جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان ایک منجھے ہوئے پرانے اور عزت دار سیاستدان ہیں لہٰذا یہ مجھے دس ہسپتالوں کا نام بتا دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، اب وزیر قانون wind up کریں گے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر انہوں نے مجھے چیلنج کیا ہے تو میں ضرور بتاؤں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میرے خیال میں رانا مشہود احمد خان تشریف رکھیں کیونکہ رانا مشہود احمد خان نے بات کی تو سید یاور عباس بخاری نے سن لی اور اُن کی بات انہوں نے سن لی ہے۔ (قطع کلامیاں)

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم اس کا جواب ضرور دیں گے۔

جناب چیئرمین: خواجہ عمران نذیر! پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ آف پنجاب کو یہ credit جاتا ہے کیونکہ ہماری یہ کوشش رہی کہ ہم ایک فیصلہ کرنے سے پہلے اس معزز ایوان کے ممبران کی رائے لے لیں۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور اپنی تجاویز بھی دیں۔ سب سے پہلے میری بہن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بات کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ subsidies دینی چاہئیں اور دنیا بھر میں پبلک ٹرانسپورٹ ہمیشہ subsidized ہوتی ہے جس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ انہوں نے جو cost بتائی اُس پر میرا اختلاف ہے کیونکہ actual cost وہ نہیں ہے جو انہوں نے بتائی ہے۔ اسی طرح سید حسن مرتضیٰ اور رانا مشہود احمد خان نے بھی فرمایا کہ سبسڈی دینی چاہئے۔

جناب سپیکر!سب سے بڑی بات یہ ہے کہ سبسڈی بالکل دینی چاہئے کیونکہ پوری دنیا میں پبلک ٹرانسپورٹ subsidized rates پر چلتی ہے لیکن اگر ہم ان لوگوں کی ٹرانسپورٹ کی سبسڈی کے حوالے سے مثال دیتے ہیں تو پھر ہمیں ان کے دوسرے شعبوں کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ ان کی وہاں پر کیاصورتحال ہے۔ اگر انگلینڈ، جرمنی یا امریکہ میں ٹرانسپورٹ پر سبسڈی دی جاتی ہے تو اس لئے دی جاتی ہے کیونکہ ان کے صحت اور تعلیم کے شعبے کی وہ ڈیمانڈ نہیں ہے جو ہمارے پنجاب میں ہے۔ ابھی ملتان سے تعلق رکھنے والے ایک ممبر بات کر رہے تھے تو مخالفت برائے مخالفت اپنی جگہ پر لیکن حقائق کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہاں میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے بڑے فخر کے ساتھ کہا کہ قرضہ آسان شرائط پر لیا تھا اور انہوں نے ٹیکنیکل بات کی کہ یہ قرضہ صرف ٹرانسپورٹ کے لئے تھا جو صرف اورنج لائن ٹرین پر ہی لگنا تھا۔ ہم نے ان کی بات مان لی لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ قرضہ ان شرائط پر نہ لیتے بلکہ کسی اور مد میں negotiate کرتے ہوئے لیتے۔ جس طرح ملتان کے ممبر نے کہا کہ جوہڑ سے پانی پیا جاتا ہے تو یہ صاف پانی کے لئے قرض لے لیتے۔ ہمارے مریضوں کے لئے جگہ نہیں ہے لہٰذا یہ ہسپتالوں کے لئے قرض لے لیتے اور سکولوں کے لئے قرض لے لیتے۔ ادویات لینے کے لئے ہسپتال اور بچوں کے لئے تعلیمی ادارے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!میری بہن نے فرمایا کہ یہاں پر ventilators میسر نہیں ہیں لہٰذا ان چیزوں کے لئے قرضہ نہیں بلکہ اورنج لائن ٹرین کے لئے قرضہ لینا ضروری تھا۔اب یہ قرضہ ہمارے گلے پڑ گیا ہے اس لئے اب کیا کیا جا سکتا ہے؟ میٹرو بس لاہور، راولپنڈی اور ملتان کو چلانے کے لئے 9.62 بلین روپے اور سپیڈو کو چلانے کے لئے 2.97 بلین روپے کی سبسڈی پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے دی جا رہی ہے۔ جس صوبے میں پینے کا صاف پانی نہ ہو، جس صوبے میں صحت کی سہولت نہ ہو، تعلیم کی سہولت نہ ہو اور باقی شہروں میں چنگ چی رکشا بھی نہ ہو لیکن لاہور، ملتان اور راولپنڈی کو اے کلاس کی travel facility دینا اور غریب عوام پر اربوں روپے کا سالانہ بوجھ ڈالنا کسی طور پر بھی انصاف کا تقاضا نہیں ہے۔ یہاں پر figures حقائق کے برعکس quote کئے گئے ہیں۔ اس وقت تک 191.59 بلین روپے اس منصوبے پر خرچ ہو چکے ہیں اور جب اس کے اکاؤنٹس close ہوں گے تو یہ تقریباً 200۔ارب کا منصوبہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ابھی سید یاور عباس بخاری فرما رہے تھے کہ جناب پرویز الٰہی کے دور میں انڈر گراؤنڈ ٹرین کا ایک منصوبہ conceive کیا گیا تھا جو تقریباً 32/30 یا 50۔ارب روپے کا منصوبہ تھا لیکن میں اس کے متعلق sure نہیں ہوں بہر حال 50۔ارب روپے سے نیچے تھا۔

جناب سپیکر! اب اس کے مقابلے میں 200۔ ارب روپے کا منصوبہ conceive کرنا اور ایک ایسے صوبے کے لئے conceive کرنا جہاں نہ پانی، نہ سکولز اور نہ ہسپتال ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر لحاظ سے صوبے کے عوام سے زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! اب 200۔ارب روپے کے متعلق میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ منصوبہ بن تو گیا ہے لیکن اب اسے چلانے کے لئے ہمیں کیا کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے ہمارے سامنے دو ماڈل تھے جن میں ایک یکساں کرائے کا یعنی اے سٹاپ سے لے کر زیڈ سٹاپ تک ایک ہی کرایہ رکھ دیا جائے اور دوسرا تھا کہ سٹاپ ٹو سٹاپ یعنی مرحلہ وار کرایہ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں یہ سارا موازنہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس پراجیکٹ میں حکومت نے سبسڈی تو دینی ہی دینی ہے۔ اگر یکساں اورنج لائن ٹرین کا کرایہ -/30 روپے رکھا جائے تو آپ کو سالانہ 12.72۔ارب روپے سبسڈی دینی پڑے گی۔ اگر -/40 روپے رکھا جائے تو 11.83۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ اگر -/50 روپے کرایہ رکھا جائے تو 10.94۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ اگر -/60 روپے کرایہ رکھا جائے تو 10.04۔ارب روپے سالانہ سبسڈی دینی پڑے گی۔ اسی طرح اگر اس کو مرحلہ وار کر دیا جائے تو -/30 سے -/60 روپے تک کے لئے 11.56۔ارب روپے بنتا ہے۔ -/40 روپے کے حساب سے 10.67۔ارب روپے بنتا ہے اور -/50 سے -/80 روپے کرایہ رکھنے کی صورت میں 9.80۔ارب روپے سالانہ سبسڈی بنتی ہے۔

جناب سپیکر! اگر اس کو round figure میں لے لیا جائے یا aggregate نکال لیا جائے اور 10۔ارب روپے ہی لے لیا جائے تو ہم 19.50۔ارب روپے پہلے دے رہے ہیں۔ 30۔ارب روپے سالانہ موجودہ حکومت کو سبسڈی کی مد میں مزید دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! بات وہیں آجاتی ہے کہ جہاں پینے کا پانی نہیں ہے، جہاں پر سکولز نہیں ہیں، جہاں پر کوئی سہولت نہیں ہے اور وہاں پر 30۔ارب روپے صرف تین بڑے شہروں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت دینے کے لئے، تین شہر چلیں تین اضلاع کر لیں تو باقی 33 اضلاع جہاں پر پینے کا پانی بھی نہیں ہے تو ان کا کیا قصور ہے۔ یہ ہم آپ کی priorities کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں point scoring کے حوالے سے بات نہیں کر رہا بلکہ میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ پنجاب کے 33 اضلاع بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ضلع کا اور جنوبی پنجاب سے باقی ممبران بھی بیٹھے ہوئے ہیں تو باقی 33 اضلاع کے لوگوں کا کیا قصور ہے کہ سالانہ 30۔ارب روپے ہم اس فیصلے کی پاداش میں دیں جو ایک کام ہو چکا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ منصوبہ غلط تھا اور ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ نے غلط کیا۔ آپ نے ٹھیک کیا لیکن اتنی بات تو مان جائیں کہ آپ کی priorities غلط تھیں، آپ کی ترجیحات غلط تھیں اور آپ کی ترجیح یہ نہیں ہونی چاہئے تھی۔ آپ کی ترجیح پانی، صحت اور تعلیم پہلے ہونی چاہئے تھی اور سفر تو بعد کی بات ہے۔ زندہ رہیں گے تو سفر کریں گے۔ زندہ رہنے کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی آپ کو وہ پہلے پوری کرنی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اور میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک منصوبہ جو بن گیا ہے جسے ہم نے انشاء اللہ functional کرنا ہے۔ معزز ممبران نے جو تجاویز دی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں مد نظر رکھتے ہوئے کابینہ میں سفارشات پیش کی جائیں گی جن کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک بات طے شدہ ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ ماسوائے سبسڈی دینے کے ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے لیکن بات صرف اس وقت یہ ہے کہ سبسڈی کتنی دی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ نے جو رائے دی ہے اس کی روشنی میں سبسڈی دے کر اس منصوبے کو چلانے کی کوشش کی جائے گی۔ شکریہ

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on Tuesday the 9th June 2020 at 2.00 P.M.